عمران سیریز
چیلنج مشن
مظہر کلیم ایم اے
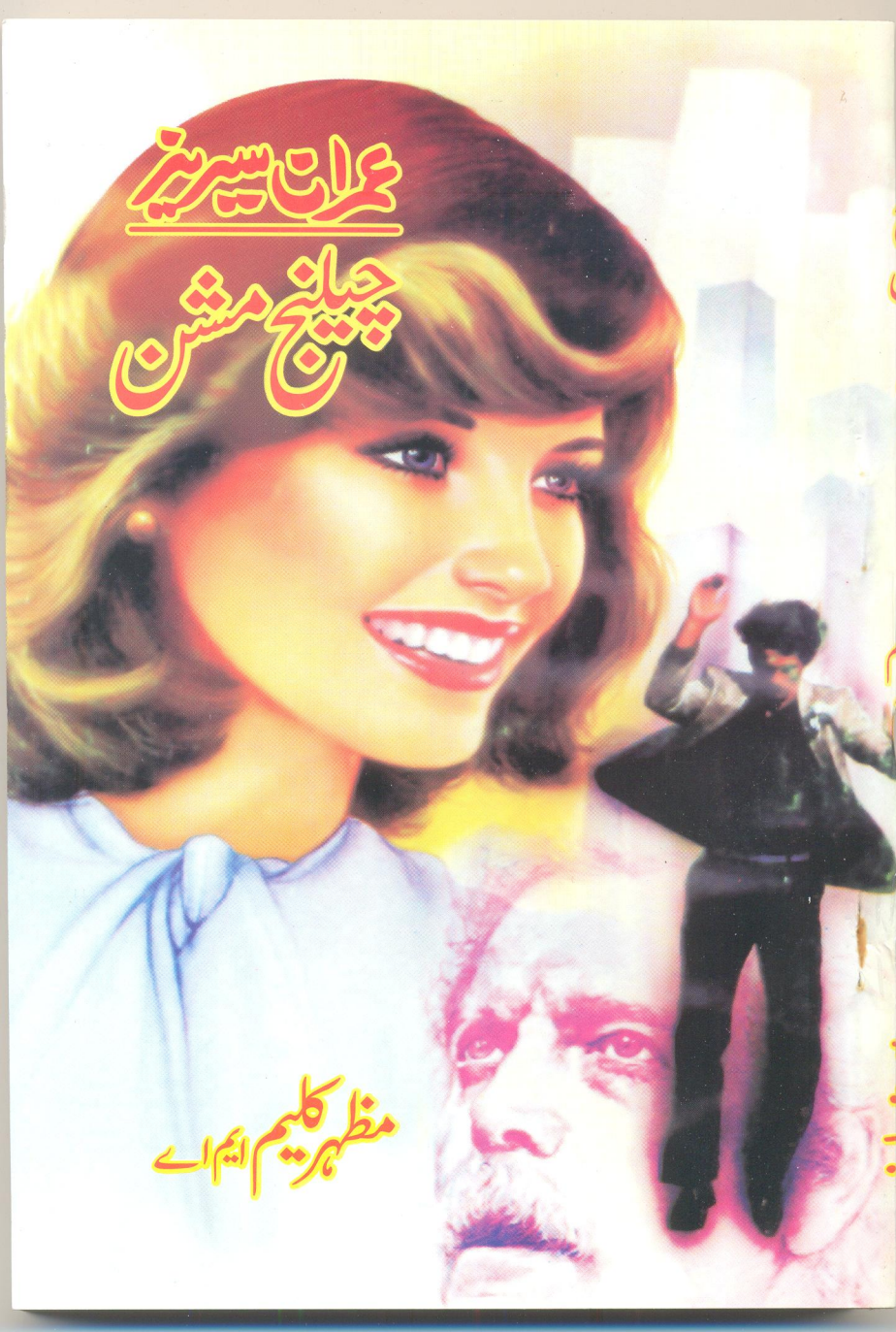
عمران سیریز

چیلنج مشن

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد اشرف قریشی
---------- محمد یوسف قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------- شہکار پرنٹنگ پریس ملتان

چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون!

نیا ناول "چیلنج مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کہانی میں ایک ایسا مجرم عمران اور سیکرٹ سروس کے خاتمے کا چیلنج لے کر میدان میں اترا ہے جو انتہائی عیار۔ حد سے زیادہ تیز طرار اور ذہانت میں عمران سے بھی دو قدم آگے اور اس نے اپنی عیاری سے پوری سیکرٹ سروس کو ایک عمارت میں گھیر کر ایکسٹو کو ان کے سامنے بے نقاب ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ نہ صرف اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس پر قبضہ کر لیا بلکہ اس کے آدمیوں نے باقاعدہ سیکرٹ سروس کے ارکان کی جگہ بھی لے لی۔ اس طرح وہ اپنے چیلنج مشن میں سو فی صد کامیاب رہا لیکن —— اور اسی لیکن میں ہی پوری کہانی کا لطف پنہاں ہے۔

یہ کہانی اپنے منفرد انداز کی وجہ سے آپ کو یقیناً ہر لحاظ سے پسند آئے گی۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے ایک قاری کا خط بھی پڑھ لیجئے۔

نئی دہلی ہندوستان سے محمد مبین صاحب نے لکھا ہے کہ مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہاں کا ایک پبلشر آپ کے ناول دوسرے مصنف کے نام سے شائع کر دیتا ہے جس سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔ اور ایک بار میں نے اس پبلشر سے مل کر

ذاتی طور پر اس بددیانتی پر احتجاج بھی کیا جس پر اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ ایسی بددیانتی نہ کرے گا۔

محمد مبین صاحب کا خط آپ نے پڑھ لیا۔ اس سے قبل بھی ہندوستان سے کئی قارئین کے خطوط اسی شکایت پر مبنی موصول ہوتے رہے ہیں۔ لیکن محمد مبین صاحب واقعی داد کے قابل ہیں کہ انہوں نے اس بددیانتی کا پوری طرح نوٹس لیا اور اس پبلشر سے احتجاج بھی کیا۔ میں ان کا ذاتی طور پر شکر گذار ہوں ——— بددیانتی بہر حال بددیانتی ہے چاہے وہ کہیں بھی ہو۔ اور اس پر احتجاج ضروری ہے۔ میں ہندوستان میں اپنے دوسرے قارئین سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اس بددیانتی پر ضرور احتجاج کریں تاکہ اس بددیانتی کا مکمل طور پر خاتمہ ہو سکے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

خاکستری رنگ کی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ویران پہاڑیوں کے درمیان بنے ہوئے ناہموار راستے پر دوڑی جا رہی تھی۔ وہ بار بار یوں اچھلتی جیسے ابھی الٹ کر ہزاروں فٹ کی گہرائیوں میں گر جائے گی لیکن پھر سنبھل جاتی۔ البتہ اس کی رفتار میں کوئی کمی نہ ہوئی تھی۔ شام کے ملگجے سائے پھیلے ہوئے تھے اور پہاڑیوں کی وادی میں اندھیرا اتر آیا تھا۔ لیکن جس جگہ جیپ دوڑ رہی تھی وہاں ابھی روشنی موجود تھی۔ ایک پہاڑی کی سائیڈ پر گھومتے ہی جیپ کی رفتار خاصی کم ہو گئی اور پھر آہستہ آہستہ ہوتے ہوتے وہ ایک پہاڑی چٹان کی سائیڈ پر جا کر رک گئی۔ جیپ کے سٹیئرنگ پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر فوجی انداز کی یونیفارم تھی۔ البتہ اس یونیفارم پر سٹار وغیرہ موجود نہ تھے اور نہ ہی اس قسم کے کوئی اور نشانات تھے۔ اس نے سر پر ہیلمٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ ہیلمٹ بھی فوجی انداز کا نہ تھا بلکہ اس طرح کا تھا جیسے موٹر سائیکل سوار پہنتے ہیں سخت لیکن ہلکے میٹریل کا بنا ہوا تھا۔ البتہ اس

کا رنگ خاکی تھا۔

جیپ روک کر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اس کا ایریل اونچا کر کے اس پر موجود کئی بٹنوں میں سے ایک بٹن کو دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو کمانڈر کے۔ بی۔ سی کالنگ۔ اوور" ـــــ وہ بار بار ٹرانسمیٹر پر یہی فقرہ دوہرا رہا۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی رابطہ نہ ہونے پر اس نے جھنجھلا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا اور ٹرانسمیٹر کو جیب میں ڈال کر وہ اچھل کر جیپ سے نیچے اُتر آیا۔ اب اس کی تیز نظریں چاروں طرف کا جائزہ لے رہی تھیں لیکن ہر طرف ویرانی کا راج تھا۔ انسان تو ایک طرف کوئی پرندہ تک نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ چند لمحے جائزہ لیتا رہا۔ پھر دوبارہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک بار پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس کا ایریل کھینچ کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو کمانڈر کے۔ بی۔ سی کالنگ۔ اوور" ـــــ اس بار اس کے لہجے میں بھاری پن تھا۔

"یس ـــ ڈبلیو ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مشن سائیکل زیرو تھری زیرو۔ اوور" ـــــ اُدھیڑ عمر آدمی نے جواب دیا۔

"او۔ کے! ـــــ دائیں طرف مڑ کر نیچے اتریں اور پھر بائیں طرف مڑ کر اوپر چڑھ جائیں ـــــ وہاں ہمارا آدمی موجود ہوگا ـــــ کوڈ زیرو تھری زیرو ڈبل ہوگا ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ادھیڑ عمر نے بھی اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کا ایریل بند کر کے واپس

جیب میں ڈال لیا۔ اس نے جیپ کو سٹارٹ کیا اور آگے بڑھا۔ آگے دو راستے بن گئے تھے۔ جن میں سے ایک راستہ دائیں طرف نیچے جاتا تھا اور دوسرا بائیں طرف اوپر جاتا تھا۔ اس نے جیپ، ہدایت کے برخلاف بائیں طرف اوپر جانے والے راستے پر موڑی اور تیزی سے چڑھتا گیا۔

کافی بلندی پر پہنچ کر ایک چٹان کے گرد چکر کاٹ کر وہ بائیں طرف کو مڑا اور نیچے اترنے لگا۔ نیچے آنے کے بعد ایک مستطیل شکل کی چٹان کے پاس اس نے جیپ روک دی۔ دوسرے لمحے چٹان کی اوٹ سے ایک نوجوان برآمد ہوا۔ اس نے خاکی رنگ کی وردی پہن رکھی تھی۔ اور اس کے کاندھے سے سب مشین گن لٹک رہی تھی۔

"کوڈ" ـــــ نوجوان نے قریب آ کر اُدھیڑ عمر کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"زیرو تھری زیرو" ـــــ اُدھیڑ عمر نے جواب دیا۔

"سنگل یا ڈبل" ـــــ؟ نوجوان کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"ڈبل" ـــــ ادھیڑ عمر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"او۔ کے! ـــــ نیچے آجائیں" ـــــ نوجوان کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا اور ادھیڑ عمر اچھل کر جیپ سے نیچے اُتر آیا۔

"جیپ یہیں رہے گی" ـــــ ادھیڑ عمر نے نیچے اُترتے ہی پوچھا۔

"وہ بھی پہنچ جائے گی ـــــ آپ آجائیں" ـــــ نوجوان نے کہا اور تیزی سے ایک پتلے سے راستے پر چلنے لگا۔ ادھیڑ عمر اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ مختلف چٹانوں کے پیچھے گھومنے کے بعد وہ ایک بڑی چٹان کے سامنے پہنچ گئے۔ نوجوان نے جیب سے ایک چھوٹی سی لوہے کی

پتری نکالی اور اُسے چٹان کے ساتھ لگا دیا۔ دوسرے لمحے گڑگڑاہٹ کی
آواز کے ساتھ ہی چٹان کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھنے لگی
نیچے ایک سرنگ اندر کو جا رہی تھی۔ یہ سرنگ انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی تھی
اور جگہ جگہ تیز روشنی کے بلب جگمگا رہے تھے۔

نوجوان اُسے لئے ہوتے سرنگ میں داخل ہوا تو چٹان ایک بار پھر
گڑگڑاہٹ کی آوازیں پیدا کرتی ہوئی بند ہو گئی۔ سرنگ خاصی طویل تھی وہ
دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے گئے۔ ایک جگہ سرنگ موڑ کاٹ
کر بند ہو گئی۔ اب اس کے آگے ایک بڑی چٹان تھی۔ نوجوان نے وہی
پتری دوبارہ نکال کر اس چٹان سے لگا دی۔ چٹان درمیان سے ہٹ
کر سائیڈوں میں ہو گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا۔ جس میں چار
مسلح افراد موجود تھے۔

ان دونوں کے اندر آتے ہی چاروں مسلح افراد نے آگے بڑھ کر کمرے
کا مقابل دروازہ کھول دیا۔ اور وہ دونوں اس دروازے کو کراس کر گئے
دوسری طرف ایک وسیع و عریض میدان تھا جس کے کناروں پر بے شمار
بڑے بڑے کمرے بنے ہوتے تھے۔ میدان کی چھت پتھریلی تھی۔ اور
اپنی ساخت سے صاف بتا رہی تھی کہ یہ میدان پہاڑ کے اندر چٹانوں کو
کاٹ کر مصنوعی طور پر تیار کیا گیا ہے۔

میدان میں مختلف رنگوں کے چست لباس پہنے نوجوان مختلف ٹولیوں
میں کام کر رہے تھے۔ کچھ نوجوان جوڈو کراٹے کی مشقوں میں مصروف
تھے۔ کچھ کراٹنگ کر رہے تھے۔ کچھ صرف پی۔ ٹی کر رہے تھے۔
سرخ رنگ کا لباس پہنے انسٹرکٹر ہر ٹولی کو علیحدہ علیحدہ ٹریننگ دینے میں

صروف تھے۔ ادھیڑ عمر اِن سب کو غور سے دیکھتا ہوا اس نوجوان کے
ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ میدان کراس کر کے وہ ایک بڑے کمرے
ے دروازے پر رُک گئے۔ دروازہ بند تھا۔ اور اس کے باہر مشین گن سے
لح دو چاق و چوبند نوجوان کھڑے تھے۔ ان دونوں کے قریب پہنچتے
ی ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر دروازے پر مخصوص انداز میں
ستک دی اور اس کے دستک دیتے ہی دروازہ خود بخود کھُل گیا۔

"تشریف لے جائیے ___ باس آپ کے منتظر ہیں" ___ دروازہ
ھلتے ہی نوجوان نے ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا اور ادھیڑ عمر سر
لاتے ہوتے تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے
تر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ لیکن انداز میں شان و شوکت کی بجائے
تہائی سادگی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے عارضی طور پر اسے دفتر کی شکل
ے دی گئی ہو۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک گینڈے نما شخص بیٹھا
ا تھا۔ اس کا جسم انتہائی سخت اور سڈول تھا۔ اس نے خاکی رنگ
ی آستینوں والی قمیض اور خاکی رنگ کی چست پتلون پہن رکھی تھی چہرہ
ی بلڈاگ کی طرح بڑا اور کریہہ تھا۔ آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان کی
ک تیز تھی۔ سر سے گنجا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کا حلیہ اور زیادہ
فناک ہو گیا تھا۔ چہرے پر زخموں کے بے شمار آڑے ترچھے نشانات
جود تھے۔

آئیے کمانڈر! ___ گلیڈ ٹو میٹ یو" ___ گینڈے نما گنجے نے
ھ کر کمانڈر کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

تھینک یو" ___ کمانڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر گینڈے نما

گینڈے کے اشارے پر وہ میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ہم پہلی بار مل رہے ہیں — اس لئے میرا خیال ہے کہ تعارف ہو جائے — میرا نام ڈراگن ہے اور میں وائٹ شیڈو کا چیف ہوں“ گینڈے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈراگن! — ماسٹر ڈراگن! — اوہ تو آپ ماسٹر ڈراگن ہیں — ویری گڈ! — میں نے آپ کے اور آپ کی تنظیم وائٹ شیڈو کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے — بہرحال آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی — میرا نام مارٹن ہے اور میں آک لینڈ کی سرکاری تنظیم کے بی [illegible] کا کمانڈر ایجنٹ ہوں“ — ادھیڑ عمر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ! — اب کام کی بات ہو جائے — آپ کو یہ تو معلوم ہو گا کہ آپ کی حکومت آک لینڈ نے ایک خصوصی مشن کے سلسلے میں وائٹ شیڈو کی خدمات حاصل کی ہیں“ — ماسٹر ڈراگن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”مجھے آپ کی تنظیم کا نام تو نہیں بتایا گیا تھا — صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ ہماری حکومت نے ایک بین الاقوامی تنظیم سے ایک معاہدہ کیا ہے — یہ معاہدہ پاکیشیا سے متعلق ہے اور میں نے چونکہ پاکیشیا میں مستقل طور پر کام کیا ہے اور کر رہا ہوں — اس لئے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بنیادی معلومات آپ کو مہیا کروں — چنانچہ حکومت کی دی گئی تفصیلات کے مطابق میں یہاں پہنچ گیا ہوں“ مارٹن نے کہا۔

”آپ کو درست بتایا گیا ہے — مختصر بات آپ کو بتا دوں تاکہ آپ کو درست معلومات مہیا کرنے میں آسانی رہے — آپ کی حکومت

روسیاہی حکومت کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے خلاف ایک مشن بروئے کار لانا چاہتی ہے — اس خصوصی مشن کا کوڈ نام بلیو ہاؤنڈ ہے۔ لیکن اس مشن پر عمل درآمد کرنے سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کیا جانا ضروری ہے — کیونکہ آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک کوئی مشن وہاں کامیاب نہیں ہو سکتا اور وائٹ شیڈو کے ساتھ معاہدہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمہ کے لئے کیا گیا ہے“ — ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

”اوہ ٹھیک ہے — میں سمجھ گیا — لیکن ماسٹر ڈراگن! یہ شاید دنیا کا سب سے کٹھن مشن ہے جو آپ کو سونپا گیا ہے“ — مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ وائٹ شیڈو سے پوری طرح متعارف نہیں ہیں مسٹر مارٹن! ورنہ آپ ایسی بات نہ کرتے — ایکریمیا جیسی سپر پاور کی سیکرٹ سروسز وائٹ شیڈو سے پناہ مانگتی ہیں۔ یہ بیچاری پاکیشیا سیکرٹ سروس کس قطار شمار میں ہے — آپ لوگوں کے لئے ہو سکتا ہے کوئی اہمیت رکھتی ہو — وائٹ شیڈو کے لئے یہ آسان ترین مشن ہے — یقین کیجئے ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حقیر چیونٹیوں کی طرح مسل کر رکھ دیں گے“ — ماسٹر ڈراگن نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

”اگر ایسا ہو جائے تو یقین کیجئے، وائٹ شیڈو پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز اور مجرم تنظیموں سب کے لئے دیوتا کا روپ دھار لے گی۔ بہرحال آپ فرمائیے کہ آپ کو کیسی معلومات درکار ہیں“ — مارٹن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں آپ جو کچھ جانتے ہیں، بتا دیجیے تاکہ ہم کسی کلیو پر کام کر سکیں ۔۔۔ ہمیں بس کلیو چاہیئے اس کے بعد باقی مشن پورا کرنا ہمارا اپنا کام ہو گا" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے کہا ۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز کو تو کوئی نہیں جانتا ۔۔۔ البتہ اس کے چیف کا نام سب جانتے ہیں۔ اس کا نام ایکسٹو ہے۔ اور یہ ہے کون ۔۔۔ یہ بھی کوئی نہیں جانتا ۔۔۔ نہ ہی آج تک کسی نے اس کو دیکھا ہے۔ حتیٰ کہ پاکیشیا کا صدر بھی اسے نہیں جانتا ۔۔۔ البتہ ایک شخص علی عمران ہے جو بظاہر ایک احمق ۔ مسخرہ اور بھیڑ کی طرح معصوم لگتا ہے ۔۔۔ لیکن درحقیقت ایک خوفناک عفریت ہے۔ بلا مبالغہ سینکڑوں بڑی بڑی بین الاقوامی تنظیمیں ۔۔۔ سیکرٹ اور سپر ایجنٹ اس کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں ۔۔۔ اس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ براہِ راست سیکرٹ سروس سے متعلق تو نہیں ۔۔۔ لیکن اس کے لئے کام ضرور کرتا ہے ۔۔۔ کنگ روڈ کے ایک فلیٹ جس کا نمبر دو سو ہے میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے ۔۔۔ اگر آپ اس عمران کو ختم کر لیں تو سمجھ لیں کہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تین چوتھائی ختم کر دیا ہے" ۔۔۔ کمانڈر مارٹن نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

" ویسے مسٹر مارٹن ! ۔۔۔ ایک بات تو بتائیے ! ۔۔۔ آخر آپ ایک شخص سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہیں ۔۔۔ ؟ کیا یہ کوئی جادوگر ہے یا کوئی مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے" ۔۔۔ ؟ ماسٹر ڈراگن نے طنزیہ لہجے میں پوچھا ۔

" دونوں میں سے کوئی بات نہیں ۔۔۔ لیکن جس انداز میں یہ کام کرتا ہے اور جس طرح اس کے کام کا نتیجہ نکلتا ہے اس سے شبہ بھی ہوتا ہے کہ یہ شخص سامری جادوگر سے بھی بڑا جادوگر ہے ۔ اور واقعی مافوق الفطرت قوتیں رکھتا ہے ۔۔۔ بہرحال آپ کا سابقہ جب اس سے پڑے گا تو آپ کو اس کی صلاحیتوں کا پوری طرح احساس ہو جائے گا" ۔۔۔ مارٹن نے سر ہلاتے ہوتے جواب دیا ۔

" اچھا ایک سوال ہے ۔۔۔ امید ہے کہ آپ ناراض نہ ہوں گے ۔ آپ پاکیشیا میں کام کرتے ہیں ۔۔۔ کیا آپ سیکرٹ سروس کے خلاف کام نہیں کر سکتے ۔۔۔ ؟ کیا صرف خوف کی وجہ سے آپ نے وائٹ شیڈو سے معاہدہ کیا ہے" ۔۔۔ ؟ ماسٹر ڈراگن نے کہا ۔

" خوف بھی وجہ ہو سکتی ہے ۔۔۔ آپ یقیناً میری بات پر ہنسیں گے ۔۔۔ لیکن اس خوف کی اصل حقیقت اس وقت آپ کے سامنے آئے گی ۔۔۔ جب آپ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرائیں گے ۔۔۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہمارے کھلے عام حرکت میں آنے سے ایکریمین ایجنٹ حرکت میں آ جائیں گے اور ایسی صورت میں ہمارا اصل اور بنیادی مشن بلیو ہاؤنڈ پر کام نہ ہو سکے گا ۔ اس لئے ہماری حکومت نے آپ کو درمیان میں ڈالا ہے" ۔۔۔ مارٹن نے جواب دیا ۔

" او ۔ کے ! ۔۔۔ بہرحال آپ نے ایک ٹپ دے دی ہے ۔ اس کے لئے شکریہ ! ۔۔۔ باقی کام میں خود کر لوں گا ۔ اور آپ دیکھیں گے کہ وائٹ شیڈو کے ہاتھوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا حشر ہوتا ہے" ۔۔۔

ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"مجھے یقین ہے ایسا ہی ہوگا ــــ کیونکہ آپ کی تنظیم کی شہرت ہی ایسی ہے ــــ بہرحال پاکیشیا میں اگر کسی بھی وقت آپ کو میری ضرورت پڑے کسی بھی کام کے لئے ــــ تو وہاں میری خدمات حاضر ہیں ــــ یہ میرا کارڈ ہے۔ اس پر فون نمبر درج ہیں ــــ صرف یہ کہ میں کھل کر سامنے نہ آسکوں گا" ــــ مارٹن نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ماسٹر ڈراگن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی آفر کا شکریہ! ــــ اس کی ضرورت تو نہ پڑے گی ــــ البتہ سیکرٹ سروس کے خاتمے کے بعد میں آپ کو کامیابی کی اطلاع ضرور دے دونگا" ــــ ماسٹر ڈراگن نے کہا اور مارٹن اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے! ــــ اب مجھے اجازت" ــــ مارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو" ــــ ماسٹر ڈراگن نے بھی اٹھ کر کہا اور مارٹن اس سے مصافحہ کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے رسیور اٹھا لیا۔ اس وقت وہ اپنے فلیٹ میں بیٹھا کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان آجکل اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران کا زیادہ تر وقت فلیٹ میں ہی گذرتا تھا۔ کیس کوئی تھا نہیں۔ اس لئے عمران مطالعے میں مصروف رہتا تھا۔ کئی دنوں سے یہی صورت حال تھی۔

"علی عمران سپیکنگ" ــــ عمران نے رسیور اٹھا کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ جدید سائنس پر مبنی کتاب کے مطالعے کے لئے اس نے اپنے ذہن کو مکمل طور پر سنجیدگی پر مائل کر رکھا تھا۔

"میں کیپٹن شکیل بول رہا ہوں عمران صاحب! ــــ آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی" ــــ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ حسب معمول سنجیدہ ہی تھا۔

"ضروری بات کے لئے حکومت نے ایکسٹو کا عہدہ قائم کر رکھا ہے۔

ان سے بات کر لیجئے" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــ آپ شائد ناراض ہو گئے ہیں ـــ سوری! میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا ہے" ـــ دوسری طرف سے کیپٹن شکیل کا لہجہ اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا۔

"میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی ـــ بھلا میرا ضروری باتوں سے کیا تعلق ـــ نہ میں تین میں نہ تیرہ میں" ـــ عمران کا لہجہ بدستور سنجیدہ ہی تھا۔

"اوہو! ـــ آپ تو مرچیں چبا رہے ہیں ـــ ایک بار پھر معافی چاہتا ہوں" ـــ کیپٹن شکیل نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے رسیور رکھ دیا اور دوبارہ کتاب اٹھا لی۔ اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔ کیونکہ کتاب میں وہ سائنس کی جس پیچیدہ تھیوری کا مطالعہ کر رہا تھا اسے سنجیدگی سے پڑھنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس کے ذہن میں فوری طور پر جان چھڑانے کا یہی طریقہ آیا تھا۔ البتہ اُسے رسیور رکھتے ہوئے تھوڑا سا افسوس ضرور ہوا تھا۔ کیونکہ وہ کیپٹن شکیل سے ایسا رویہ اختیار نہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن مجبوری تھی۔ وہ فوری طور پر اپنے ذہن کو کسی اور طرف مشغول نہ کرنا چاہتا تھا۔

ابھی اُسے رسیور رکھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایک بار کہہ دیا ہے کہ میرے پاس ضروری بات سننے کے لئے وقت نہیں ہے" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ـــ میں طاہر بول رہا ہوں ـــ ابھی مجھے نعمانی نے اطلاع دی ہے کہ کیپٹن شکیل کو کسی نے گولی مار دی ہے اور وہ شدید زخمی ہو گیا ہے ـــ اُسے گولی شاہراہ راشد پر بھرے بازار میں ماری گئی ہے گولی مارنے والے کا پتہ نہیں چل سکا ـــ نعمانی اتفاق سے وہیں قریب ہی ایک کیفے میں بیٹھا تھا۔ گولی کی آواز سن کر باہر آیا تو اس نے سڑک پر کیپٹن شکیل کو تڑپتے دیکھا ـــ چنانچہ اس نے فوراً اُسے اٹھا کر اپنی کار میں ہسپتال پہنچا دیا ہے۔ کیپٹن شکیل بے ہوش ہے اور اس کی حالت انتہائی خطرناک ہے ـــ نعمانی نے مجھے ہسپتال سے فون کیا تھا۔ میں نے ڈاکٹروں سے بات کی ہے ـــ کیپٹن شکیل کو گولی دل میں ماری گئی ہے۔ لیکن وہ عین دل پر لگنے کی بجائے ذرا سی ہٹ کر لگی ہے اس لئے وہ فوری موت سے تو بچ گیا ہے البتہ اس کی حالت خطرے میں ہے ـــ ڈاکٹر اس کا آپریشن کر رہے ہیں ـــ میں نے جولیا کو کہہ دیا ہے کہ وہ نعمانی کو ساتھ لے کر موقع پر جائے اور اس بات کی تفتیش کرے کہ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں ایسا ہوا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــ مجھے تھوڑی دیر پہلے کیپٹن شکیل نے فون کیا تھا۔ وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن میں چونکہ ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا اس لئے میں نے اس کی بات سُنے بغیر اُسے ٹال دیا تھا۔ اور کہہ دیا تھا کہ وہ ایکسٹو سے بات کرے ـــ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ تم سے نعمانی کے ذریعے بات کرے گا ـــ بہر حال میں خود ہسپتال جا رہا ہوں ـــ جولیا کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تو مجھے بتا۔

دیا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ
تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیپٹن شکیل کے متعلق سننے کے بعد اس نے
کتاب کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔ اُسے اب انتہائی افسوس ہو رہا تھا کہ
اس وقت اس نے کیپٹن شکیل کی بات کیوں نہ سُنی۔ بہرحال اب پچھتانے
سے کیا ہوتا تھا۔

عمران جلدی سے ڈریسنگ رُوم میں گھسا اور چند لمحوں بعد جب
وہ باہر آیا تو اس کے جسم پر قرینے کا لباس تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سیکرٹ سروس کے خصوصی ہسپتال
کی طرف دوڑ رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور ذہن اسی
اُدھیڑ بُن میں تھا کہ کیپٹن شکیل کونسی بات کرنا چاہتا تھا اور اُسے کس نے
اور کیوں بھرے بازار میں گولی ماری ہے۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے
یا کوئی اور بات ہے؟

تھوڑی دیر بعد کار ہسپتال کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ چوکیدار نے عمران
کی شکل دیکھتے ہی پھاٹک کھول دیا۔ اور عمران کار اندر لے گیا۔ چند لمحوں
بعد وہ سرجن ناصر کے پاس پہنچ گیا۔

"کیپٹن شکیل کا کیا حال ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! ——— ان کا آپریشن کامیاب رہا ہے
اور انہیں ہوش بھی آ گیا ہے ——— میرے خیال میں کیپٹن صاحب کی زندگی
تھی جو بچ گئے ہیں ——— ورنہ بظاہر ایسی صورت نہ تھی" ——— سرجن
ناصر نے جواب دیا۔

"کیا میں اس سے بات چیت کر سکتا ہوں" ——— عمران نے اطمینان

کی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو نہیں روکا جا سکتا ——— لیکن بات چیت اگر مختصر رہے تو
زیادہ بہتر ہے" ——— سرجن ناصر نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے جواب
میں سر ہلا دیا۔

سرجن ناصر اُسے اپنے ہمراہ لے کر ایک کمرے میں داخل ہوا جہاں
بیڈ پر کیپٹن شکیل آنکھیں بند کئے خاموش لیٹا ہوا تھا۔ آہٹ سُن کر اس
نے آنکھیں کھول دیں۔

"عمران صاحب آپ کی خیریت پوچھنے آئے ہیں کیپٹن صاحب!" ———

"آئیے عمران صاحب! ——— آپ بیٹھئے ——— میں چلتا ہوں۔ بس میری
ہدایت کا خیال رکھنا" ——— سرجن ناصر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیز تیز
قدم اٹھاتا واپس چلا گیا۔

"تم نے بہرحال دل بچا ہی لیا ——— جولیا سچ کہتی ہے کہ تم بالکل ہی
کھٹور ہو" ——— عمران نے قریب ہی سٹول پر بیٹھتے ہوئے اپنے مخصوص
لہجے میں کہا۔

"آپ کو یہاں آنے کی فرصت کیسے مل گئی عمران صاحب! ——— میں
مشکور ہوں کہ آپ نے میرے لئے وقت نکال لیا" ——— کیپٹن شکیل نے
دھیمے لیکن طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نکل ہی نہ رہا تھا ——— جتنا میں اُسے نکالنے کے لئے کھینچتا ——— وہ اتنا
ہی بل میں گھس جاتا تھا۔ آخر کار میں نے پوری قوت سے جھٹکا دیا تو اس
کی دُم ٹوٹ کر میرے پاس آ گئی ——— اور فی الحال تو میں وقت کی دُم
سے لٹکا یہاں آ گیا ہوں ——— میں نے بھی سوچا کہ چلو اب وقت جس کے

"پاس بھی ہو گا لنڈورا ہی ہو گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ سے تو آدمی زیادہ دیر ناراض بھی نہیں رہ سکتا ـــــ حالانکہ جس لہجے میں آپ نے مجھے جواب دیا تھا اس کے بعد میں نے فیصلہ کیا تھا کہ اب آپ سے گفتگو ہی نہ کروں گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے مکمل فیصلہ نہ کیا ہو گا۔ اس لئے گولی عین دل پر نہ لگی ـــــ ورنہ واقعی گفتگو بند ہو جاتی" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل ہنس پڑا۔

"ہاں واقعی ! ـــــ مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ میں بچ کیسے گیا ـــــ ؟ ماسٹر ڈراگن کا نشانہ کبھی بھی اتنا کمزور نہیں رہا" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر ڈراگن ! ـــــ کیا کہہ رہے ہو تم" ـــــ عمران ماسٹر ڈراگن کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں ! ـــــ یہی بات میں آپ کو بتانا چاہتا تھا ـــــ میں ویسے ہی گھومتا ہوا شاہراہ راشد پر جا نکلا تو وہاں ایک کار سے نکلتے ہوئے ماسٹر ڈراگن مجھے نظر آ گیا۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیونکہ ایک ملٹری مشن کے دوران میرا سابقہ اس سے پڑ چکا ہے ـــــ اس وقت میں اس مشن کے سلسلے میں جزیرہ ہوائی پر موجود تھا۔ ماسٹر ڈراگن بھی اس میں دلچسپی لے رہا تھا۔ چنانچہ اس کے آدمی مجھے پکڑ کر لے گئے۔ پھر مجھ سے معلومات اگلوانے کے لئے ماسٹر ڈراگن نے مجھ پر انتہائی وحشیانہ

انداز میں تشدد کیا ـــــ بہرحال میری خوش قسمتی تھی کہ میں کسی نہ کسی طرح ان کی قید سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح وہ مجھ سے کچھ حاصل نہ کر سکے ـــــ اس کے بعد میرا ماسٹر ڈراگن سے ٹکراؤ نہ ہوا۔ البتہ اتنا مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک خفیہ مجرم تنظیم وائٹ شیڈو سے متعلق ہے وائٹ شیڈو کا دائرہ کار یورپ اور ایکریمیا ہے اور یہ نام ہی وہاں دہشت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ـــــ اس لئے اچانک اپنے ملک میں ماسٹر ڈراگن کو دیکھ کر میں چونک پڑا۔ ماسٹر ڈراگن چونکہ کار سے نکل کر ایک رہائشی ہوٹل میں جا رہا تھا اس لئے میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ اور جب وہ لفٹ میں سوار ہو کر اوپر چلا گیا تو میں نے کاؤنٹر سے آپ کو فون کیا ـــــ میں آپ کو ماسٹر ڈراگن کے متعلق ہی بتانا چاہتا تھا۔ آپ نے بات نہ کی تو میں نے سوچا کہ اس کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر کے ایکسٹو سے بات کروں گا ـــــ اسی لمحے ماسٹر ڈراگن ایک اور آدمی کے ساتھ ہوٹل سے باہر جاتا دکھائی دیا۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ دونوں ایک کار میں بیٹھ گئے اور میں اپنی کار کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ ماسٹر ڈراگن نے کار کے اندر سے مجھ پر گولی چلائی اور میرے گرتے ہی وہ کار لے کر چلا گیا ـــــ بعد میں مجھے یہاں ہوش آیا تو پتہ چلا کہ نعمانی مجھے یہاں چھوڑ کر گیا ہے اور میں اتفاق سے بچ گیا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے رک رک کر اور آہستہ آہستہ سانس لیتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"وہ اپنی اصل شکل میں تھا" ـــــ ؟ عمران نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"آپ اسے پہچانتے ہیں ـــــ وہ کیسے ـــــ ؟ جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ کبھی بھی پاکیشیا میں نہیں آیا ـــــ بہرحال وہ اصل شکل میں تھا۔

وہی گنجا سر ـــ سڈول اور گٹھا ہوا گینڈے کی طرح جسم ـــ چھوٹی مگر تیز آنکھیں ـــ اور چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات" ـــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے اس کی تصویر دیکھی تھی ـــ ہوٹل کا نام اور کار کا نمبر وغیرہ یاد ہے" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے تمام تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے ـــ میں اسے دیکھ لونگا اور کوشش کروں گا کہ میرا نشانہ کمزور ثابت نہ ہو ـــ اب تم آرام کرو" ـــ عمران نے سٹول سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ ماسٹر ڈراگن اور وائٹ شیڈو کے بارے میں اُسے تفصیلات کا علم تھا۔ اس کی فائل دانش منزل میں موجود تھی۔ لیکن اس تنظیم سے کبھی اس کا ٹکراؤ نہ ہوا تھا۔ البتہ فائل کے مطابق یہ تنظیم ہر قسم کے خوفناک جرائم میں ملوث تھی۔ اور اسے یورپ کا زلزلہ بھی کہا جاتا تھا۔ اب ماسٹر ڈراگن کی یہاں موجودگی اور پھر کیپٹن شکیل کو اس طرح بھرے بازار میں گولی مار دینے کا مطلب یہی تھا کہ کوئی لمبا سلسلہ چل نکلا ہے۔ بہرحال اُسے یقین تھا کہ کیپٹن شکیل کی دی ہوئی معلومات کی بنا پر وہ جلد ہی ماسٹر ڈراگن کو بل سے باہر کھینچ لے گا۔

عمران نے ہسپتال سے واپسی پر سب سے پہلے اس رہائشی ہوٹل کا راؤنڈ لگانے کا فیصلہ کیا جہاں سے کیپٹن شکیل نے اُسے فون کیا تھا چنانچہ وہ کار چلاتا ہوا سیدھا اس ہوٹل تک پہنچا۔ لیکن ہوٹل کی پارکنگ میں جا کر اس نے جیسے ہی کار روکی، دو نوجوان تیزی سے ستونوں کی آڑ سے نکلے اور دوسرے لمحے وہ عمران کی کار کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ ان دونوں نے بھاری چسٹر پہن رکھے تھے۔

"خبردار! ـــ اگر کوئی حرکت کی" ـــ دونوں سائیڈوں پر آنے والے نوجوانوں نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دونوں نے بڑے پھرتیلے انداز میں کھڑکیوں کے اندر سے ہاتھ ڈال کر پچھلے دروازوں کے لاک کھولے اور پھر اتنی پھرتی سے پچھلے دروازے کھول کر اندر بیٹھ گئے کہ عمران بھی ان کی پھرتی دیکھ کر دل ہی دل میں عش عش کر اٹھا۔ اب ان میں سے ایک کی مشین گن کی نال عمران کی پشت سے لگی ہوئی تھی۔

"کار باہر نکالو اور سنو! ـــ کسی کو اشارہ کرنے کی ضرورت نہیں" ـــ ایک نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یار! ـــ پوری وضاحت کرو ـــ اب دیکھو کہ اگر مجھے کوئی عورت پسند آ جائے تو پھر میں کیا کروں" ـــ عمران نے چہرہ موڑ کر معصوم سے لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو ـــ کار باہر نکالو ـــ ورنہ یہیں بھون کر رکھ دیں گے" ـــ دوسرے نوجوان نے بھی چسٹر سے مشین گن کی نال باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"کار سے آدمی تو باہر نکل سکتا ہے۔ لیکن آدمی میں سے کار کو کیسے باہر نکالوں ـــ باقی رہا بھوننا ـــ تو بھائی یہ کام آپ ہوٹل کے باورچی خانے میں جا کر کریں" ـــ عمران اب پورے موڈ میں تھا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر دی۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ کیونکہ مجرم

حماقت کرتے ہوئے خود ہی سامنے آ گئے تھے۔

کار گیٹ سے باہر نکال کر اس نے ہدایت کے مطابق اُسے بائیں طرف موڑ دیا اور بڑے اطمینان سے آگے بڑھتا گیا۔ ویسے اُسے ہوٹل یا اس کے ارد گرد سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر نظر نہ آیا تھا۔

"یار ـــ میں کتنے عرصے سے رقم اکھٹی کر رہا ہوں تاکہ کوئی اچھی سی مشین گن خرید لوں۔ لیکن ـــــ" عمران نے یکلخت گفتگو شروع کی۔

"شٹ اپ ـــ منہ بند رکھو" ـــــ عمران کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے غراتے ہوئے کہا۔

"اتنی انگریزی مجھے آتی ہے اس لئے وضاحت کی ضرورت نہیں۔ چلو ایسا کرلو کہ مجھ سے سودا کر لو ـــ ایک مشین گن مجھے قسطوں میں دے دو۔ چار روپے پچیس پیسے تو میں نے اکٹھے کر لئے ہیں۔ اُسے پہلی قسط سمجھ لینا" ـــــ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ لیکن اس بار پیچھے بیٹھے ہوئے کسی آدمی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بے حد محتاط اور چوکنے انداز میں نظر آرہے تھے۔ ان میں سے ایک مسلسل پیچھے مڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے تعاقب کا اندازہ کرنا چاہتا ہو۔

"یار ـــ شٹ اپ تو مجھے کہا گیا ہے اور ہو تم خود گئے ہو ـــ واہ اچھا طریقہ ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں ـــ بکواس مت کرو" ـــــ نوجوان نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے ـــ میں مشین گن خریدنے کی حسرت میں مرا جا رہا ہوں۔ اور تم اسے بکواس کہتے ہو" ـــــ عمران نے بھی جھنجھلاتے ہوئے لہجے

میں جواب دیا۔

"اب بائیں طرف موڑ دو اور سیدھے چلے چلو" ـــــ نوجوان نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار بائیں طرف موڑ دی۔ وہ اس وقت شہر کے شمالی حصے میں کھیتوں کی طرف آنکلے تھے اور عمران کو معلوم تھا کہ اس بائیں طرف مڑنے والی سڑک پر ایک زرعی فارم موجود ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد زرعی فارم کا پھاٹک نظر آنے لگ گیا۔ پھاٹک کے باہر اسی طرح چیسٹر پہنے دو افراد کھڑے تھے۔ پیچھے بیٹھے ہوئے ایک نوجوان نے کھڑکی سے ہاتھ باہر نکال کر فضا میں لہرایا تو ان دونوں نے تیزی سے پھاٹک کھول دیا اور عمران بڑے اطمینان سے کار اندر لیتا گیا دوسرے لمحے اس نے طویل سانس لیا کیونکہ فارم کے طویل برآمدے میں اُسے سیکرٹ سروس کے ممبرز کی تین کاریں کھڑی نظر آگئی تھیں۔ ان میں سے ایک جولیا کی تھی جب کہ دوسری صفدر اور تیسری نعمانی کی تھی۔

عمران نے ان کے کہنے کے مطابق صفدر کی کار کے ساتھ کار روکی اور پھر اطمینان سے نیچے اُتر آیا۔ وہاں برآمدے میں بھی دو مسلح نوجوان موجود تھے۔ ان دونوں نے آگے بڑھ کر بڑی پھرتی سے عمران کی تلاشی لی اور پھر اس کی جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"چلو اندر" ـــــ ان میں سے ایک نے عمران کو راہداری کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"یار ـــ کبھی تم کہتے ہو باہر جاؤ کبھی اندر ـــ ایسا کرو کہ مجھے درمیان میں ہی رہنے دو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ راہداری کے ایک دروازے سے

گذر کر وہ ایک ہال کمرے میں پہنچا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ سامنے کرسیوں پر صفدر، نعمانی اور جولیا بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ یا اہالیانِ ہال" ——— عمران نے ہال میں داخل ہوتے ہی خالص عربی لہجے میں سلام کرتے ہوئے کہا۔ لیکن ان تینوں میں سے کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ وہ اسے یوں دیکھ رہے تھے جیسے ان کی اس سے کبھی آشنائی ہی نہ رہی ہو۔

"اُدھر کرسی پر بیٹھو" ——— ایک نوجوان نے ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران کے وہاں بیٹھتے ہی دوسرے نوجوان نے رسی کی مدد سے اس کو کرسی سے باندھ دیا۔ باندھنے کا انداز بالکل لاپرواہانہ تھا جیسے ان کا مقصد صرف اتنا ہو کہ آدمی کرسی سے اٹھ کر کھڑا نہ ہو سکے۔

"اجنبی افراد کے سلام کا جواب بھی دے دیا کرتے ہیں۔ قبلہ و کعبہ ڈیڈی صاحب فرمایا کرتے ہیں ——— بیٹے! ——— سلام کرنے میں پہل ہی کرنا چاہیئے ——— لیکن اب بیٹا کیا کرے کہ پہل کرنے کے بعد جواب دینے میں کوئی پہل ہی نہیں کرتا" ——— عمران کی زبان مسلسل چل رہی تھی۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک گینڈے نما شخص اندر داخل ہوا اور عمران اُسے چونک کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر خوف و دہشت کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے تھے۔

"بب ——— بب ——— باپ رے! ——— بڑا شریف آدمی ہے ——— قبلہ و کعبہ ڈیڈی صاحب کہتے ہیں کہ جو آدمی چہرے سے خطرناک نظر آئے ——— وہ دراصل انتہائی شریف ہوتا ہے ——— اور جج ——— جج جو چہرے معصوم نظر آئیں وہ دراصل خطرناک ہوتے ہیں" ——— عمران نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا نام علی عمران ہے" ——— گینڈے نما شخص نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔

"جج ——— جج ——— جی ہاں! ——— میرا نام علی عمران ہے ——— لل ——— لیکن تم مجھے کیسے جانتے ہو ——— کیا قبلہ و کعبہ ڈیڈی رشتے کے لئے تو نہیں پہنچ گئے تمہارے پاس" ——— عمران نے بُری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں! ——— تو تم ہو وہ مسخرے ——— جن سے دنیا ڈرتی ہے" ——— گینڈے نما آدمی نے بغور عمران کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حقارت تھی۔

"مم ——— مم ——— مجھ سے دنیا ڈرتی ہے ——— یہ دنیا کسی بہادر آدمی کا نام تو نہیں ——— کیونکہ اکثر بہادر آدمی مجھ جیسے بزدلوں سے ڈرتے ہیں کہ لڑنے کے بعد کفن دفن کا انتظام بھی کرنا پڑتا ہے" ——— عمران نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ دوسرے کون ہیں ——— کیا اس کے ساتھی ہیں" ——— گینڈے نما شخص نے قریب کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس! ——— آپ نے جس شخص کو گولی ماری تھی اُسے یہ شخص اٹھا کر ایک پُراسرار سی عمارت میں لے گیا جو شاید کوئی خفیہ ہسپتال ہے اس کے بعد یہ وہاں سے نکل کر دوبارہ ہوٹل کے پاس پہنچا تو چند لمحوں بعد یہ عورت وہاں پہنچ گئی ——— اور اس کے بعد یہ دوسرا شخص گیا۔ یہ اس گولی لگنے والے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے لگے۔ چنانچہ

ہم اسے اغوا کر کے یہاں لے آتے ۔۔۔ پھر ممبر بھتری نے جو اس پُراسرار عمارت کے سامنے موجود تھا اطلاع دی کہ یہ نوجوان وہاں پہنچا ہے۔ میں نے اس کی نگرانی کا حکم دے دیا ۔۔۔ یہ وہاں سے نکل کر سیدھا ہوٹل بن پہنچا۔ اس طرح ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ بھی اس شخص سے متعلق ہے ۔۔۔ چنانچہ اسے بھی اغوا کر کے لایا گیا ہے ۔ دو آدمی اب بھی وہاں موجود ہیں کہ شاید کوئی اور آجائے ۔۔۔ اس نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آدمی اب سیکرٹ سروس سے متعلق ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ملٹری انٹیلی جنس سے متعلق نہیں ہو سکتے اور اب تو اس نے اپنا نام بھی بتا دیا ہے ۔۔۔ میں نے اس کی مسخری باتوں سے اندازہ لگایا تھا کہ یہی عمران ہو سکتا ہے ۔۔۔ سنو! ۔۔۔ میرا یہاں کی سیکرٹ سروس سے براہِ راست کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ میں تو یہاں ایک بین الاقوامی مجرم کی تلاش میں آیا تھا ۔۔۔ لیکن وہ آدمی جسے میں نے گولی ماری ہے اس سے میرا ذاتی جھگڑا تھا ۔۔۔ وہ ایک بار میرے ہاتھوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اب اچانک وہ مجھے یہاں نظر آگیا ۔۔۔ چنانچہ میں نے فوراً ہی جھگڑا چکا دیا ۔۔۔ لیکن میرے خیال میں وہ زندہ بچ گیا ہے اس لئے اس نے تمہیں اس ہوٹل کا پتہ بتایا ہے ۔۔۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ اس کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اس لئے اس کے ساتھی ضرور وہاں تفتیش کرنے آئیں گے اور چونکہ میرے آدمی کے متعلق بھی یہی رپورٹ ہے کہ وہ یہاں کی ملٹری انٹیلی جنس کے قبضے میں ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اس کے

ساتھیوں کو پکڑ کر ان سے معلومات لی جائیں اور اپنا آدمی ملٹری انٹیلی جنس کے ہاتھوں سے نکال لے جاؤں ۔۔۔ مجھے یہاں آنے سے پہلے بتایا گیا تھا کہ یہاں ایک مسخرہ سا نوجوان علی عمران رہتا ہے جو ہر پھڈے میں ٹانگ اڑانا اپنی شان سمجھتا ہے ۔۔۔ وہ فری لانسر ہے۔ عام طور پر سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی ملٹری سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے ، اس سے میں بچ کر رہوں ۔۔۔ چنانچہ مجھے اس سے ملنے کا اشتیاق تھا جس سے مجھے بچ کر رہنے کا مشورہ دیا گیا تھا ۔۔۔ اب مسخری باتیں سن کر مجھے خیال آیا کہ یہی وہ علی عمران ہو سکتا ہے ۔۔۔ ویسے جو اس کا حلیہ بتایا گیا تھا وہ بھی اس پر فٹ بیٹھتا ہے۔ بہر حال اب تم لوگ آ گئے ہو ۔۔۔ اس لئے اصولاً تو تم سب کو ہلاک کر دینا چاہیئے ۔۔۔ لیکن میں خواہ مخواہ کسی کے خون میں ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا ۔۔۔ اس لئے اگر تم اپنے چیف کو ٹیلیفون کر کے بات کر لو کہ وہ میرے راستے میں نہ آئے گا تو میں تمہیں چھوڑ سکتا ہوں" ۔۔۔ گینڈے نما شخص نے پوری تفصیل سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ۔۔۔ میں نے قیافہ شناسی کے متعلق سنا تو ضرور تھا لیکن قیافہ شناس دیکھا آج ہے ۔۔۔ یار! ۔۔۔ تم تو قیافہ شناسی کی دکان کھول لو ۔۔۔ یا پھر ایسا کرو کہ ہمارے ہاں کی پولیس میں بھرتی ہو جاؤ ۔۔۔ بس چوک پر بیٹھ جانا اور راہ سے گذرتے ہوئے جو آدمی بھی تمہارے قیافے کے تحت مجرم نظر آتے ، پکڑ کر اندر کر دینا۔ نہ تفتیش کی ضرورت ۔۔۔ نہ بھاگ دوڑ کی ۔۔۔ ایک ہی دن میں علاقے کے

سارے مجرم پکڑے جائیں گے" ——— عمران نے بڑے عقیدت بھرے انداز میں کہا۔

"تم خاموش رہو —— تم سے بعد میں بات کروں گا —— میں ان لوگوں سے بات کر رہا ہوں" ——— گینڈے نما شخص نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔ ویسے اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے غصے پر قابو پا رہا ہے۔

"نجانے تم کیا کہہ رہے ہو —— ہمارا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہ ہے —— اور نہ ہی ہمارا کوئی آدمی زخمی ہوا ہے" —— جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہو! — تو تم میری نرمی سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہو —— ٹھیک ہے نہ ہوگا —— میں ابھی تمہیں لاشوں میں تبدیل کر دیتا ہوں" گینڈے نما شخص نے کہا۔

"یار ب— جائز فائدہ تو اٹھانے دو —— آخر تم جیسے شخص کی نرمی ہے —— ہمارے ہاں کپاس کی ایک قسم کا نام نرما ہے —— تمہاری نرمی اس کپاس کی مادہ نظر آتی ہے —— اور مادہ سے جائز فائدے کے لئے مولوی اور گواہوں کی ضرورت پڑتی ہے —— کیا خیال ہے مہیا کر سکتے ہو" —— عمران نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھے جانتے ہو" —— ؟ گینڈے نما شخص نے چونک کر پوچھا۔

"اگر جانتا نہ تو اس طرح اطمینان سے کیوں تمہارے ان مچھروں کے ساتھ چلا آتا —— سارے راستے بھیں بھیں کر کے میرے کان کھا لئے ہیں انہوں نے" ——— عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! —— تو پھر تم نے اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر لئے ہیں" ——— گینڈے نما شخص نے ساتھ کھڑے نوجوان کے ہاتھ سے مشین گن لیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سخت اور سرد تھا اور آنکھوں سے سرد مہری ٹپکنے لگی تھی۔

"ماسٹر ڈراگن! —— یہ پاکیشیا ہے یورپ نہیں —— جہاں وائٹ شیڈو کی دہشت ہو —— یہاں آنے والے اپنی موت کے پروانے خود آ کر پیش کر دیتے ہیں —— ویسے کیا تم سنجیدگی سے بتا سکتے ہو کہ اس ملک میں تمہارا اسٹیشن کیا ہے" ——— عمران کے لہجے میں یکلخت سنجیدگی عود کر آئی تھی۔

"ہوں! — تو تم ضرورت سے زیادہ جانتے ہو —— ٹھیک ہے تم تو چھٹی کرو" ——— ماسٹر ڈراگن نے بڑے سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی تیزی سے مشین گن عمران کی طرف سیدھی کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا، ایک زوردار دھماکہ ہوا اور نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری بلکہ ماسٹر ڈراگن چیخ مار کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ پہلے دھماکے کے ساتھ ہی تین اور دھماکے ہوئے اور پھر تینوں مسلح نوجوان چیخیں مارتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

دوسرے لمحے عمران اس طرح کھسک کر رسیوں کے نیچے سے باہر نکل آیا جیسے چکنی مچھلی ہاتھ سے پھسل جاتی ہے۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور تھا۔ اس کے کوٹ کی جیب پر تین سوراخ نظر آ رہے تھے۔

عمران کے باہر نکلتے ہی نیچے گرا ہوا ماسٹر ڈراگن بجلی کی طرح تڑپ

کر اٹھا اور اس نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں عمران پر حملہ کر دیا۔ اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر دروازے میں داخل ہوتے ہوئے دو مسلح نوجوانوں پر جا گرا۔ عمران نے اُسے اس طرح اچھال دیا تھا جیسے کوئی بچہ گیند اچھالتا ہے۔

ماسٹر ڈراگن کو اچھال کر عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر ایک سائیڈ پر ہوا۔ کیونکہ نیچے گرے ہوئے ایک آدمی نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا تھا۔ اور اگر عمران سے ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو جاتا۔

عمران نے سائیڈ میں ہو کر ریوالور کا ٹریگر دبایا اور دروازے سے ایک زور دار چیخ سنائی دی اور نہ صرف مشین گن کی فائرنگ رک گئی بلکہ دوسرے لمحے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ عمران نے فوری پیچھے بھاگنے کی بجائے ایک اور فائر کیا تاکہ اگر یہ کوئی ٹریپ ہو تو اس کا پتہ چلایا جا سکے۔ کیونکہ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ ایک آدمی دروازے کے پاس رک گیا ہو جب کہ باقیوں نے بھاگنے کا تاثر دیا ہو۔ اس طرح عمران فائر کی زد میں آ سکتا تھا۔ لیکن دوسرے فائر کا رد عمل نہ ہوتے ہی عمران اچھل کر دروازے میں سے گذر کر راہداری میں جا گرا۔ لیکن وہاں صرف ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ مشین گن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔ باقی راہداری خالی تھی۔ عمران نے ریوالور جیب میں ڈالا اور جھک کر مُردہ آدمی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹی اور تیزی سے راہداری میں دوڑتا گیا۔ لیکن باہر برآمدے میں پہنچ کر وہ رک گیا۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا اور کمپاؤنڈ خالی پڑا ہوا تھا۔ ماسٹر ڈراگن اور اس کا ایک مسلح ساتھی فرار

ہو چکے تھے۔

عمران نے ایک نظر ادھر اُدھر دیکھا اور پھر تیزی سے واپس پلٹا۔ ابھی وہ راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس نے صفدر، جولیا اور نعمانی کو کمرے سے نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ وہ بھی عمران کی پیروی کرتے ہوئے پھسل کر رسیوں کی گرفت سے نکل آئے تھے۔

"تم لوگ پچھلی دیوار پھاند کر باہر پھیل جاؤ اور ان دونوں کو تلاش کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پھاٹک کی سائیڈوں میں ہمیں نشانہ بنانے کے لئے چھپے ہوتے ہوں" ——— عمران نے انہیں دیکھتے ہی کہا اور وہ تینوں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔

عمران نے ان کے جانے کے بعد راہداری اور کمرے میں پڑے مُردہ افراد کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ یہ چاروں افراد مقامی تھے۔ البتہ ان میں سے دو نے غیر ملکیوں کا میک اپ کر رکھا تھا۔ مقامی افراد بھی مقامی میک اپ میں تھے۔ لیکن یہ میک اپ بڑا معمولی سا تھا۔ صرف مصنوعی زخم اور مونچھیں وغیرہ لگائی گئی تھیں۔ عمران نے یہ میک اپ صاف کیا تو دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ وہ ان چاروں افراد کو جانتا تھا۔ یہ چاروں بالکل سطحی قسم کے غنڈے تھے۔ ان کا تعلق ریلیکس بار سے تھا۔ عمران انہیں کئی بار ریلیکس بار میں دیکھ چکا تھا۔

تلاشی کے دوران عمران کو ایک آدمی کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ مل گیا۔ اس کارڈ پر ایک فون نمبر لکھا ہوا تھا۔ عمران چند لمحے اس کارڈ کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کارڈ جیب میں ڈالا اور باہر آ گیا۔ اسی لمحے صفدر، جولیا اور نعمانی بھی کھلے ہوئے پھاٹک کے راستے

اندر داخل ہوتے۔

"وہ ارد گرد کہیں موجود نہیں ہیں" ۔۔۔ صفدر نے قریب آکر کہا۔

"اچھا! ۔۔۔ اتنا تیز بھاگتے ہیں وہ ۔۔۔ کمال ہے ۔۔۔ انہیں تو یہاں آنے کی بجائے اولمپک گیمز میں حصّہ لینا چاہیئے تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ماسٹر ڈراگن اور وائٹ شیڈو کا کیا چکر ہے ۔۔۔ تم نے انہیں کیسے پہچان لیا" ۔۔۔ جولیا نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"میں نے نہیں ۔۔۔ بلکہ کیپٹن شکیل انہیں پہچانتا ہے ۔۔۔ مجھے جب ایکسٹو نے کیپٹن شکیل پر حملے کی خبر دی اور کہا کہ میں جاکر موقع پر کام کروں تو میں موقع پر براہِ راست آنے کی بجائے پہلے جاکر کیپٹن شکیل سے ملا ۔۔۔ اس کا آپریشن کامیاب ہوا تھا اور وہ خطرے کی زد سے نکل آیا تھا ۔۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے ماسٹر ڈراگن کو ایک کار سے نکلتے ہوئے پہچان لیا ۔۔۔ پہلے کبھی ان کا ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ اس کے بعد میں یہاں پہنچا تو منکر اور نکیر بھی پہنچ گئے اور نتیجہ یہ کہ میں تمہارے پاس یہاں پہنچ گیا" ۔۔۔ عمران نے جولیا کا شک دور کرنے کے لئے پوری وضاحت کر دی۔

"ہونہہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی لمبا سلسلہ شروع ہو گیا ہے یہ تو اتفاق ہے کہ کیپٹن شکیل کی وجہ سے یہ ماسٹر ڈراگن سامنے آگیا ہے ورنہ شائد اتنی آسانی سے اس کا پتہ نہ چلتا" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور جواب میں عمران سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ذہنی طور پر بے حد الجھا ہوا تھا۔ کیونکہ جہاں تک اسے یاد تھا اس نے ماسٹر ڈراگن

کی فائل میں اس کے کردار کی یہ خصوصیت پڑھی تھی کہ وہ زیادہ بات کرنے کی بجائے فوری ایکشن کا قائل تھا۔ اور کیپٹن شکیل کے معاملے میں اس نے اس فطرت کا مظاہرہ کیا تھا کہ بغیر سوچے سمجھے بھرے بازار میں کیپٹن شکیل پر فائر کھول دیا۔ لیکن یہاں اس نے اپنی فطرت کے خلاف کام کیا تھا اور باقاعدہ مذاکرات کر رہا تھا اور عمران انہی مذاکرات کا اصل پس منظر جاننا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق ماسٹر ڈراگن نے یہ سب کچھ اپنی فطرت کے خلاف کیا تھا اور ماسٹر ڈراگن جیسے انسان اپنی فطرت پر اس وقت جبر کرتے ہیں جب انہیں کوئی لمبا فائدہ نظر آرہا ہو۔ اسی ادھیڑ بن میں وہ کار چلاتا ہوا سیدھا دانش منزل میں پہنچ گیا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ ابھی چند لمحے پہلے جولیا کا فون آیا تھا اس نے مجھے ساری تفصیلات بتا دی ہیں ۔۔۔ کیپٹن شکیل سے بھی میری بات ہو گئی ہے ۔۔۔ یہ ماسٹر ڈراگن اور وائٹ شیڈو تو انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ اس کا یہاں کیا مشن ہو سکتا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"یہ سب کچھ معلوم ہونے کے بعد تم نے کیا ہدایات دی ہیں ۔۔۔؟" عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ہدایات کیا دینی تھیں ۔۔۔ میں نے جولیا کو کہہ دیا ہے کہ وہ سب میک اپ کر کے ماسٹر ڈراگن کو شہر میں تلاش کریں ۔۔۔ ہوٹل چیک کریں اور اسی طرح کی دوسری جگہیں ۔۔۔ آخر وہ کہیں نہ کہیں تو رہے گا ہی سہی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک زیرو! —— یہ چکر اتنا سیدھا نہیں جتنا نظر آرہا ہے۔ اس پر مجھے تفصیل سے غور کرنا پڑے گا" —— عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔ اور پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

بلیک زیرو حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ اس نے عمران کو کبھی بھی اتنا سنجیدہ نہ دیکھا تھا۔

"لیس جولیا سپیکنگ" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" —— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر! —— میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق سب ممبرز کو کہہ دیا ہے کہ وہ میک اپ کر کے ماسٹر ڈراگن کو شہر میں تلاش کریں —— میں خود بھی میک اپ کر کے جا رہی تھی کہ آپ کا فون آگیا" —— جولیا نے جلدی سے تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

"جولیا! —— تم اپنے فلیٹ سے براہِ راست نکلنے کی بجائے پچھلے خفیہ راستے سے باہر نکلنا —— اور پھر سب سے پہلے اس بات کو چیک کرنا کہ تمہارے فلیٹ کی نگرانی تو نہیں ہو رہی —— اگر نگرانی ہو رہی ہو تو مجھے فوراً کال کرنا" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر جولیا کا جواب سُنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے ذہن میں آخر کیا ہے —— آپ مجھے نہیں بتائیں گے"۔؟ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابھی صرف اندازے ہیں بلیک زیرو! —— جہاں تک میرا خیال ہے ماسٹر ڈراگن دراصل تمہیں ٹریس کرنا چاہتا ہے" —— عمران نے

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے ٹریس کرنا چاہتا ہے یعنی ایکسٹو کو —— وہ کس لئے" —— بلیک زیرو نے حیرت بھرے انداز میں کہا

"کس لئے کا جواب تو بعد میں پتہ چلے گا —— تم نے اس کی فائل پڑھی ہے —— وہ فوری اقدامات کا قائل ہے اور کیپٹن شکیل کے ساتھ اس نے اسی فطرت کا مظاہرہ کیا ہے —— لیکن ہمارے ساتھ اس نے اپنی فطرت کے خلاف سلوک کیا ہے۔ وہ ممبرز کو اس بات پر اکسا رہا تھا کہ وہ تم سے بات کریں۔ اس سے میں کھٹک گیا —— اور پھر اس نے جس طرح ہمیں ٹریپ کیا —— اور وہ مجھے بھی جانتا تھا۔ حالانکہ وہ پہلے یہاں کبھی نہیں آیا —— میرے خیال میں وہ یہ جانتا تھا کہ کیپٹن شکیل ملٹری انٹیلی جنس کی بجائے اب سیکرٹ سروس سے متعلق ہے: چنانچہ کیپٹن کو دیکھتے ہی وہ تیزی سے حرکت میں آیا —— کیپٹن نے مجھے بتایا کہ وہ پہلے ہوٹل کی اوپر والی منزل میں گیا —— اس دوران کیپٹن نے مجھے فون کر کے اس کی اطلاع دینی چاہی۔ لیکن میں مطالعے میں مصروف تھا اس لئے میں نے اُسے ٹال دیا —— اس دوران ماسٹر ڈراگن ایک اور آدمی کے ساتھ اوپر سے نیچے اترا اور وہاں سے نکل کر اپنی کار میں آبیٹھا۔ اور جب کیپٹن شکیل اس کے پیچھے چلتا ہوا باہر آیا تو اس نے اُسے گولی مار دی —— لیکن گولی کیپٹن شکیل کے دل میں براہ راست نہ لگی بلکہ ذرا سی سائیڈ میں لگی —— ماسٹر ڈراگن جیسے آدمی کا نشانہ اتنا کمزور نہیں ہو سکتا کہ وہ اتنے قریب سے بھی صحیح نشانے پر گولی نہ مار سکتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ساری ایک سوچی سمجھی پلاننگ تھی۔ پھر

ماسٹر ڈراگن کے آدمیوں نے میرے سامنے اُسے بتایا کہ جب نعمانی نے کیپٹن شکیل کو اٹھا کر ہسپتال پہنچایا تو اس کی نہ صرف نگرانی کی گئی بلکہ اس کا آدمی بعد میں بھی ہسپتال کی نگرانی کرتا رہا ـــــ باقی افراد موقع پر موجود رہے ـــــ چنانچہ جیسے ہی صفدر، جولیا اور نعمانی وہاں پہنچے، انہیں اغوا کر لیا گیا ـــــ ادھر جب میں کیپٹن شکیل سے مل کر ہوٹل پہنچا تو مجھے بھی اس طرح ٹریپ کیا گیا جیسے وہ مجھے اچھی طرح پہچانتے ہوں ـــــ اس کے بعد ماسٹر ڈراگن نے ممبرز کو اس بات پر اکسانے کی کوشش کی کہ وہ کسی طرح تمہیں فون کرنے پر آمادہ ہو جائیں لیکن میری اچانک مداخلت کی وجہ سے صورت حال بدل گئی اور وہ فرار ہو گیا ـــــ لیکن جس انداز میں وہ فرار ہوا ہے یہ بھی میرے ذہن میں کھٹک رہا ہے ـــــ مرنے والے چاروں مقامی افراد تھے جن میں سے دو پر غیر ملکیوں کا میک اپ کیا گیا تھا ـــــ یہ چاروں سطحی قسم کے غنڈے تھے اور ان کا تعلق ریلیکس بار سے تھا ـــــ ان میں سے ایک کی جیب سے ایک کارڈ ملا ہے جس پر ریلیکس بار کا فون نمبر لکھا ہوا ہے۔

یہ سب کیا ہے ـــــ کیا ماسٹر ڈراگن ہمیں کسی وجہ سے خاص طور پر ریلیکس بار کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدگی سے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو ماسٹر ڈراگن کے ساتھ ساتھ آپ کی فطرت بھی تبدیل ہوتی نظر آ رہی ہے ـــــ آپ نے پہلے تو کبھی اتنی سنجیدگی سے ایسے معاملات کو نہیں لیا جس طرح آپ ماسٹر ڈراگن کو لے رہے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ میز

پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص آواز میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب! ـــــ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے ـــــ میرے فلیٹ کی نگرانی نہیں ہو رہی ـــــ کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ اب تم اپنا کام کر سکتی ہو۔ لیکن انتہائی ہوشیاری سے کام ہونا چاہیئے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کو کیسے خیال آیا کہ جولیا کے فلیٹ کی نگرانی ہو رہی ہو گی۔؟" بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ شائد ماسٹر ڈراگن اسی لئے فرار ہوا ہے کہ اب نگرانی کر کے وہ ممبروں کے ذریعے تم تک پہنچے گا ـــــ بہرحال دیکھو کیا ہوتا ہے ـــــ میں ریلیکس بار جا رہا ہوں۔ تم یہاں پوری طرح ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا مقصد دانش منزل پر حملہ کرنا ہو" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوتے ماسٹر ڈراگن نے چونک کر سر اٹھایا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فائل کھلی ہوئی تھی۔ وہ اس فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔

"کیا رپورٹ ہے ہیکر" ۔۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے سنجیدہ لہجے میں آنیوالے نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس! ۔۔ ہمارا ڈرامہ مکمل طور پر کامیاب رہا ہے ۔۔۔۔ ٹونی نے آپ کا رول بہترین انداز میں نبھایا ہے ۔۔۔۔ ہم نے اس عمران کا تعاقب کر کے ایک عجیب وغریب عمارت کا بھی پتہ چلا لیا ہے ۔۔۔ عمران وہاں سے میک اپ میں واپس نکلا ہے اور سیدھا ریلیکس بار گیا ہے۔ جب کہ وہ عورت جس کا نام جولیا ہے وہ ایکسٹو کی خاص ممبر ہے۔ کیونکہ ایکسٹو اسی کے ذریعے تمام ہدایات دیتا ہے اور ہم نے اس کی فون کالز ٹیپ کر لی ہیں ۔۔۔۔ اس طرح ہمیں پوری ٹیم کے ٹیلیفون نمبرز کا علم بھی

ہو گیا ہے اور ہم نے ان فون نمبرز کے ذریعے ان سب کے ٹھکانوں کا بھی پتہ چلا لیا ہے ۔۔۔۔ اس عمران کا میرے خیال میں ایکسٹو سے براہ راست تعلق نظر آتا ہے اور وہ عمارت یقیناً اسی ایکسٹو کا ہیڈ کوارٹر ہے ۔۔۔ اب ہمارے آدمی اس عمارت کی تفصیلات معلوم کر رہے ہیں ساری صورت حال سامنے آگئی ہے" ۔۔۔۔ ہیکر نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ریلیکس بار میں ٹریپ تیار ہے" ۔۔۔۔؟ ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس! ۔۔ پوری طرح تیار ہے ۔۔۔ عمران اس ٹریپ سے کسی صورت بھی نہ نکل سکے گا ۔۔۔ ابھی سیکرٹ سروس کے ان ممبروں کے بارے میں باقی تفصیلات معلوم کی جا رہی ہیں ۔۔۔ جیسے ہی یہ معلومات مکمل ہوئیں۔ ہمارے آدمی ان کی جگہ لے لیں گے اور پھر ہم بڑی آسانی سے ایکسٹو کے گرد گھیرا تنگ کر لیں گے" ۔۔۔ ہیکر نے جواب دیا۔

"گڈ! ۔۔ تمہارے اس تشکیل کو پہچان لینے کے بعد ساری کارروائی درست ہو گئی ہے ۔۔۔ ہمارا یہ مشن یقیناً کامیاب رہے گا" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے باس! ۔۔۔ جب ایکسٹو سمیت پوری سیکرٹ سروس ہی پاکیشیا کے خلاف کام کرے گی تو پھر مشن کو کامیاب ہونے سے کون روک سکے گا" ۔۔۔ ہیکر نے ہنستے ہوتے کہا اور ماسٹر ڈراگن نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"تم ان ممبرز کے متعلق تمام تفصیلات ملتے ہی تبدیلی کے لئے تیار ہو جانا۔

جلد از جلد یہ کام مکمل ہو جائے ۔۔۔ اس عمارت کی بھی مکمل نگرانی کی جائے" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"باس! ۔۔۔ میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے ۔۔۔ کیوں نہ ٹونی کو آپ کے روپ میں گرفتار کرا دیا جائے ۔۔۔ اس کے پاس اینٹی سکس ٹی ہو گا ۔۔۔ وہ لازماً اسے گرفتار کر کے اس عمارت کے اندر لے جائیں گے۔ اس طرح ہم عمارت کے اندرونی حصوں کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر لیں گے" ۔۔۔ ہیکر نے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے بشرطیکہ وہ اسے وہیں لے جائیں" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"وہ اسے اور کہاں لے جائیں گے ۔۔۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایکسٹو خود اس سے پوچھ گچھ کرے ۔۔۔ اگر ایسی صورت حال پیدا ہوئی تو ہمارے لئے اور بھی آسانی ہو جائے گی ۔۔۔ اینٹی سکس ٹی کی مدد سے اس ایکسٹو کو آسانی سے بے حس کر کے ٹونی اس کی جگہ لے سکتا ہے۔" ہیکر نے جواب دیا۔

"پہلے عمران کو ٹریپ ہونے دو ۔۔۔ تم نے خود ہی تو رپورٹ دی ہے کہ عمران اس عمارت میں گیا تھا ۔۔۔ اگر ایسا ہے تو ہم کسی کو بھی عمران کے میک اپ میں اس عمارت میں بھیج سکتے ہیں ۔۔۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس عمارت کا تعلق ایکسٹو سے نہ ہو۔ بلکہ عمران کا اڈہ ہو" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ۔۔۔ ہیکر نے جواب دیا۔

"تم عمران کے ٹریپ ہونے کی مجھے فوراً اطلاع دینا ۔۔۔ میں اس

سے خود ساری معلومات حاصل کر کے مشن کا آغاز کر دوں گا" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔ اور ہیکر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ماسٹر ڈراگن نے دوبارہ فائل پر نظریں جما دیں اور ہیکر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ماسٹر ڈراگن چند لمحے فائل دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اسے بند کر کے میز کی دراز میں ڈالا اور دراز سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس کی ناب گھما کر فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ اور پھر فریکوئنسی سیٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ چیف آف وائٹ شیڈو کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ وہ بار بار یہی فقرہ دوہراتا رہا۔

"یس ۔۔۔ ٹونی اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹونی! ۔۔۔ تمہاری کارکردگی بے حد مایوس کن رہی ہے ۔۔۔ تم نے چار آدمی ضائع کرا دیتے ہیں ۔۔۔ حالانکہ پروگرام ایک کا بھی نہ تھا۔ اوور" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس! ۔۔۔ میں نے کوشش کی تھی کہ انہیں سچویشن بدلنے کا پورا موقع دیا جائے ۔۔۔ لیکن ایک تو وہ دیر سے حرکت میں آئے۔ دوسرے یہ کہ اس نے لڑنے کی بجائے نجانے کہاں سے اچانک فائر کھول دیا اور پہلے ہی راؤنڈ میں تین افراد ختم ہو گئے ۔۔۔ چوتھا دروازے میں ٹوکن فائرنگ کرتا ہوا مارا گیا ۔۔۔ بس اچانک ہی ایسا چکر چل گیا۔ ورنہ ہمارا پروگرام تو یہی تھا کہ ان سے دست بدست لڑائی ہو گی اور پھر ہم فرار

ہو جائیں گے ——— اور اس کے بعد ان لوگوں کی نگرانی کریں گے۔ اوور"۔
ٹونی نے جواب دیا۔

"آئندہ محتاط رہنا —— یہ لوگ بے حد ہوشیار اور چالاک ہیں ——
ہمیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہوگا ——— بے حد محتاط۔ اوور" ——— ماسٹر
ڈراگن نے کہا۔

"بے فکر رہیں باس! —— ہم سے زیادہ ہوشیار نہیں ہیں یہ لوگ۔
میں نے انہیں دیکھ لیا ہے ——— صرف یہی عمران خطرناک آدمی ہے
باقی تو بالکل سیدھے اور حکم کے غلام ٹائپ کے لوگ ہیں۔ اوور" ——
ٹونی نے کہا۔

"ہیکر عمران کو ریلیکس بار میں ٹریپ کر رہا ہے —— جیسے ہی وہ
ٹریپ ہوا، ہم ایکشن میں آجائیں گے اس لئے مکمل طور پر تیار رہنا۔
اوور" ——— ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! —— ہم پوری طرح تیار ہیں۔ سیکرٹ سروس
کے سب افراد ہماری نظروں میں ہیں ——— اور ان سب کے متبادل
افراد بھی ہم نے منتخب کر لئے ہیں —— کوئی مسئلہ پیدا نہ ہوگا۔ اوور"
ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے! —— اوور اینڈ آل" ——— ماسٹر ڈراگن نے اس بار
مطمئن لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے میز کی دراز میں رکھا
اور پھر دراز بند کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

ابھی ماسٹر ڈراگن نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا ہی تھا کہ میز پر
رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ تیزی سے مڑا اور اس نے

رسیور اٹھا لیا۔

"یس ماسٹر سپیکنگ" ——— ماسٹر ڈراگن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیکر بول رہا ہوں ماسٹر! —— آپ فوراً پوائنٹ نمبر تھری پر پہنچ
جائیں" ——— دوسری طرف سے ہیکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا پلان مکمل ہو گیا ہے" ——— ؟ ماسٹر ڈراگن نے اشتیاق بھرے
لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں! —— آپ فوراً نمبر تھری پوائنٹ پر پہنچیں" ——— دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے! —— میں پہنچ رہا ہوں" ——— ماسٹر ڈراگن نے کہا اور پھر
اس نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے سے باہر
نکل آیا۔

ایک راہداری سے گھوم کر ماسٹر ڈراگن برآمدے میں پہنچا جہاں دو
مسلح افراد موجود تھے۔ سامنے پورٹیکو میں سفید رنگ کی کار موجود
تھی جس کے شیشے کلرڈ تھے اور ان شیشوں کے باہر سے اندر نہ دیکھا
جا سکتا تھا جب کہ اندر بیٹھے ہوئے آدمی باہر کا منظر صاف طور پر دیکھ
سکتے تھے۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے باہر نکل کر سڑکوں پر
دوڑتی ہوئی گلشن جھیل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پوائنٹ نمبر تھری
گلشن جھیل سے ملحقہ آبادی گلشن آباد کی ایک کوٹھی تھی۔

تھوڑی دیر بعد کار جھیل کی سائیڈ سے گذر کر گلشن آباد میں داخل
ہو گئی۔ یہ نو تعمیر علاقہ تھا جہاں بڑی بڑی اور وسیع و عریض کوٹھیاں

تھیں۔

ماسٹر ڈراگن نے ایک سرخ رنگ کی عظیم الشان کوٹھی کے پھاٹک پر جا کر کار روکی اور پھر مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھل گیا اور ماسٹر ڈراگن کار اندر لیتا گیا۔ وسیع و عریض برآمدے میں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں اور چار مسلح افراد ستونوں کی سائیڈ میں کھڑے تھے۔

ماسٹر ڈراگن کار روک کر نیچے اترا اور چاروں مسلح افراد نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سیلوٹ کیا۔

"ہیکر کہاں ہے" ——— ؟ ماسٹر ڈراگن نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"تہہ خانے والی راہداری میں باس" ——— ایک مسلح نوجوان نے کہا اور ماسٹر ڈراگن سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران نے کار ریلیکس بار کے مین گیٹ سے ذرا ہٹ کر سائیڈ میں کھڑی کی۔ وہاں پہلے ہی چار کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار روک کر دروازہ کھولنے سے پہلے ادھر ادھر کا جائزہ لیا اور کسی مشکوک آدمی کو وہاں نہ پا کر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اور سیدھا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

ریلیکس بار کا مالک ریلیکس عمران کا پرانا جاننے والا تھا۔ وہ چونکہ ہاتھ پیر بچا کر کام کرنے کا عادی تھا اور پھر اس کی فیلڈ معمولی غنڈہ گردی ہوتی تھی۔ اس لئے عمران کو کبھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی۔ اور پھر ریلیکس بعض اوقات زیرزمین دنیا کے بارے میں اسے معلومات مہیا کرتا رہتا تھا اس لئے عمران کا اس سے اچھا خاصا یارانہ تھا۔ لیکن موجودہ کیس میں جس طرح ریلیکس بار کے افراد سامنے آئے تھے اس سے عمران پوری طرح محتاط رہنا چاہتا تھا۔ مین گیٹ کراس

کر کے عمران ہال میں داخل ہوا تو کاؤنٹر پر کھڑا ہوا جانی اُسے دیکھ کر حسب عادت چونک پڑا۔ جانی دبلا پتلا سا نوجوان تھا جسے مارشل آرٹ سیکھنے کا جنون تھا۔ لیکن بے چارہ اپنی جسامت کی وجہ سے ہر بار مار کھا جاتا تھا۔ البتہ وہ ہاتھ پیر اچھے چلا لیتا تھا۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو جانی !۔۔۔ سنا ہے کہ تم نے آجکل کوئی نیا داؤ سیکھا ہے کوئی افریقی داؤ" ۔۔۔۔ عمران نے اس کے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کہاں عمران صاحب !۔۔۔ ہمیں کون داؤ سکھاتا ہے۔ جس کے پاس داؤ سیکھنے جاتا ہوں ۔۔۔ وہ یہی کہتا ہے کہ پہلے جان بناؤ ۔۔۔ ہم چڑی ماروں کو مارشل آرٹ نہیں سکھاتے ۔۔۔۔ اور میری جان اللہ میاں نے ایسی بنا دی ہے کہ بجائے مزید بننے کے پہلے سے بھی بگڑتی جا رہی ہے" ۔۔۔ جانی نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔ کسی روز تمہیں ایسے حکیم کے پاس لے جاؤں گا جو جان بنانے کے اکسیری نسخے رکھتا ہے ۔۔۔۔ ایک ہی نسخے میں تم چڑیا سے ہاتھی بن جاؤ گے ۔۔۔ تمہارا باس کہاں ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ نیچے تہہ خانے میں ہیں ۔۔۔ انہیں کال کروں" ۔۔۔ جانی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ۔۔۔ میں نے راستہ دیکھا ہوا ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جانی نے بھی سر ہلا دیا۔ عمران قدم بڑھاتا ہوا دائیں طرف جاتی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے

اختتام پر سیڑھیاں نیچے تہہ خانے کو جاتی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔

عمران نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔

ہال نما تہہ خانے میں جوئے کی میزیں بچھی ہوئی تھیں۔ لیکن اس وقت ساری میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف کیبن بنا ہوا تھا جس میں دودھیا رنگ کے شیشے لگے ہوئے تھے۔ دروازہ کھولنے والا ریکیس کا خاص آدمی تھا۔ اس نے عمران کو باقاعدہ سلام کیا اور باس کی کیبن میں موجودگی کا اشارہ کیا۔ عمران لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کیبن کی طرف بڑھتا گیا۔ کیبن کا دروازہ اندر سے بند تو نہ تھا لیکن عمران نے پھر بھی ہاتھ اٹھا کر اس پر دستک دی۔

"کون ہے" ۔۔۔؟ اندر سے ایک غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے ہی میز کے پیچھے کرسی پر ادھیڑ عمر ریکیس بیٹھا ہوا تھا۔

"اب تمہاری آواز میں وہ پہلے جیسی غراہٹ نہیں رہی ۔۔۔ اب تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بلی گوشت کو دیکھ غرا رہی ہو۔ حالانکہ پہلے تمہاری غراہٹ شیر جیسی تھی" ۔۔۔۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

"جب اصل شیر آ جائے ۔۔۔ تو ہم جیسے شیر بلی ہی بننے میں عافیت سمجھتے ہیں" ۔۔۔ ریکیس نے استقبالیہ انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"اصل شیر — ارے باپ رے — کہاں ہے" —؟ عمران نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں پیچھے مڑ کر دیکھا اور ریلیکس قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا تو تمہارا مطلب شیر قہقہہ سے تھا — میں خوامخواہ ڈر گیا" — عمران نے کہا اور میز کے سامنے موجود کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔

"آج کافی عرصے بعد ادھر آنا ہوا ہے" — ریلیکس نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"سنا ہے کہ بلیوں کو پر لگنے لگ گئے ہیں — میں نے سوچا کہ جا کر پوچھ آؤں کہ کتنے چوہے شکار کئے ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب — میں سمجھا نہیں — کیسے پر" — ریلیکس نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے آدمی اب بین الاقوامی سطح کے مجرموں کے ساتھ کام کرنے لگے ہیں — اور بین الاقوامی سطح بڑی کھردری ہوتی ہے۔ اس پر چلنے والوں کے پیر اکثر زخمی ہو جاتے ہیں اور وہ بے چارے ساری عمر کے لئے چلنے سے معذور ہو جاتے ہیں" — عمران نے منہ بناتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

"جو سمجھدار ہوتا ہے وہ چلنے سے پہلے مضبوط جوتوں کا بھی انتظام کر لیتا ہے — لیکن میرے آدمیوں والی بات غلط ہے — اچھا پہلے بتاؤ کہ کیا چلے گا" — ریلیکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو جوتے چلیں گے — تمہارے چلیں یا میرے —"

"دیکھو ریلیکس — صورت حال بے حد خراب ہے — تمہاری بار کے چار آدمی اب تک ہلاک ہو چکے ہیں اور وہ چاروں تمہارے خاص آدمی تھے — تمہاری مرضی کے بغیر وہ حرکت میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ کھل جاؤ۔ ورنہ —" عمران نے یکدم انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو اپنے کسی آدمی کی ہلاکت کا علم نہیں ہے — بہر حال تم کہہ رہے ہو تو درست کہہ رہے ہو گے — باقی رہی کھلنے والی بات تو سچی بات یہ ہے کہ مجھے تفصیلات کا علم نہیں ہے — البتہ کل مجھے جانی نے بتایا تھا کہ میرے چار پانچ آدمی مشکوک لوگوں کے ساتھ دیکھے گئے ہیں۔ کچھ غیر ملکی تھے — چنانچہ میں نے جانی کو ان کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کہا ہے — اور اب تم نے آ کر بتایا ہے کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں" — ریلیکس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ تم سے بالا بالا ہی غیر ملکیوں کے ساتھ کام کر رہے ہیں — سنو ریلیکس! — تم نے آج تک صرف میرا ایک ہی رُخ دیکھا ہے۔ اس لئے مجھے ان بچوں والی باتوں سے بہلانے کی کوشش نہ کرو" — عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے تمہیں مجھ پر یقین نہیں آ سکتا — میں جانی کو بلاتا ہوں۔ وہ ساری صورت حال تمہیں تفصیل سے بتا دے گا" — ریلیکس نے کہا اور اس نے میز کے کنارے لگا ہوا گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی آدمی جس نے سیڑھیوں کا دروازہ کھولا تھا، اندر آیا۔

"یس باس" ___ اس نے مؤدبانہ انداز میں ریلکیس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جانی کو بلا لاؤ ___ اسے کہنا کہ کاؤنٹر پر راجر کو بٹھا کر آئے" ___ ریلکیس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن حرکت میں آئی اور عمران جو ریلکیس کی طرف منہ کئے بیٹھا تھا کے سر پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑی۔ یہ حملہ اس قدر اچانک تھا کہ عمران مار کھا گیا۔ پہلی ضرب ہی اتنی قوت سے پڑی تھی کہ عمران کا سر بے اختیار ضرب کھا کر میز کے ساتھ لگا۔ اسی لمحے اس کے سر پر دوسرا دھماکہ ہوا اور عمران کے ذہن میں ایک لمحے کے لئے رنگ برنگے ستارے ناچے اور پھر اندھیرا چھا گیا۔

پھر اچانک اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اس کا سر درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا سر پھوڑے کی طرح پک رہا ہو۔ وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں لوہے کی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر صرف ایک زیرجامہ تھا۔ باقی کپڑے غائب تھے۔ اور کرسی پر لوہے کے فولادی راڈ اس طرح موجود تھے کہ وہ اپنے جسم کو ذرا سی بھی حرکت نہ دے سکتا تھا ہال بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔

عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ شاید زندگی میں پہلی بار اس سے بے احتیاطی ہوئی تھی۔ حالانکہ جب ریلکیس نے بجائے براہ راست جانی کو فون کر کے بات کرنے کے آدمی کو بلایا تھا تو عمران ذہنی طور پر

کھٹکا تھا۔ لیکن اس کے ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ ریلکیس اس حد تک بھی جا سکتا ہے۔ بہرحال اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ریلکیس کو اس اعتماد شکنی کی ایسی عبرتناک سزا دے گا کہ اس کی ہڈیاں صدیوں تک قبر میں پڑی کرکراتی رہیں گی۔

اسی لمحے سامنے کا دروازہ کھلا اور پھر ماسٹر ڈراگن کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ نوجوان دروازے کے پاس ہی رک گیا۔ جب کہ ماسٹر ڈراگن تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا عمران کی کرسی کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ وہ یوں غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ پہلی بار اُسے دیکھ رہا ہو۔

اسی لمحے عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ اس نے پہلے والے ماسٹر ڈراگن اور سامنے کھڑے ہوتے ماسٹر ڈراگن میں ایک واضح فرق محسوس کر لیا تھا۔ یہ ماسٹر ڈراگن دائیں پیر پر زور دے کر چلتا تھا جب کہ پہلے والے میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔

ماسٹر ڈراگن کو اندر آتے دیکھ کر عمران کے ذہن میں بھی کھٹک پیدا ہوئی تھی اور پھر اس کے ذہن میں جب یہ پوائنٹ واضح ہوا تو اس نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ اس کے ذہن میں موجود ماسٹر ڈراگن کے بارے میں الجھن اس پوائنٹ کے واضح ہو جانے پر قدرے دور ہو گئی تھی۔

"ہونہہ! ___ تو تم سمجھتے تھے کہ تم مجھ سے بچ کر نکل جاؤ گے" ___ ماسٹر ڈراگن نے قریب آتے ہی غرا کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت

سے عمران کے گال پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔ اور چٹاخ کی زوردار آواز سے
کمرہ گونج اٹھا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ ماسٹر ڈراگن بہادر اور دلیر آدمی ہے۔ لیکن
تم تو کمینگی کی حد تک بزدل ہو ـــ جو ایک بندھے ہوئے آدمی کو تھپڑ
مار رہے ہو ـــ اتنی غیرت تو عورتوں میں بھی ہوتی ہے کہ وہ بھی ایسی
حرکت نہیں کرتیں" ـــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا" ـــ ماسٹر
ڈراگن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران پر تھپڑوں اور
مکوں کی بارش کر دی۔

عمران خاموش رہا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے لیکن اس کے
منہ سے کوئی کراہ تک نہ نکلی تھی۔

"اسے گولیوں سے اڑا دو" ـــ ماسٹر ڈراگن نے یکلخت پیچھے ہٹتے
ہوئے چیخ کر کہا۔

"بالکل اڑا دو ـــ لیکن تمہاری ساری سکیم دھری کی دھری رہ جائے
گی ماسٹر ڈراگن" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سکیم ـــ کیسی سکیم" ـــ ماسٹر ڈراگن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہی سکیم ـــ جس کے لئے تم اپنی بجائے دوسرے ماسٹر ڈراگن
کو سامنے لاتے تھے" ـــ عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ! ـــ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی عیار اور ہوشیار آدمی
ہو" ـــ ماسٹر ڈراگن نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے
چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا تھا۔

"ایک بات بتا دوں ماسٹر ڈراگن! ـــ کہ تم اور تمہاری وائٹ شیڈو کا
پاکیشیا میں انجام عبرتناک ہو گا۔ اس بات کو لکھ لو ـــ اور تم نے مجھ پر
جتنے بھی تھپڑ اور مکے برسائے ہیں ـــ ان سب کا حساب مع سود کے
وصول کروں گا ـــ یہ میرا فیصلہ ہے اور عمران کے فیصلے کو دنیا کی کوئی
طاقت نہیں بدل سکتی" ـــ عمران کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"تمہاری یہ جرات ـــ کہ تم مجھے اور وائٹ شیڈو کو دھمکیاں دو ـــ
مرنے سے پہلے یاد رکھنا کہ میرا نام ماسٹر ڈراگن ہے اور جو میں چاہتا ہوں
وہی ہوتا ہے ـــ تمہارا چیف ایکسٹو اور تمہاری سیکرٹ سروس میری نظر
میں مچھروں سے بھی کم حیثیت رکھتی ہے" ـــ ماسٹر ڈراگن نے بھی
جواب میں غراتے ہوئے کہا۔

"یہی دعویٰ نمرود نے بھی کیا تھا ـــ اور پھر اسی حقیر مچھر کی وجہ
سے اس کے سر پر جوتے پڑتے ہوئے اس کی موت واقع ہوئی تھی۔
تمہارے گنجے سر پر بھی اتنے جوتے پڑیں گے کہ کمپیوٹر بھی گنتی نہ کر سکے
گا" ـــ عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! ـــ تو تمہیں اپنی سیکرٹ سروس پر بڑا گھمنڈ ہے۔ ٹھیک
ہے ـــ پہلے تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری سیکرٹ سروس کو جوتے
مار کر ہلاک کروں گا ـــ اس کے بعد تمہارا ایک ایک ریشہ میں اپنے
ہاتھوں سے علیحدہ کروں گا" ـــ ماسٹر ڈراگن نے غصے کی شدت
سے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہاری تو حیثیت ہی کچھ نہیں ماسٹر ڈراگن ـــ تم سے بھی بڑے
بڑے جغادری یہی حسرت لئے قبروں میں دفن ہو چکے ہیں" ـــ عمران

نے جواب دیا۔

"ہیکر" ——— ماسٹر ڈراگن یکلخت چیختا ہوا پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان کی طرف پلٹا۔

"یس باس" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹولی کو آرڈر کر دو کہ آپریشن شروع کر دے ——— سیکرٹ سروس کے ممبروں کو یہاں قید کیا جائے اور ان کی جگہ آدمی حرکت میں آجائیں اس کے بعد ایکسٹو سے نمٹا جاتے ——— اور پھر اسے بھی یہاں لا کر ان سب کو گولی مارنے کی بجائے چھریوں سے ذبح کر دیا جائے ——— ان کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے" ——— ماسٹر ڈراگن نے زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر! ——— حکم کی تعمیل ہوگی" ——— ہیکر نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور سنو! ——— تب تک اس کی کڑی نگرانی کی جائے ——— اگر یہ پہلے مر گیا یا فرار ہو گیا تو میں تم سب کو گولی مار دونگا ——— میں دیکھتا ہوں کہ یہاں کی سیکرٹ سروس میں کتنا دم خم ہے" ——— ماسٹر ڈراگن نے کہا اور پھر پیر پٹختا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ہیکر نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور ان دونوں کے جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا۔

عمران چند لمحے تو خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا ذہن انتہائی تیزی سے صورت حال کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر سکیم والی بات کر کے اور ماسٹر ڈراگن کو غصہ دلا کر سچوئیشن کو اپنے حق میں بدل لیا تھا۔ ورنہ وہ ماسٹر ڈراگن کی فطرت کو جانتا تھا کہ وہ بات کرنے سے زیادہ

گولی چلانے کا عادی ہے۔ اور عمران کو جس طرح اس لوہے کے راڈز والی کرسی میں جکڑا گیا تھا اس کے لئے فوری طور پر حرکت کرنا بھی ممکن نہ رہا تھا۔ ایسی صورت میں اگر وہ سچوئیشن کو نہ بدلتا تو یقیناً مشین گن کی گولیوں کا شکار ہو جاتا۔

اور دوسری بات یہ کہ اس نے ماسٹر ڈراگن کو شدید غصہ دلا کر اصل سکیم کے خدوخال کسی حد تک واضح کرا لئے تھے۔ اب جو صورت حال اس کے سامنے آرہی تھی اس سے نظر آتا تھا کہ ماسٹر ڈراگن کا فوری ہدف سیکرٹ سروس ہے۔ اور اب نقلی ماسٹر ڈراگن کے سامنے آنے اور پھر فرار ہو جانے ——— عمران کو ریلیکس بار کی طرف متوجہ کرنے اور وہاں سے اسے اغوا کر کے یہاں لے آنے کی وجوہات اس کی سمجھ میں آرہی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز وائٹ شیڈو کی نظروں میں آچکے ہیں اور ان سب کے اغوا ——— اور پھر ایکسٹو پر ہاتھ ڈال کر انہیں یہاں لے آکر ہلاک کرنے کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ وائٹ شیڈو ان کی جگہ لینا چاہتی ہے۔ کیونکہ ماسٹر ڈراگن غصے کی حالت میں کہہ گیا ہے کہ سیکرٹ سروس کے ممبرز کی جگہ ان کے اپنے آدمی حرکت میں آجائیں ——— اور بعد میں ایکسٹو سے نمٹا جاتے۔ اس بات سے ساری سکیم واضح ہو گئی تھی کہ ماسٹر ڈراگن سیکرٹ سروس پر قبضہ کر کے اس کی جگہ لینا چاہتا تھا ——— اور ظاہر ہے کہ ایسا وہ کسی خوفناک مقصد کے لئے کر رہا ہے۔ ورنہ عام حالات میں تو مسئلہ صرف ہلاکت تک ہی رہتا ہے۔ اور یہ عمران جانتا تھا کہ نقلی سیکرٹ سروس کیا گل کھلا سکتی ہے ——— ان سب باتوں کے سامنے آنے کے

بعد اب عمران کا یہاں سے فوری طور پر فرار ہونا لازمی ہوگیا تھا۔ چنانچہ اس نے فرار کی ترکیب سوچنے پر ذہن لڑانا شروع کر دیا۔ اس قسم کی کرسیوں کی ساخت سے وہ اچھی طرح واقف تھا۔ کہ اس کے راڈز کا آپریٹنگ سسٹم کرسی کے پچھلے پائے کی سائیڈ میں موجود ہوتا ہے۔ لیکن کرسی کی چوڑائی اتنی تھی کہ وہ اپنا پیر کسی صورت میں بھی موڑ کر اس کے پچھلے پائے تک نہ لے جا سکتا تھا۔ اور راڈز اتنے تنگ تھے کہ اس کے لئے جسم کو حرکت دینا ناممکن محسوس ہو رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے عمران ہمت ہارنا جانتا ہی نہ تھا۔

وہ چند لمحے غور کرتا رہا۔ اور پھر اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آگیا۔ اور اس خیال کے آتے ہی اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس کے دونوں بازو کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر جکڑے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو مخصوص انداز میں حرکت دینا شروع کر دی۔ وہ بائیں ہاتھ کی مٹھی پھیلاتا اور پھر اُسے کھول دیتا۔ اس طرح دو تین بار کرنے سے بائیں کلائی میں موجود گھڑی ذرا سی کھسک کر آگے آگئی۔ عمران اسی طرح مٹھی بند کرتا اور کھولتا رہا۔ اور گھڑی بار بار کی اعصابی حرکت کی وجہ سے آہستہ آہستہ کھسکتی ہوئی آگے ہوتی گئی۔ جب وہ کلائی اور ہاتھ کے جوڑ پر پہنچ گئی تو عمران نے اپنی انگلیاں نیچے کی طرف موڑیں اور ہاتھ کو جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ مخصوص انداز میں دیئے گئے جھٹکوں کی وجہ سے اس کے ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ باہر کو نکل آئے اور پھر اس نے بلیڈ کو رلیسٹ واچ کے چمڑے کے پٹے پر جھٹکے سے گھسانا شروع کر دیا۔ تیز بلیڈ نے دس بارہ کوششوں کے

بعد پسینے میں ڈوبے ہوئے پٹے کو کافی حد تک کاٹ دیا۔ اس کے بعد عمران نے ہاتھ کو زوردار جھٹکا دیا تو باقی پٹہ بھی کٹ گیا اور گھڑی کھل کر نیچے گرنے لگی۔ لیکن عمران کی انگلیوں نے بجلی کی سی تیزی سے گھڑی کو تھام لیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ اگر گھڑی اس کی انگلیوں کی پکڑ میں آنے کی بجائے نیچے فرش پر گر پڑتی تو پھر سارا منصوبہ ہی ختم ہو جاتا۔

گھڑی کو اچھی طرح پکڑ کر عمران نے انگلیوں کی مدد سے اس کے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبا کر چھوڑا تو ونڈ بٹن کسی ایریل کی طرح باہر کو نکل آیا۔ عمران نے گھڑی کو اور جھٹکے دیئے تو ایریل لمبا ہوتا گیا۔ یہ ایریل باریک لیکن مضبوط تار پر مشتمل تھا۔

جب ایریل اس حد تک باہر آگیا کہ عمران اُسے کرسی کے پچھلے پائے تک پہنچا سکتا تھا تو عمران نے ایریل کے سرے پر موجود ونڈ بٹن کو کرسی کے پچھلے پائے سے ٹکرانا شروع کر دیا۔ چونکہ کرسی پر بیٹھے ہوئے اُسے پچھلا پایا نظر نہ آرہا تھا اس لئے وہ ایسا اندازے سے کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ونڈ بٹن پائے کے ساتھ لگے ہوئے آپریٹنگ ٹک میں پھنس گیا اور عمران نے اطمینان کی طویل سانس لیتے ہوئے ہتھیلی کو ممکنہ حد تک اونچا کر کے مخصوص انداز میں اپنے ہاتھ کو باہر کی طرف کھینچا تو کھٹاک کی آواز پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی کرسی سے منسلک سارے راڈز کھل کر کرسی میں غائب ہو گئے اور عمران آزاد ہو گیا۔ وہ جلدی سے اٹھا اس نے ایریل کو علیحدہ کیا اور پھر اُسے تیزی سے واپس گھڑی کے اندر ڈال کر ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبا کر بند کر دیا۔ اور گھڑی کو ہاتھ میں لئے

وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ دروازے کا لاک آٹومیٹک تھا
عمران نے ایک بار پھر گھڑی کے ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں گھما کر دبایا
تو ایک سائیڈ سے پتلی سی تار باہر نکل آئی۔
عمران نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر تار کو لاک ہول میں ڈال کر دائیں بائیں
گھمانا شروع کر دیا۔ وہ ہینڈل پر آہستہ آہستہ دباؤ بھی ڈال رہا تھا۔ چند
لمحوں بعد تار لیور میں پھنس گئی۔ اور کھٹاک کی آواز سے ہینڈل نیچے ہو گیا۔
اور ہینڈل نیچے ہونے کا مطلب یہی تھا کہ آٹومیٹک لاک کھل چکا ہے
عمران نے ونڈ بٹن کو دوبارہ گھما کر تار واپس گھڑی کے کیس میں
غائب کی اور گھڑی کو جیب میں ڈال کر اس نے ہینڈل دبا کر دروازے
کو آہستہ سے کھول دیا۔ باہر ایک پتلی سی راہداری تھی جس کے اختتام
پر سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر
دروازہ تھا جو بند تھا۔
عمران تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا اور اس نے دروازے
کے پاس رک کر اس کے ساتھ کان لگا دیئے۔ اس نے دور سے چند
افراد کی باتوں کی آوازیں سنی تھیں عمران نے دروازے کے ہینڈل کو
آہستہ سے دبایا تو دروازہ کھل گیا وہ لاک نہ تھا۔ عمران نے تھوڑا سا
دروازہ کھولا تو سامنے ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر برآمدہ
نظر آ رہا تھا۔ آدمیوں کے بولنے کی آوازیں اسی برآمدے سے آ رہی
تھیں۔ وہ شاید محافظ تھے جو عمران کو لاک کمرے میں راڈز والی کرسی
میں جکڑا ہوا سمجھ کر مطمئن کھڑے تھے۔
عمران دروازہ کھول کر دبے پاؤں راہداری میں آیا اور پھر دیوار

کے ساتھ ساتھ کھسکتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ انتہائی محتاط انداز
میں آگے بڑھ رہا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ برآمدے کے قریب پہنچ گیا۔
اب آوازیں واضح اور قریب سے سنائی دے رہی تھیں۔ بولنے والی
چار آوازیں تھیں۔
عمران نے آہستہ سے سر باہر نکالا تو اس نے دیکھا کہ مشین گنوں سے
مسلح چار افراد برآمدے میں کرسیاں ڈالے بڑے مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے
گپیں مار رہے تھے۔ مشین گنیں انہوں نے سائیڈ میں دیوار کے ساتھ
ٹکا کر رکھی ہوئی تھیں۔
عمران چند لمحے وہاں رکا رہا اور صورت حال کا جائزہ لیتا رہا۔ برآمدے
کا ایک چوڑا سا ستون اس کے عین سامنے تھا۔ اور پھر وہ یکلخت پنجوں
کے بل دوڑا اور بجلی کی سی تیزی سے برآمدہ کراس کر کے سامنے والے
ستون کی آڑ میں رک گیا۔
"ارے یہ آواز کیسی تھی" ــــ وہ چاروں ہی بری طرح چونکے کیونکہ
بہرحال عمران کے دوڑنے کی آواز تو ان کے کانوں تک پہنچ ہی گئی تھی۔
"کوئی بلی وغیرہ ہوگی" ــــ ان میں سے ایک نے کہا۔
"نہیں ب ــــ میں نے کوئی سایہ سا دیکھا ہے" ــــ ایک نے تیز
لہجے میں کہا اور مشین گن اٹھا کر وہ بجلی کی سی تیزی سے برآمدے کی طرف
بڑھا۔ جب کہ دوسروں نے اس کی پیروی کی۔ عمران جلدی سے مڑ کر
ستون کی دوسری سمت ہو گیا۔
"ارے یہ دروازہ کیوں کھلا ہوا ہے" ــــ ان میں سے ایک
نے چیخ کر کہا اور وہ تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا۔ باقی بھی اس کے

پیچھے گئے۔

وہ چاروں جیسے ہی برآمدے میں غائب ہوئے، عمران تیزی سے مڑا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس طرف گلی ہے۔ دیوار زیادہ بلند نہ تھی عمران نے ایک زوردار جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ دیوار کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف گلی میں کود گیا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا کوٹھی کے فرنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی وہ سڑک پر پہنچا وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ اس نے ایک لمبی سی ویگن کو اسی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے رکتے ہوئے دیکھا۔ ویگن کے پچھلے شیشے کلرڈ تھے۔ صرف ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا غیر ملکی اسے نظر آ رہا تھا۔ ویگن سے مخصوص انداز میں ہارن دیئے جا رہے تھے۔

عمران وہیں رکا رہا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ویگن اندر داخل ہو گئی۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا واپس مڑا اور پھر دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا کوٹھی کی عقبی سمت میں آ گیا۔ اس طرف بھی پتلی سی گلی تھی۔ عمران ایک لمحے کے لئے وہاں رکا۔ گلی سنسان تھی۔ دوسرے لمحے عمران نے جمپ لگایا اور تیزی سے اچھل کر دیوار پر چڑھا اور اندر کود گیا۔ اس طرف پائیں باغ تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ موجود باڑ کے پیچھے دبک گیا۔ وہ اپنے اندر کودنے سے پیدا ہونے والے دھماکے کا ردعمل دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب چند لمحوں تک کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو وہ تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کی سائیڈ میں آیا اور پھر کھلی سائیڈ کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا فرنٹ کی

سائیڈ پر رک گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ---- چیف باس تو ہمیں گولیوں سے چھلنی کر دے گا ---- اسے ڈھونڈو ---- وہ یقیناً کوٹھی میں ہی چھپا ہوا ہو گا" ---- ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

عمران نے ذرا سا جھک کر دیکھا تو ویگن برآمدے کے سامنے کھڑی تھی اور ڈرائیونگ سیٹ پر موجود غیر ملکی کے ساتھ چاروں مسلح افراد کھڑے تھے۔ اور غیر ملکی چیخ چیخ کر بات کر رہا تھا۔

"مسٹر ہومز! ---- ہم نے کوٹھی کا پائیں باغ دیکھ لیا ہے ---- اب ہم باہر جا رہے تھے کہ آپ آ گئے" ---- ایک مسلح آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ وہ دیوار کود کر نکل گیا ---- یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ---- اچھا تم ویگن میں موجود افراد کو اندر تہہ خانے میں پہنچاؤ ---- میں ہیکر سے بات کرتا ہوں" ---- غیر ملکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا برآمدے میں چلا گیا۔ ان چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر مشین گنوں کو برآمدے کے کنارے رکھ کر وہ ویگن کے پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان میں سے ایک نے ویگن کا پچھلا دروازہ کھولا اور پھر وہ چاروں اوپر چڑھ کر ویگن کے اندر داخل ہو گئے

اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک مشین گن اٹھالی اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے میں سے ہو کر راہداری میں داخل ہوا۔ راہداری میں اس نے ایک کمرے کا دروازہ دیکھا

تھا۔ جو اُس وقت بند تھا۔ لیکن اب وہ کھلا ہوا تھا۔

عمران ایک لمحے کے لئے دروازے کی سائیڈ میں رکا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اندر موجود غیر ملکی دروازے کی طرف پشت کر کے کسی ٹرانسمیٹر پر جھکا ہوا تھا۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کیا۔ کیونکہ برآمدے سے آتی ہوئی قدموں کی آواز اُسے سنائی دینے لگی تھی۔

دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے ہی غیر ملکی چونک کر پلٹا۔ لیکن اسی لمحے عمران نے اس پر جمپ لگایا اور پھر اس کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر اور دوسرا اس کے جسم کے گرد جم گیا اور عمران اُسے ایک ہاتھ سے گھسیٹتا ہوا دروازے کی سائیڈ پر لے آیا۔ مشین گن اس کے اس ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی جو اس نے اس کے جسم کے گرد ڈالا ہوا تھا۔

غیر ملکی نے جدوجہد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن عمران کی گرفت اور زیادہ سخت ہو گئی۔ اسی لمحے قدموں کی آوازیں دروازے کے سامنے سے گذر کر آگے بڑھ گئیں۔ جب اُسے آوازیں سیڑھیاں اترتی سنائی دیں تو عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن چھوڑ دی اور وہ نیچے بچھے ہوئے قالین پر دھماکے سے گری۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ یہ ہلکا سا دھماکہ سیڑھیاں اترتے ہوئے افراد کے کانوں تک نہ پہنچے گا۔

مشین گن نیچے گراتے ہی عمران نے ہاتھ اونچا کر کے اس کے بازو کے پیچھے سے گھما کر گردن پر جمایا اور اس کے ساتھ ہی غیر ملکی کے منہ پر رکھے ہوئے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور غیر ملکی کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے اٹھا کر

نیچے قالین پر پھینک دیا۔ وہ بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ عمران نے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اُسے طویل عرصے کے لئے بیہوش کر دیا تھا۔ قدموں کی آوازیں اب اُسے دوبارہ سیڑھیوں پر سے آتی سنائی دینے لگی تھیں۔

عمران نے قالین پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے وہ دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آیا۔ چاروں افراد سیڑھیوں کے دروازے سے نکل کر برآمدے میں پہنچ چکے تھے۔ عمران کو اچانک سامنے دیکھ کر وہ یکلخت ٹھٹھکے اور ان کے ہاتھ بے اختیار سائیڈ ہولسٹروں میں موجود ریوالوروں کی طرف بڑھے۔ لیکن اسی لمحے عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں بری طرح چیختے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ مشین گن کے برسٹ نے ان کے جسم چھلنی کر دیئے تھے۔ عمران صرف ایک لمحے کے لئے وہاں رکا۔ تاکہ ان چاروں کی طرف سے تسلی ہو جائے۔ پھر وہ تیزی سے نیچے سیڑھیوں کی طرف دوڑا۔ اسی ہال نما کمرے میں جہاں لوہے کی کرسی پر اُسے قید کیا گیا تھا۔ فرش پر جولیا۔ صفدر۔ نعمانی اور چوہان بیہوش پڑے ہوئے تھے۔

عمران نے بڑی پھرتی سے آگے بڑھ کر صفدر کا منہ اور ناک اپنے دونوں ہاتھوں سے بند کیا۔ اور چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت شروع ہو گئی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا لئے اور دوسرے لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"صفدر! ___ جلدی سے اٹھ کھڑے ہو جاؤ۔ ہم دشمن کے قبضے میں ہیں" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر کے ذہن پر چھائی

ہوئی غنودگی عمران کی تیز آواز سنتے ہی یکلخت دور ہو گئی اور وہ ایک جھٹکے سے پہلے اٹھ بیٹھا اور پھر عمران کو سامنے کھڑے دیکھ کر بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ ـــــ اور جلدی سے اوپر راہداری سے ہو کر باہر آؤ ـــــ جلدی کرو" ـــــ عمران کا لہجہ اسی طرح تیز تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر راہداری والے کمرے میں آگیا۔ وہاں وہ غیر ملکی ابھی تک بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کمرے کی ایک سائیڈ میں ٹیلیفون تھا۔ عمران تیزی سے ٹیلیفون کی طرف بڑھا اور اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے بلیک زیرو کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جوزف آیا ہے یہاں" ـــــ عمران نے اپنے اصل لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب! ـــــ کیا جوزف نے یہاں آنا تھا ـــــ یہاں تو نہیں آیا وہ" ـــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو اس بار اپنی اصل آواز میں بولا اور عمران نے طویل سانس لیا۔ اس نے جان بوجھ کر جوزف کی بات کی تھی تاکہ اس بات کا اندازہ لگا سکے کہ کہیں ایکسٹو کے روپ میں ماسٹر ڈراگن تو نہیں پہنچ گیا۔

"رانا ہاؤس کا ٹیلیفون نمبر تمہیں یاد ہے ـــــ ذرا جلدی سے بتاؤ میرا ذہن اس وقت کام نہیں کر رہا" ـــــ عمران نے مزید تسلی کرنے کے لئے کہا۔

"رانا ہاؤس کا نمبر ـــــ اوہ عمران صاحب! ـــــ آپ کو کیا ہو گیا ہے کیا خدانخواستہ آپ کا ذہن ـــــ" بلیک زیرو نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے آہستہ بولو ـــــ نمبر نہیں بتایا ـــــ جلدی بتاؤ۔ میرے پاس وقت نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں رانا ہاؤس کا نمبر دوہرا دیا۔

"شکر ہے تم اصلی بلیک زیرو ہو ـــــ وائٹ زیرو نہیں بن گئے"۔ عمران نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

"آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے" ـــــ؟ بلیک زیرو نے بھنچی بھنچی آواز میں پوچھا۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا ـــــ مجھے خطرہ تھا کہ تمہیں کچھ نہ ہو گیا ہو۔ کیونکہ پوری سیکرٹ سروس اس وقت میرے پاس بیہوش پڑی ہوئی ہے۔ ابھی میں نے صفدر کو زبردستی ہوش دلایا ہے تاکہ وہ باقی ممبرز کو بھی ہوش میں لے آتے ـــــ اور تم ہوشیار ہو جاؤ" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ماسٹر ڈراگن کی سکیم کے متعلق اسے بتایا۔

"اوہ نقلی ممبرز! ـــــ اوہ آپ نے اچھا کیا مجھے ہوشیار کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ ان کے پاس میرا فون نمبر نہیں ہے ـــــ وہ شاید میرے فون کے انتظار میں ہوں گے ـــــ ورنہ اب تک وہ مجھ سے رابطہ قائم کر لیتے" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً ان سب کو باری باری فون کرو اور انہیں پوائنٹ نمبر تھرٹین کا پتہ بتا کر وہاں اکٹھا ہونے کا حکم دو ـــــ اور ساتھ ہی یہ

بھی کہہ دینا کہ ایک انتہائی ضروری میٹنگ کے لئے خود وہیں آرہا ہوں
لیکن تم نے کسی صورت میں بھی دانش منزل سے باہر نہیں جانا۔ تمہاری
جگہ میں خود بہ دکھاوے کے لئے پہنچ جاؤں گا" ــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــ میں سمجھ گیا ــ پوائنٹ تقرتین ان کے لئے
سخت چوہے دان ثابت ہو گا" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں یہاں سے سب ساتھیوں کو لے کر وہیں پہنچ رہا ہوں" ــ
عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ کمرے میں موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں
کی مخصوص آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

عمران رسیور رکھ کر مڑا ہی تھا کہ اسے باہر راہداری میں قدموں کی
آوازیں سنائی دیں۔ صفدر ساتھیوں کو ہوش میں لا کر اوپر آرہا تھا عمران
نے جلدی سے دروازہ کھولا۔

"تم سب اب خاموش رہنا ــ میں ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہوں" ــ
عمران نے دروازہ کھول کر تیز لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس
ٹرانسمیٹر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ــ ہیلو ہیکر کالنگ ہومز۔ اوور" ــ دوسری طرف سے
ہیکر کی آواز سنائی دی۔

"یس ــ ہومز سپیکنگ۔ اوور" ــــ عمران کا لہجہ بالکل غیر ملکی کے
مطابق تھا جو اس کے پاس ہی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے ــ خاص طور پر اس عمران کی جو
پہلے ہی وہاں موجود ہے۔ اوور" ــ ہیکر کا لہجہ یکلخت تحکمانہ ہو گیا۔

"قیدی بیہوش پڑے ہیں ــ اور وہ پہلے والا قیدی بدستور کرسی

میں جکڑا ہوا ہے ــ ہم ان کی کڑی نگرانی کر رہے ہیں ــ وہ
پہلے والا قیدی بے حد بولتا ہے باس ــ بہت بکواس کرتا ہے۔
اوور" ــــ عمران نے جان بوجھ کر آخری فقروں کا اضافہ کرتے
ہوئے کہا۔

"اس کی عادت ہی ایسی ہے ــ ان سب کی مکمل اور بیحد کڑی
نگرانی ہونی چاہیئے ــــ یہ سب انتہائی خطرناک لوگ ہیں ــ خاص
طور پر عمران ــ تم اس کی باتیں سنی ان سنی کر دو ــ ابھی ہم بڑے
شکار میں مصروف ہیں ــــ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ماسٹر
سمیت ہم یہاں آئیں گے ــ تب تک تم ہر لحاظ سے ہوشیار رہنا۔
اوور" ــــ ہیکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اوور" ــــ عمران نے کہا۔

"اوکے ! ــ اوور اینڈ آل" ــ دوسری طرف سے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف
کر دیا۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے عمران صاحب" ــــ ٹرانسمیٹر کا رابطہ ختم
ہوتے ہی صفدر نے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کا اغوا" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ــ صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا نے بھی چونکتے ہوئے
پوچھا۔

"تمہارے باقی ساتھی باہر ویگن میں بیہوش پڑے ہیں اور تمہاری
جگہ ایک مجرم تنظیم کے آدمی لے چکے ہیں ــ اور اب وہ تمہارے

چیف کا گھیراؤ کرنے میں مصروف ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے میں موجود سب ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔

"کک ــ کک ــ کیا مطلب ــ یہ کیسے ممکن ہے" ــ؟ جولیا نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس دور میں سب کچھ ممکن ہے مس جولیا نافٹز واٹر ــــ صرف میری شادی ہی ممکن نہیں" ــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ ! ــ تم ہر وقت یہی راگنی الاپنا شروع کر دیتے ہو۔ صحیح صحیح بتاؤ کہ اصل صورت حال کیا ہے" ــــ؟ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ ناممکن کو ممکن کر دوگی ــــ تو پھر بتا دیتا ہوں" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب، پلیز ! ــ جو کچھ آپ نے بتایا ہے اگر یہ صحیح ہے تو پھر صورت حال انتہائی سنگین ہے ــــ برائے کرم ! مذاق کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھیئے" ــــ صفدر نے کہا۔ اس کا لہجہ بھی خاصا درشت ہو گیا تھا۔

"وہ وقت بتا دو ــ باقی اٹھا کر رکھنا میرا کام ہے ــــ فی الحال تم باہر جا کر ویگن میں موجود اپنے ساتھیوں کو تو ہوش میں لاؤ ــــ میں ذرا اس مرد مجاہد سے دو دو ہاتھ کر لوں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر تیزی سے باہر برآمدے کی طرف لپکا۔ نعمانی اور چوہان

بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ البتہ جولیا وہیں کھڑی رہی۔

"کیا تم صحیح کہہ رہے ہو ــــ اگر ایسا ہے تو پھر چیف سخت خطرے میں ہوگا ــــ یہاں ٹیلیفون ہے۔ میں اس سے بات کرتی ہوں" ــ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم اس کی فکر چھوڑو جولیا ! ــــ وہ اپنے ممبروں کی طرح اتنا آسان شکار نہیں ہے کہ جب چاہا اور جس نے چاہا شکار کر لیا" ــــ عمران کا لہجہ بھی ناخوشگوار تھا۔

"اوہ ! ــ تم ہم پر طنز کر رہے ہو ــ تمہیں اصل صورت حال کا علم نہیں ــ چیف کے حکم پر میں نے سب کو ریلیکس بار کے نچلے تہہ خانے میں جمع کیا ــ چیف نے کہا تھا کہ تمام ممبرز کو لے کر وہاں پہنچ جاؤں ــــ وہاں ریلیکس بار کا مالک مسٹر ریلیکس موجود ہوگا۔ عمران کی جان شدید خطرے میں ہے ــــ وہاں میں تمہیں مزید احکامات دوں گا ــــ چنانچہ میں نے تمام ممبرز کو اکٹھا کیا اور ہم ریلیکس بار کے تہہ خانے میں پہنچ گئے ــــ ریلیکس وہاں موجود تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ بھی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ــ لیکن جب ہمارا آخری ممبر بھی وہاں پہنچ گیا تو اچانک دھماکے ہوئے اور کسی نے ہال میں بیہوشی کے زود اثر گیس بم پھینک دیئے ــــ یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ ہم حرکت بھی نہ کر سکے ــــ اور اس کے بعد ہماری آنکھ یہاں کھلی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ کوئی مجرم تنظیم ہماری جگہ لے چکی ہے" ــــ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہو ــ اور تمہیں اتنا عرصہ ہو گیا

ہے سیکرٹ سروس میں کام کرتے ہو تے ——— تم اب تک اپنے چیف کے اصلی اور نقلی لہجے میں فرق ہی پہچان نہیں سکتی ——— بہر حال! تم فکر نہ کرو ——— میں نے ایکسٹو سے بات کر لی ہے اور اب نقلی ممبروں کے لئے چوہے دان تیار ہو رہا ہے ——— البتہ میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ نقلی جولیا کو کچھ نہ کہنا ——— چلو اصلی نہ سہی نقلی ہی سہی ——— شائد وہی تیار ہو جائے" ——— عمران آخر میں مطلب کی بات کرنے سے باز نہ آیا۔

"اچھا تو یہ ارادے ہیں ——— میں اس کا منہ نہ نوچ لونگی" ——— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ——— میں پلاسٹک سرجری کرا دونگا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن جولیا اس کی بات سنتے ہی ایک جھٹکے سے مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے سے باہر نکل گئی۔

"پہلے اس کافی دیر سے روٹھے سیاں کو منا لوں ——— پھر تمہاری باری آئے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فرش پر بیہوش پڑے ہوئے غیر ملکی پر جھک گیا۔ اسے ہوش میں لانے کے لئے اس نے وہی ——— نسخہ آزمایا اور ناک اور منہ بند ہو جانے کے چند لمحوں بعد ہی غیر ملکی کی آنکھیں کھل گئیں۔

اس کے ہوش میں آتے ہی عمران نے مشین گن اٹھا لی اور اس کی نال غیر ملکی کے سینے پر جما دی۔ ظاہر ہے اس کی انگلیاں ٹریگر پر ہی تھیں۔

"حرکت نہ کرنا ——— ورنہ ٹریگر حرکت میں آجائے گا" ——— عمران نے

غراتے ہوئے کہا اور غیر ملکی یکلخت اس قدر بے حس و حرکت ہو گیا کہ شائد بیہوشی میں بھی اس قدر بے حس و حرکت نہ رہا ہوگا۔

"تت ——— تت ——— تم عمران ہو" ——— ؟ غیر ملکی نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ——— اور مجھے معلوم ہے کہ تم ہومز ہو ——— اور میں نے ابھی تمہاری جگہ تمہارے باس ہیکر سے بات کر لی ہے ——— اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو صرف اتنا بتا دو کہ ہیکر اور ماسٹر ڈراگن کا اصل اڈہ کہاں ہے" ——— عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے یکلخت اس کی ٹانگ پر ضرب لگی اور عمران بے اختیار اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی خود بخود ٹریگر پر دب گئی اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں ہومز کی پسلیوں میں گھستی چلی گئیں۔

ہومز نے یکلخت عمران کی ٹانگوں پر اپنی لات کی ضرب لگا کر مشین گن کی نال کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر سائیڈ میں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن عمران کے اچانک اچھلنے کی وجہ سے ٹریگر دب گیا۔ البتہ مشین گن کا رخ ذرا بدل گیا تھا۔ اس لئے گولیاں سینے میں لگنے کی بجائے پہلو میں گھس گئی تھیں۔ ہومز نے اپنی طرف سے عمران کو بے بس کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ عقلمندی کا مظاہرہ نہ کر سکا تھا۔ کیونکہ اسے اس داؤ کو آزماتے ہوئے اتنا تو سوچنا چاہیئے تھا کہ عمران کی انگلی ٹریگر پر موجود ہے اور اچانک اچھلنے سے ٹریگر کا دب جانا لازمی بات ہے۔

"اسے کہتے ہیں خودکشی" ——— عمران نے سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ مشین گن اٹھائے باہر آ گیا۔ جب وہ برآمدے میں پہنچا تو

سب ممبر ویگن سے باہر آ رہے تھے۔

سب ہوش میں آ چکے تھے۔ صفدر، نعمانی اور چوہان نے باری باری ان سب کو ہوش دلایا تھا۔

"اندر سے فائرنگ کی آواز آئی تھی" ـــــ عمران کے قریب پہنچنے پر صفدر نے پوچھا۔

"ہاں! ـــ وہ محترم ہومز صاحب خودکشی فرما رہے تھے" ـــ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"عمران صاحب! ـــ صفدر بتا رہا ہے کہ سیکرٹ سروس کے خلاف لمبی گیم کھیلی گئی ہے" ـــ تنویر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــ گیم تو لمبی کھیلی گئی ہے ـــ لیکن میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اس لئے میں نے اسے شارٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اب میری باتیں غور سے سن لو! ـــ ابھی میری چیف سے بات ہوئی ہے ـــ چیف نے تمام نقلی ممبرز کو پوائنٹ مقر میں ـــ یعنی دار ہاؤس میں اکٹھا ہونے کا حکم دے دیا ہے ـــ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا ہے کہ وہ ضروری میٹنگ کے لئے خود وہاں پہنچ رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ مجرم تنظیم ایکسٹو کو شکار کرنے کے لئے وہاں اپنی پوری طاقت جھونک دے گی ـــ اور یہ شکار ہونے والا میں خود ہوں گا۔ تاکہ کم از کم اس نقلی جولیا کی زیارت تو کر لوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم سنجیدگی سے بات کرتے کرتے پھر پٹڑی سے اتر جاتے ہو۔" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم میں سے جولیا۔ صفدر اور نعمانی یہاں رہیں گے ـــ یہاں ی اسلحہ موجود ہے ـــ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے کچھ لوگ نکل جانے ں کامیاب ہو جائیں تو شائد وہ یہاں پہنچیں ـــ تم تینوں یہاں نے والوں کو کور کر دو گے ـــ جس قسم کے حالات ہوں، اسی قسم کی رروائی کرنے کی تمہیں اجازت ہوگی ـــ باقی ممبرز بکھر کر دار ہاؤس پہنچیں گے اور خفیہ راستوں سے مرکزی ہال کے گرد موجود رہیں گے۔ ر ہاؤس سے انہیں اسلحہ مل جائے گا ـــ یہ میری کال کے منتظر ہیں گے ـــ سمجھ گئے" ـــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ نقلی ممبرز دار ہاؤس کیسے پہنچیں گے ـــ وہاں کا پتہ ہیں کیسے معلوم ہوگا" ـــ جولیا نے پوچھا۔

" وہاں تک ان کو پہنچانا ایکسٹو کی ذمہ داری ہے ـــ میری نہیں۔ ب چل پڑو۔ تاکہ کام جلد از جلد نمٹایا جا سکے" ـــ عمران نے کہا اور پھر ری سے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا۔ صفدر اور نعمانی کے علاوہ ی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

وار ہاؤس شہر کے انتہائی شمالی علاقے میں ایک خاصی
قلعہ نما عمارت تھی۔ اور بظاہر یہ عمارت ہر وقت بند پڑی رہتی
اور باہر سے خاصی قدیم لگتی تھی۔ لیکن اندر سے اسے جدید انداز
بنایا گیا تھا۔ اور یہ عمارت حال ہی میں عمران نے حکومت سے حاصل
تھی۔ اس سے پہلے یہ عمارت محکمہ آثار قدیمہ کے تحت تھی۔ کیونکہ
کسی قدیم شہزادے کی رہائش گاہ تھی۔ عمران نے ہی اس کا کوڈ نام
پوائنٹ تھری نمبر اور وار ہاؤس رکھا ہوا تھا۔ یہ انتہائی پیچیدہ قسم کی عما
تھی اور اس میں بے شمار عجیب و غریب اور قدیم طرز کے تہہ خ
اور خفیہ راستے تھے۔

اس عمارت کے حاصل کرنے کا مقصد عمران کی نظر میں یہ
اگر کسی بڑے مجرم کو لمبے عرصہ کے لئے قید کرنا پڑے تو اُسے ا
عمارت میں رکھا جائے۔ کیونکہ دانش منزل میں کسی مجرم کا طویل

ب ٹھہرنا وہ پسند نہیں کرتا تھا۔ وار ہاؤس کے گرد دُور دُور تک خاصی
بادی تھی جو پرانے محلوں پر مشتمل تھی۔

وار ہاؤس کے مرکزی ہال میں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی ایک
یل میز کی سائیڈوں میں رکھی ہوئی کرسیوں پر پاکیشیا سیکرٹ سروس
ے ممبران بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن یہ سارے ممبر نقلی تھے۔ ایک
ی کرسی البتہ ایکسٹو کے خالی تھی۔

"خاصی شاندار عمارت ہے" ---- ایک نے جو کہ صفدر کے میک اَپ
ں تھا ہال کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! --- لیکن کیا ایکسٹو بھی ہماری طرح بڑے پھاٹک کے
استے آئے گا --- یا پھر یہاں کوئی خفیہ راستہ ہے" ---- دوسرے
ے جو کہ نعمانی کے میک اَپ میں تھا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ کسی بھی راستے سے آتے --- ماسٹر نے ہر طرف جال پھیلا رکھا
ے --- اور تمہیں تو پتہ ہے کہ ماسٹر کے ہاتھ سے زندہ انسان تو ایک
ف، روحیں بھی نہیں نکل سکتیں" ---- پہلے نے جواب دیتے
تے کہا۔

"ماسٹر کی منصوبہ بندی بے حد کامیاب رہی ہے --- سُنا ہے کہ
ج تک ایکسٹو کو کسی نے نہیں دیکھا --- لیکن آج اُس کی رُونمائی
ی ہو جائے گی" ---- ایک اور نے جو تنویر کے میک اَپ میں تھا
ستے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک کمرے
ں ٹوں ٹوں کی آوازیں گونج اٹھیں اور صفدر کے میک اَپ میں موجود

آدمی نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانس
نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اسی ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھیں اس
جلدی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو ۔۔ ہیکر کالنگ۔ اوور" ۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک
ہوئی آواز سنائی دی۔

" یس باس ! ۔۔ میکی سپیکنگ۔ اوور" ۔۔ ٹرانسمیٹر والے
جواب دیا۔ باقی ممبرز خاموش بیٹھے ہوتے تھے۔

" ایک سیاہ رنگ کی بڑی بند گاڑی عمارت کے پھاٹک میں د
ہوئی ہے ۔۔ گاڑی پر ایکسٹو کی پلیٹ موجود ہے ۔۔ اس
یقیناً ایکسٹو ہوگا۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اوور" ۔۔ دوسری طرف
ہیکر کی آواز سنائی دی۔

" یس باس ! ۔۔ ہم ہوشیار ہیں۔ اوور" ۔۔ میکی نے جواب
ہوتے کہا۔

" اس کے ہال میں داخل ہو جانے کے بعد میں اور ماسٹر اور د
افراد عمارت میں داخل ہوں گے ۔۔ اس لئے جب تک ہم
داخل نہ ہوں ۔۔ تم نے اسے کسی صورت میں بھی یہ تاثر نہیں د
تم نقلی ہو ۔۔ یہ بے حد ضروری ہے ۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔
نے کہا اور میکی نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور اسے
سے جیب میں ڈال لیا۔ اور وہ سب مستعد اور چوکنے ہو کر بیٹھ گ
تھوڑی دیر بعد شمالی دیوار میں موجود ایک چھوٹا سا دروازہ کھ
اس میں سے سیاہ سوٹ میں ملبوس ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس

چہرے اور سر پر سیاہ نقاب پوری طرح اوڑھا ہوا تھا۔ آنکھوں پر گہرے
سیاہ شیشے نقاب کے ساتھ منسلک تھے۔

اسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے کہ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف
ایکسٹو ہے۔ وہ سب بے اختیار اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے
ہو گئے تھے۔

" بیٹھو" ۔۔ ایکسٹو نے بھاری آواز میں کہا اور پھر خود اس نے خالی
پڑی ہوئی اونچی نشست کی کرسی سنبھال لی۔ وہ بڑے غور سے ایک
ایک کا چہرہ دیکھتا رہا۔

" تمہیں یہاں آنے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی ۔۔ میری ہدایت
کے مطابق تم نے تعاقب کا خیال رکھا ہوگا" ۔۔ ایکسٹو نے بھاری اور
مخصوص آواز میں پوچھا۔

" بالکل باس ! ۔۔ ہم نے ہر لحاظ سے خیال رکھا ہے" ۔۔ پاس
بیٹھی ہوئی نقلی جولیا نے جواب دیا اور ایکسٹو مڑ کر غور سے جولیا کو دیکھنے
لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ نقلی جولیا کو گھبراہٹ سی محسوس ہونے لگی۔ یوں
لگتا تھا جیسے اُسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

" سنو ! ۔۔ اس میٹنگ کا ایک خاص مقصد ہے ۔۔ یورپ کی
بدنام زمانہ مجرم تنظیم وائٹ شیڈو ہمارے ملک میں کسی پراسرار مشن پر
پہنچ گئی ہے ۔۔ اس کا چیف ماسٹر ڈراگن بے حد خطرناک انسان
ہے ۔۔ اس نے کیپٹن شکیل کو بھرے بازار میں گولی مار دی ہے اور
اس کی حالت ابھی تک خطرے سے باہر نہیں ہے ۔۔ لیکن اس
نے ماسٹر ڈراگن کے متعلق بتا دیا ۔۔ اس کے بعد عمران اور تم میں سے

کچھ کو وہ لوگ اغوا کر کے لے گئے ــــ جہاں عمران کی وجہ سے سچوئیشن بدل گئی اور ان کے چار آدمی مارے گئے ــــ البتہ ماسٹر ڈراگن اور ایک آدمی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ــــ اس کے بعد باوجود کوشش کے ان کا پتہ نہیں چلایا جا سکا اور عمران بھی غائب ہے اس کی طرف سے بھی ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی ــــ اور عمران کی اچانک گمشدگی بتا رہی ہے کہ صورت حال بے حد سنگین ہے ــــ اس لئے میں نے اس خصوصی عمارت میں یہ خاص میٹنگ بلائی ہے تاکہ ہم وائٹ شیڈو کے خلاف کوئی متفقہ لائحہ عمل طے کر سکیں" ــــ ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس! ــــ اس وائٹ شیڈو کا مشن کیا ہو سکتا ہے" ــــ نقلی صفدر نے پوچھا۔

"یہ تو ماسٹر ڈراگن کے سامنے آنے پر ہی پتہ چلے گا ــــ فی الحال تو کچھ نہیں کہا جا سکتا ــــ البتہ اتنا ضرور ہے کہ کوئی بے حد خطرناک مشن ہی ہو سکتا ہے" ــــ ایکسٹو نے جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی ایکسٹو سے کوئی اور بات کرتا، وہی دروازہ جس میں سے ایکسٹو داخل ہوا تھا ایک دھماکے سے کھلا اور دروازے میں سے ماسٹر ڈراگن اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"میں خود مشن کی تفصیلات بتانے آ گیا ہوں جناب ایکسٹو صاحب" ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کک ــ کک ــ کیا مطلب ــ تم یہاں کیسے پہنچ گئے" ــــ؟ ایکسٹو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ماسٹر ڈراگن کو یہاں آنے سے کون روک سکتا ہے ــــ اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ جنہیں تم اپنے ممبرز سمجھ رہے ہو ــــ یہ تمہارے ممبرز نہیں ہیں ــ بلکہ وائٹ شیڈو کے ممبرز ہیں ــــ اور وہ تمہارا احمق عمران بھی میری قید میں ہیں۔ اس لئے ریوالور وغیرہ نکالنے کی کوشش نہ کرنا ــ یہاں تمہارا کوئی حمایتی نہیں ہے" ــــ ماسٹر ڈراگن نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ــ صفدر ــ تنویر" ــــ ایکسٹو نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سوری ایکسٹو صاحب! ــــ اصل صفدر اور تنویر کی تو ہڈیاں بھی زمین میں گل سڑ چکی ہوں گی" ــــ ایک ممبر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے قہقہہ لگا کر کہا۔

اسی لمحے کمرے کا بڑا دروازہ کھلا اور چار مسلح غیر ملکی اندر داخل ہوئے اور ایکسٹو جو اب اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے شکاریوں کے نرغے میں پھنسا ہوا ہرن دیکھتا ہے۔

ماسٹر ڈراگن تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایکسٹو کی پشت سے مشین گن کی نال لگا دی۔ سارے ممبرز بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سب نے ریوالور نکال لئے۔

"اس کی تلاشی لو لوسی" ــــ ماسٹر ڈراگن نے کرخت لہجے میں نقلی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور نقلی جولیا نے بڑے ماہرانہ انداز میں ایکسٹو کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ایکسٹو خاموش کھڑا تھا۔

"اس کے پاس کچھ نہیں ہے باس" ــــ نقلی جولیا نے پیچھے

ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تم اپنا نقاب اتار دو ___ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ایکسٹو کون ہے ___ جس نے پوری دنیا میں کھلبلی مچائی ہوئی ہے" ___ ماسٹر ڈراگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو ___ یہ سوچ لو کہ ایکسٹو اس قدر بے بس نہیں ہے جس قدر تم نے اسے سمجھ رکھا ہے" ___ ایکسٹو نے بڑے سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا۔

"تم نے پاکیشیا کی نئی سیکرٹ سروس دیکھ لی ہے ___ اس طرح نیا ایکسٹو بھی میدان میں آجائے گا ___ ہیکر کا قد و قامت بالکل تمہارے جیسا ہے ___ وہ بڑی آسانی سے یہ رول نبھا لے گا۔ اس کے بعد تم بخوبی ___ سمجھ سکتے ہو کہ ہیکر ایکسٹو کے رول میں ___ اور یہ سب لوگ سیکرٹ سروس کے رول میں کیا کچھ نہیں کر سکتے ___ کسی کو شک تک نہ گذرے گا اور ہم وہ کچھ حاصل کر لیں گے جس کا شاید کوئی اور تصور بھی نہ کر سکے" ___ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"تم کیا حاصل کرنا چاہتے ہو ___ میں تمہیں ویسے ہی دے دیتا ہوں۔ اگر تم مجھے بے نقاب نہ کرنے کا وعدہ کرو" ___ ایکسٹو نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"کیا تم ہمیں اے۔ ون فائل دے سکتے ہو" ___ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"اے۔ ون فائل! ___ اوہ! یہ ناممکن ہے" ___ ایکسٹو نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو یہ سارا کھیل رچایا گیا ہے ___ مجھے معلوم ہے کہ صرف

ایکسٹو اور سیکرٹ سروس ہی اے۔ ون فائل تک پہنچ سکتی ہے ___ تم خود سوچو ___ جب ایکسٹو خفیہ ایٹمک لیبارٹری کی مکمل تفصیلات پر مبنی اے۔ ون فائل حکومت سے طلب کرے گا تو اس پر کون شک کرے گا" ___ ماسٹر ڈراگن نے کھل کر طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ ضروری نہیں ہے کہ حکومت اس قدر ٹاپ سیکرٹ فائل ایکسٹو کے حوالے کر دے" ___ ایکسٹو نے کہا۔

"تم اس بات کی فکر مت کرو ___ میں نے سب معلوم کر لیا ہے۔ ایک بار ہمارا ایکسٹو ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے پھر دیکھنا کیا ہوتا ہے ___ یہ فائل تو بہرحال ہم نے حاصل کرنی ہی ہے ___ اس کے علاوہ بھی بطور بونس ہم بہت کچھ ساتھ لے جائیں گے ___ یہ پاکیشیا کے لئے اتنا بڑا دھچکا ہوگا کہ وہ خواب میں بھی وائٹ شیڈو سے ڈرتا رہے گا ___ بہرحال باتیں بہت ہو چکی ہیں۔ اب تم اپنا نقاب اتار دو" ___ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"آخر تم میرے نقاب اتارنے پر اتنے بضد کیوں ہو" ___؟ ایکسٹو نے کہا۔

"زیادہ باتیں مت کرو ___ حکم کی تعمیل کرو۔ ورنہ ___" ماسٹر ڈراگن نے چیختے ہوئے کہا۔

"ارے اتنے غصے کی ضرورت نہیں ماسٹر ڈراگن! ___ یہ لو۔ میں نقاب اتار دیتا ہوں ___ لیکن شاید مجھے دیکھ کر تمہیں وہ خوشی نصیب نہ ہو ___ جس کی تم توقع کئے ہوئے ہو" ___ ایکسٹو نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے ہاتھ اونچا کر کے اپنے چہرے پر سے نقاب ایک
جھٹکے سے کھینچ لیا۔

"تک۔ تک۔ کیا مطلب" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن اور سامنے
دروازے میں کھڑا ہوا ہیکر بُری طرح اچھل پڑے کیونکہ ان کے سامنے
وہی علی عمران کھڑا تھا جسے وہ اپنے اڈے کے تہہ خانے میں لوہے کی
کرسی پر جکڑا ہوا چھوڑ کر آئے تھے۔

"مطلب یہ ماسٹر ڈراگن! ۔۔۔ کہ تم نے ایکسٹو کو شاید اپنی طرح احمق
سمجھ رکھا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن اسی لمحے ماسٹر ڈراگن نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے ٹرچ
کی آواز سُن کر وہ یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"فضول ہے ماسٹر ڈراگن! ۔۔۔ یہاں دشمنوں کا اسلحہ جام ہو جاتا
ہے" ۔۔۔ عمران نے یکلخت اچھل کر ماسٹر ڈراگن پر حملہ کیا اور پھر اُسے
گھسیٹتا ہوا وہ دیوار کے ساتھ لے گیا۔

اسی لمحے ہیکر، اس کے ساتھیوں اور تمام نقلی ممبرز نے فائر کھول دیا۔
لیکن کمرہ ٹرچ ٹرچ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

"خبردار! ۔۔۔ اگر کسی نے حرکت کی" ۔۔۔ اُسی لمحے چیختی ہوئی
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دیواروں میں خفیہ دروازے کھل
گئے اور سیکرٹ سروس کے ممبران مشین گنیں لئے ہال میں پھیلتے چلے گئے۔

عمران نے ماسٹر ڈراگن کو دھکا دے کر آگے کی طرف اچھال دیا
اس نے اس دوران ماسٹر ڈراگن کے دونوں بازوؤں کو پیچھے کر کے
کلپ ہتھکڑی پہنا دی تھی اور ماسٹر ڈراگن حیرت کے شدید حملے کی وجہ

سے جدوجہد بھی نہ کر سکا۔ ہتھکڑی میں جکڑا ہوا ماسٹر ڈراگن لڑکھڑاتا ہوا
میز سے جا ٹکرایا۔

ہیکر اور اس کے نقلی ممبران نے یکلخت سیکرٹ سروس کے ممبران
پر حملہ کرنا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ
ہی ہال کمرہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی اور جب
تک عمران اسے روکتا تنویر کی فائرنگ نے ہیکر اور اس کے تمام
ساتھیوں کو فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا۔

نقلی جولیا بھی چیختی ہوئی دیوار کی طرف دوڑی، لیکن وہ بھی گولیوں
کے برسٹ سے نہ بچ سکی۔

اور پھر جب تنویر نے عمران کے چیخنے پر ٹریگر سے انگلی ہٹائی
تو اس وقت تک سوائے ماسٹر ڈراگن کے جو میز کے نیچے چھپ کر
جان بچانے میں کامیاب ہو گیا تھا باقی سب افراد ختم ہو چکے تھے۔

"تمہیں کس نے کہا تھا فائرنگ کرنے کو" ۔۔۔ عمران نے کاٹ
کھانے والے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ان نقلی لوگوں کو برداشت نہیں کر سکتا" ۔۔۔ تنویر نے
ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب! ۔۔۔ ان لوگوں کا اسلحہ یہاں نہیں چل سکا
جب کہ تنویر کی مشین گن ٹھیک کام کرتی رہی ۔۔۔ اس کی کیا وجہ
ہے" ۔۔۔ چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا جواب تو ایکسٹو ہی دے سکتا ہے ۔۔۔ جس نے تم سب
کو ایسی گنیں دے دی ہیں جن پر ریز کام نہیں کرتیں ۔۔۔ اب یہ

دوسری بات ہے کہ تنویر نے ٹریگر دبا دیا اور تم تماشا دیکھتے رہے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جھک کر میز کے نیچے ڈھکے ہوئے ماسٹر ڈراگن کو گردن سے پکڑ کر باہر کھینچا۔ لیکن ماسٹر ڈراگن کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔ اس کے منہ سے نیلے رنگ کی جھاگ کے بلبلے نکل رہے تھے۔

"تم ہم سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے" ___ ماسٹر ڈراگن نے فرش پر گرتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا اور اس کے ہاتھ پیر اکڑتے جا رہے تھے۔

"ظاہر ہے ___ نقلی ماسٹر ڈراگن سے میں نے کیا حاصل کرنا تھا" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ نقلی ماسٹر ڈراگن تھا" ___ تنویر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ___ یہ وہی ماسٹر ڈراگن ہے جس سے پہلے کبھی میرا ٹکراؤ ہوا تھا ___ یہ نقلی ہے۔ لیکن گفتگو اصل ماسٹر کر رہا تھا" ___ عمران نے کہا اور پھر اس نے جھک کر ماسٹر ڈراگن کی گردن پر چٹکی بھر کر زور سے کھینچی تو ایک جھلی سی اترتی چلی آئی۔ اس جھلی کے پیچھے ایک پتلی سی پٹی چسپاں تھی۔ جس پر گراموفون ریکارڈ کی طرح لہریں بنی ہوئی تھیں۔

"یہ دیکھو! ___ یہ ہے وہ ایئر والس ٹیلی میکنزم ___ جس کے ذریعے اصل ماسٹر ڈراگن نہ صرف ہمیں دیکھ رہا تھا ___ بلکہ دراصل بات بھی کر رہا تھا ___ اس نقلی ماسٹر ڈراگن کے تو صرف جبڑے ہل رہے تھے" ___ عمران نے اس چپٹی پٹی کو جھلی سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز ___ یہ تو انتہائی کمال کی ایجاد ہے" ___ سب ممبرز نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ ہے تو کمال کی ایجاد ___ زندہ ماسٹر والس" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر پٹی پر موجود لہروں پر انگوٹھا پھیر کر اسے درمیان سے دبایا تو لہریں یکلخت غائب ہو گئیں اور پٹی صاف ہو گئی۔ عمران نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"آپ کو پہلے علم نہ ہو سکا تھا" ___؟ خاور نے پوچھا۔

"میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا۔ کیونکہ اس کی نشانی ایسی ہے جو دور سے نظر آ جاتی ہے ___ جب گفتگو کے درمیان گردن کی ہڈی حرکت کرتی ہے تو اس پٹی کی وجہ سے اوپر کی کھال دائیں بائیں حرکت کرتی ہے ___ اس طرح غور سے دیکھنے سے فرق صاف نظر آ جاتا ہے ___ اسے پہچان لینے کے بعد ہی میں نے گفتگو لمبی کی تھی ___ ورنہ آنا تو مجھے معلوم تھا کہ ایکسٹو نے ہال کمرے میں انٹی سٹیک ریز کا جال پہلے ہی پھیلایا ہوا ہے ___ انٹی سٹیک ریز کی وجہ سے بارود والی چیز حرکت نہیں کرتی ___ یہی وجہ تھی کہ ان سب کا اسلحہ جام ہو گیا۔ کارتوسوں میں بارود تھا اس لئے وہ حرکت نہ کر سکے ___ اور شاید ایکسٹو ان نقلی ممبرز کو ختم کرانا چاہتا تھا۔ اس لئے جیسے ہی تنویر نے ٹریگر پر انگلی کو حرکت دی۔ ایکسٹو کی انگلی نے انٹی سٹیک ریز کا بٹن آف کر دیا ہو گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اصل ماسٹر ڈراگن بچ نکلا ہے" ___ سب ممبرز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شاید" ___ عمران نے مبہم سے انداز میں کہا۔

"ہیلو ممبرز! ___ ایکسٹو سپیکنگ ___ تم سب مزید احکامات تک

اپنی اپنی رہائش گاہوں پر نہ جاؤ گے ۔۔۔ بلکہ اپنے اپنے پوائنٹ ٹو
پر رہو گے اور مستقل میک اپ میں ۔۔۔ وہاں تمہیں نئی گاڑیاں مل
جائیں گی ۔۔۔ چار نمبر تہہ خانے میں میک اپ کا سامان وافر مقدار میں
موجود ہے ۔۔۔ سب میک اپ کر کے انہی راستوں سے اپنے اپنے
پوائنٹ ٹو پر چلے جائیں جن راستوں سے آتے تھے ۔۔۔ مزید
احکامات پوائنٹ ٹو پر دیئے جائیں گے" ۔۔۔ ایکسٹو کی آواز اچانک
کمرے میں گونج اٹھی ۔ یہ آواز چھت کے ایک سپاٹ حصے سے آ رہی تھی
"میرے متعلق کیا حکم ہے ۔۔۔ میرا تو ایک ہی فلیٹ ہے" ۔۔۔
عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا ۔
"تم مزید احکامات تک رانا ہاؤس میں رہو گے ۔ اوور اینڈ آل" ۔
ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنی بند
ہو گئی ۔
"چلو بھئی ہماری قسمت میں تو رانا صاحب اور ان کے کالے
ولی عہد ہی رہ گئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی
دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ بطور ایکسٹو داخل ہوا تھا ۔

ماسٹر ڈراگن کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا وہ بار
بار سامنے موجود میز پر مکے برسا رہا تھا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ
مکمل طور پر پاگل ہونے والا ہو ۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے ۔
اور وہ مسلسل ہونٹ چبا رہا تھا ۔
اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا غیر ملکی اندر داخل ہوا ۔
"کیا رپورٹ لائے ہو میکنزی" ۔۔۔ ؟ ماسٹر ڈراگن نے زہر خند
لہجے میں پوچھا ۔
"کیا رپورٹ دوں ماسٹر ! ۔۔۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم بدروحوں
میں پھنس گئے ہوں ۔۔۔ گلشن جھیل والی عمارت میں ہمارے ساتھیوں
کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں ۔۔۔ جس ویگن پر سیکرٹ سروس کے
ممبران کو لایا گیا تھا وہ وہیں موجود ہے ۔۔۔ تہہ خانے کی کرسی جس
پر عمران کو جکڑا گیا تھا اس کے راڈز اس طرح بند ہیں جیسے انہیں باقاعدہ

بند کیا گیا ہو ___ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کی رہائش گاہیں بند پڑی ہیں ___ عمران کا فلیٹ بھی بند ہے اور سب لوگ یوں غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ" ___ میکنزی نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس قدر ذلت آمیز شکست آج تک وائٹ شیڈو کے حصے میں نہیں آئی ___ ہیکر۔ لوٹی اور باقی سارے ساتھی مکھیوں کی طرح مر گئے ہیں ___ اگر میں اپنی جگہ لوٹی کو نہ بھیجتا تو میرا کیا حشر ہوتا ___ ہمیں اس طرح ٹریپ کیا گیا کہ آخری لمحے تک ہمیں شبہ تک نہیں ہو سکا ___ ہم یہی سمجھ رہے تھے کہ فاتح ہم ہیں ___ ہم نے پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو قید کر لیا ہے اور اب ایکسٹو ہماری گرفت میں ہے ___ لیکن نتیجہ کیا نکلا کہ سیکرٹ سروس آزاد ہے ___ ایکسٹو محفوظ ہے اور وائٹ شیڈو کے آدمی ہلاک ہو گئے ___ اور غضب یہ کہ اس عمران نے مجھے چکر دے کر اصل مشن بھی اگلوا لیا ___ اب وہ پوری طرح محتاط ہو گئے ہوں گے ___ ایکسٹو نجانے کہاں بیٹھ وائٹ شیڈو پر ہنس رہا ہو گا ___ اور میں یہاں بیٹھا اپنے زخم چاٹ رہا ہوں" ___ ماسٹر ڈراگن نے میز پر زور زور سے مکے برساتے ہوئے کہا۔

"باس! ___ اگر ہم اس عمران کو مار ڈالتے تو شاید ایسا نتیجہ نہ نکلتا" ___ میکنزی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ___ میں اسے مارنے بھی لگا تھا۔ لیکن اس نے مجھے غصہ دلا دیا اور میں دوسری لائن پر لگ گیا کہ ساری

سیکرٹ سروس مع ایکسٹو کے اس کے سامنے قتل کر کے اسے ہلاک کر دوں گا" ___ ماسٹر ڈراگن نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے ماسٹر" ___؟ میکنزی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"پروگرام ___ اب میں ان لوگوں سے ایسا انتقام لوں گا ___ ایسا انتقام کہ عبرت بھی اس پر شرمندہ ہو کر رہ جائے گی" ___ ماسٹر ڈراگن نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس طرح باس! ___ ابھی تو ہم شرمندہ ہو رہے ہیں" ___ میکنزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری توہین مت کرو ___ ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ___ ماسٹر ڈراگن نے غصے سے بُری طرح مغلوب ہوتے ہوئے کہا۔

"باس! ___ آپ اس وقت غصے میں ہیں ___ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ اپنے آپ کو پہلے ٹھنڈا کریں ___ جہاں تک میرا اندازہ ہے ان لوگوں سے انتقام لینے کے لئے ہمیں کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنا ہو گی" ___ میکنزی نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ___ تو تم مجھے سبق دے رہے ہو ___ مجھے ماسٹر ڈراگن کو ___ تمہاری یہ جرأت" ___ ماسٹر ڈراگن غصے کی شدت سے بُری طرح چیخ پڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھا۔

"ریوالور نکالنے سے پہلے یہ کارڈ دیکھ لیجئے" ___ میکنزی نے اسی طرح ٹھنڈے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ہاتھ میں موجود ایک کارڈ آگے کر دیا۔ کارڈ پر سرخ رنگ کے بھیڑیئے کی تصویر بنی ہوئی تھی۔

"کیا مطلب ــــ یہ کارڈ تمہارے پاس کیسے آیا" ــــ ماسٹر ڈراگن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس! ــــ اس کارڈ کی میرے پاس موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ میرا تعلق وائٹ شیڈو کی سنٹرل کمان سے ہے ــــ آپ وائٹ شیڈو کے چیف ہیں ــــ لیکن آپ جانتے ہیں کہ سنٹرل کمان کے کیا اختیارات ہیں اگر میں آپ کی اس منصوبہ بندی کی رپورٹ سنٹرل کمان میں کر دوں جس کے نتیجے میں وائٹ شیڈو کے ارکان مکھیوں کی طرح مارے گئے ہیں تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ سنٹرل کمان آپ کے متعلق کیا فیصلہ کرے گی۔" میکنزی کا لہجہ بے حد سرد تھا اور ماسٹر ڈراگن کے چہرے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کسی دلدل میں ڈوبتا جا رہا ہو۔

"اوہ! ــــ مجھے معلوم نہ تھا کہ سنٹرل کمان میری بھی جاسوسی کراتی رہتی ہے" ــــ ماسٹر ڈراگن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں ــــ میں تو آپ کا ماتحت ہوں۔ آپ میرے چیف ہیں ــــ سنٹرل کمان کوئی علیحدہ ادارہ نہیں ہے وائٹ شیڈو کے ارکان ہی سنٹرل کمان ہیں ــــ آپ خود سنٹرل کمان کی میٹنگ اٹنڈ کرتے رہتے ہیں ــــ وہاں کوئی ایک دوسرے کو نہیں جانتا۔ اور فیصلہ سنٹرل کمان کی اکثریت رائے سے ہوتا ہے ــــ آپ تو اس مشن کا کیس بھی سنٹرل کمان نے ہی مہیا کیا ہے ــــ بہرحال میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں ــــ آپ نے وائٹ شیڈو کے مفاد کے لئے ہی کام کیا ہے اور آج تک آپ کی منصوبہ بندی کبھی ناکام نہیں رہی۔ لیکن یہاں معاملہ الٹ ہو گیا ہے تو آپ کا غصہ فطری ہے۔ لیکن پھر بھی

ٹھنڈے دماغ سے کام ہونا چاہیئے" ــــ میکنزی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ تم درست کہہ رہے ہو ــــ میرے ساتھ چونکہ زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا ہے اس لئے میرا ذہن ہی الٹ گیا تھا" ــــ ماسٹر ڈراگن نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔ وہ اپنے آپ پر قابو پانے میں کامیاب ہو چکا تھا اور یہ شاید ایسا اس کارڈ کی وجہ سے ہوا تھا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں نئے سرے سے کام کرنے کے بارے میں سوچنا ہو گا ــــ آپ کا منصوبہ واقعی لاجواب تھا کہ سیکرٹ سروس اور ایکسٹو پر قابو پا لینے سے ہم مشن کے علاوہ بھی بہت کچھ حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا ــــ اس لئے اب کوئی ایسا پروگرام بنانا چاہیئے کہ سیکرٹ سروس کا یقینی طور پر خاتمہ ہو سکے اور ہم اے۔ ون فائل بھی حاصل کر لیں" ــــ میکنزی نے کہا۔

"تمہارے ذہن میں کوئی تجویز ہے" ــــ ماسٹر ڈراگن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔

"یس ماسٹر! ــــ میں نے ایک تجویز سوچی ہے ــــ میری معلومات کے مطابق یہاں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی بھی ہے اور ظاہر ہے کہ یہی وزارت اٹامک لیبارٹری کو بھی کنٹرول کرتی ہو گی ــــ اگر ہم اس کے وزیر یا سیکرٹری کو اغوا کر لیں اور ان کی جگہ خود لے لیں تو ہم آسانی سے اس فائل تک پہنچ سکتے ہیں" ــــ میکنزی نے کہا اور ماسٹر ڈراگن بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ وائٹ شیڈو کی سنٹرل کمان میں بھی احمق بھرے ہوتے ہیں ــــ مسٹر میکنزی! ــــ تم ایکسٹو کو کیا سمجھتے ہو۔

لَے اس بات کا علم ہو جانے کے بعد کہ ہمیں یہ فائل چاہیئے ــــ وہ فائل کو وزارت کی تحویل میں رکھے گا ــــ یہ بات نہیں ہو گی اور اب تک فائل ایکسٹو کی تحویل میں پہنچ چکی ہو گی" ــــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

" اوہ ماسٹر! ــــ آپ واقعی صحیح کہہ رہے ہیں ــــ مجھے تو اس بات کا خیال بھی نہ آیا تھا" ــــ میکنزی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" میں یہی چاہتا تھا کہ تم اس بات کا اعتراف کر لو کہ سنٹرل کمان کچھ نہیں ــــ اصل وائٹ شیڈو ماسٹر ڈراگن ہی ہے ــــ اور تم نے یہ اعتراف کر لیا ہے" ــــ ماسٹر ڈراگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جو میز کے نیچے تھا بجلی کی سی تیزی سے اوپر آیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی میکنزی چیخ مار کر پشت کے بل کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ ماسٹر ڈراگن کے ہاتھ میں سفید رنگ کا ایک چھوٹا سا ریوالور چمک رہا تھا جس سے دھوئیں کی لکیر نکل رہی تھی فائر کرتے ہی ماسٹر ڈراگن تیزی سے اچھل کر سائیڈ سے نکلا اور میکنزی کی طرف بڑھا جو فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ لیکن اس کا ایک ہاتھ ابھی تک اس کی جیب میں تھا۔

" تم نے ماسٹر ڈراگن کو چیلنج کیا تھا احمق آدمی! ــــ حالانکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ماسٹر ڈراگن ایسی غلطی کبھی معاف نہیں کیا کرتا" ــــ ماسٹر ڈراگن نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ جیب سے باہر کھینچا اور پھر اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اسی طرح کا سفید رنگ کا ریوالور نکال لیا۔ دونوں ریوالور جیب میں ڈال کر وہ واپس کرسی پر آ بیٹھا اور اس نے میز کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک مسلح آدمی اندر

داخل ہوا۔

" اس گستاخ کی لاش اٹھا کر لے جاؤ ــــ اور اسے برقی بھٹی میں ڈال دو۔ جہاں اور مرے ہیں وہاں یہ بھی سہی" ــــ ماسٹر ڈراگن نے تیز لہجے میں کہا اور مسلح آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھک کر میکنزی کی لاش اٹھا کر کاندھے پر لادی۔ کرسی کو اٹھا کر سیدھا کیا پھر واپس مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" ڈارک کو میرے پاس بھیج دو" ــــ ماسٹر ڈراگن نے جاتے ہوئے مسلح آدمی سے کہا۔

" یس باس" ــــ لاش اٹھائے ہوئے شخص نے مودبانہ لہجے میں کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک پستہ قامت لیکن سڈول اور طاقتور جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" یس ماسٹر" ــــ آنے والے کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

" بیٹھو" ــــ ماسٹر ڈراگن نے سامنے رکھی اسی کرسی کی طرف اشارہ کیا جس پر چند لمحے پہلے میکنزی بیٹھا تھا۔

" یس باس" ــــ ڈارک اس طرح کرسی پر بیٹھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی ماسٹر نے اسے کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی ہے۔

" اطمینان سے بیٹھو ــــ ٹونی۔ ہیکر اور میکنزی کے مرنے کے بعد اب تم میرے نمبر ٹو ہو" ــــ ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ شکریہ باس! ــــ شکریہ! ــــ میں آپ کے اعتماد پر ہمیشہ پورا اتروں گا" ــــ ڈارک کا چہرہ کھل اٹھا۔ یہ شاید اتنا بڑا اعزاز تھا

کہ ڈارک اس کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ ماسٹر ڈراگن کے نمبر ٹو ہونے کا مطلب
تھا کہ دنیا کی طاقت ور تنظیم کا سیکنڈ چیف ـــــ اور یہ واقعی بہت
بڑا اعزاز تھا۔

"یہاں اب ہمارے پاس کتنے ممبر رہ گئے ہیں" ـــــ ماسٹر ڈراگن
نے پوچھا۔

"میرے علاوہ سات ممبر ہیں باس" ـــــ ڈارک نے مؤدبانہ لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے وہ عمارت دیکھی ہے جس میں عمران گیا تھا ـــــ قلعہ نما
عمارت" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے پوچھا۔

"یس باس! ـــــ میں ہیکر کے ساتھ وہاں نگرانی کرتا رہا ہوں" ـــــ
ڈارک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ! ـــــ تم تین آدمی لے کر وہاں پہنچو ـــــ زیرو سکس ٹرانسمیٹر اپنے
ساتھ لے جانا۔ اور اس عمارت کی مکمل نگرانی کرو ـــــ میں تم سے
خود ہی رپورٹ لے لونگا" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے اسے ہدایات دیتے
ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ ڈارک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر سلام کر کے وہ
تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

ڈارک کے باہر جاتے ہی ماسٹر ڈراگن اٹھا اور ملحقہ کمرے کے دروازے
میں داخل ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو اس کا حلیہ اور لباس یکسر بدل چکا
تھا۔ وہ اس وقت ایک مقامی آدمی کے روپ میں تھا۔ اور لباس بھی اس

نے اسی قسم کا پہن لیا تھا۔

کمرے سے باہر آ کر وہ راہداری سے گذر کر پورٹیکو میں آیا اور وہاں کھڑی
سفید رنگ کی ٹیوٹا میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ٹیوٹا کار کوٹھی کے گیٹ سے
نکلی اور تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگی۔

مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گیا جس
پر ریلکیس بار تھا۔ ریلکیس بار کے مالک ریلکیس کو انہوں نے اس مشن
میں استعمال کیا تھا اور یہ کام ہیکر نے کیا تھا۔ کیونکہ اس کے ریلکیس سے
ذاتی تعلقات تھے۔ اور جب باتوں باتوں میں اسے معلوم ہوا کہ علی عمران
اور ریلکیس کے درمیان گہرے تعلقات ہیں تو اس نے ریلکیس کو اپنے
منصوبے میں استعمال کرنے کا پروگرام بنایا۔ ریلکیس نے پہلے تو اس
منصوبے میں شامل ہونے سے انکار کر دیا۔ لیکن جب ہیکر نے اس کی
اکلوتی بیٹی کو اغوا کر لیا تو اس کو جان سے مارنے کی دھمکی پر وہ آمادہ ہو گیا۔
اور اس کے بعد واقعی ریلکیس نے کام کر دکھایا اور عمران ریلکیس کی وجہ سے
ہی اغوا ہوا ـــــ بعد میں سیکرٹ سروس کے ارکان بھی ریلکیس بار سے
ہی اغوا کرائے گئے۔ اس لئے ماسٹر ڈراگن کو یقین تھا کہ عمران ریلکیس سے
انتقام لینے کے لئے ریلکیس بار ضرور پہنچے گا اور چونکہ ریلکیس کو ابھی تک
اس بات کی خبر ہی نہ ہوئی تھی کہ منصوبہ ناکام ہو گیا ہے اس لئے وہ
اپنی جگہ مطمئن ہوگا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ عمران ریلکیس سے ٹکرا
جائے گا ـــــ ریلکیس کا کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں ـــــ ماسٹر ڈراگن کو
اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ تھی۔ اسے تو صرف عمران کی تلاش تھی
اور اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران کو دیکھتے ہی گولی

اس کے سینے میں اتار دے گا۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق جب
تک عمران کا خاتمہ نہ ہو جائے وہ آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ اس لئے
اس نے فیصلہ بھی کیا تھا کہ پہلے عمران کو ڈھونڈ کر اس کے سینے میں
کم از کم سو گرام سیسہ اتار دے۔ اس کے بعد وہ آسانی سے ایکسٹو
اور سیکرٹ سروس پر ہاتھ ڈال سکے گا اور عمران کو پھانسنے کا آسان راستہ
ریلیکس بار ہی ہو سکتا تھا۔

اس نے کار ریلیکس بار کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس
نے دروازہ بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھ
گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ریلیکس نیچے تہہ خانے میں رہتا تھا اور اس
وقت تہہ خانے میں جوا زوروں پر ہو گا۔ چنانچہ مین گیٹ میں داخل
ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

"یس سر — فرمائیے!" — کاؤنٹر پر کھڑے بارٹنڈر نے کاروباری
انداز میں ماسٹر ڈراگن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کیونکہ ماسٹر ڈراگن اس
وقت میک اپ میں تھا اس لئے بارٹنڈر کے اسے پہچاننے کا سوال
ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

"سرخ عقاب" — ماسٹر ڈراگن نے جوئے خانے کا مخصوص
کوڈ دوہرا دیا۔ یہ کوڈ اسے ہیکر نے بتایا تھا اور وہ ایک بار ہیکر کے
ساتھ یہاں پہلے آ بھی چکا تھا۔

"اوہ اچھا" — بارٹنڈر نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر جلدی
سے دراز سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر اس پر مہر لگائی اور
کارڈ ماسٹر ڈراگن کی طرف بڑھا دیا۔

"تھینک یو" — ماسٹر ڈراگن نے کارڈ لیتے ہوئے کہا۔ اور
تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے کی طرف جانے والی راہداری کی طرف
بڑھ گیا۔ دروازے پر کارڈ دکھانے کے بعد وہ تہہ خانے میں پہنچ گیا۔
واقعی جوا زوروں پر تھا اور ریلیکس اپنے کیبن کی بجائے باہر بڑے
کاؤنٹر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ مشین گنوں سے مسلح چار انتہائی
چوکنے ٹائپ آدمی کھڑے تھے جبکہ چار اور مسلح افراد ہال کی دوسری
سائیڈوں میں پھیلے ہوئے تھے۔

ماسٹر ڈراگن پہلے بھی چونکہ یہاں آیا تھا لیکن آج جس انداز
میں مسلح افراد کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر اسے فوراً اندازہ ہو گیا کہ
ریلیکس کسی نادیدہ دشمن سے خوفزدہ ہے اور ظاہر ہے وہ نادیدہ دشمن
عمران ہی ہو سکتا ہے۔ ریلیکس کو یقیناً اطلاع مل گئی ہو گی کہ عمران
وائٹ شیڈو کے ہاتھوں بچ نکلا ہے۔ اس کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ
پھیل گئی کیونکہ پہلے بھی اس نے عمران اور سیکرٹ سروس کو پھانسنے
کے لئے ریلیکس کو استعمال کیا تھا اور اب بھی ریلیکس ہی عمران کو
پھانسنے کے کام آئے گا۔ یہ اور بات ہے کہ اس وقت ریلیکس
نے یہ کام دانستہ کیا تھا اور اب وہ نادانستہ استعمال ہو گا۔

ماسٹر ڈراگن نے کاؤنٹر پر دس بڑے نوٹ دے کر مختلف
رنگوں کے ٹوکن حاصل کئے اور پھر ایک میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ جوئے
کے کھیل میں اسے اس قدر مہارت حاصل تھی کہ آج تک اس نے
کبھی شکست نہ کھائی تھی۔ لیکن اس وقت وہ جوا کھیلنے نہ آیا تھا۔
اس لئے وہ جوئے کی طرف متوجہ نہ تھا لیکن چند لمحوں بعد جب

اس کے آدھے ٹوکن سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے جیت لئے
تو وہ بُری طرح چونک پڑا۔

" کیا بات ہے ___ کہیں سے چوری کر کے تو نہیں آتے کہ
اتنے گھبرا گئے ہو" ___ سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان نے طنزیہ انداز
میں کہا۔

" یُوشٹ اَپ! ___ تم جیسے تو جوئے میں میرے جوتے چاٹتے
رہتے ہیں" ___ ماسٹر ڈراگن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو ہار جاتے ہو گے ___ البتہ جیتنے والوں کے تم جُوتے
چاٹتے ہو گے ___ ویسے میں نے بھی کئی روز سے جوتوں پر پالش
نہیں کرائی" ___ نوجوان نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم بکواس سے باز نہیں آؤ گے ___ آؤ اب جیت کر
دکھاؤ" ___ ماسٹر ڈراگن سب کچھ بھول کر گیم کی طرف متوجہ ہو گیا۔
اُسے غصّہ تو بے حد آیا تھا لیکن وہ اپنے آپ پر کنٹرول کر گیا کیونکہ
وہ یہاں اپنے آپ کو کھولنا نہ چاہتا تھا۔

" ٹوکن کم ہو جائیں تو مجھ سے خیرات میں لے لینا ___ میں بڑا
سخی آدمی ہوں" ___ سامنے بیٹھے نوجوان نے مسکراتے ہوئے
کہا اور ساتھ ہی اس نے پتے کھول دیئے۔

" تم شارپنگ کر رہے ہو ___ تم شارپر ہو" ___ ماسٹر ڈراگن کا
پتے دیکھ کر میٹر گھوم گیا۔ کیونکہ اس بار بھی اُسے شکست فاش ہوئی
تھی۔ اس کی اونچی آواز سن کر ایک مشین گن بردار تیزی سے اس

کے قریب پہنچا۔

" اے مسٹر ___ یہاں شارپنگ کا نام نہ لینا۔ ورنہ گولیوں سے
چھلنی کر دُونگا ___ یہاں کسی میں شارپنگ کی جرأت نہیں ہو سکتی"۔
مشین گن بردار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" تو یہ تمہارا ساتھی ہے ___ اس نے شارپنگ کی ہے ___ میں
کہتا ہوں کی ہے" ___ ماسٹر ڈراگن نے اچھل کر کھڑے ہوتے
ہوئے کہا۔

" جب بوٹ چاٹنے پڑتے ہیں تو پھر لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے"۔
سامنے بیٹھے نوجوان نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" یُوشٹ اَپ" ___ ماسٹر ڈراگن غصّے سے چیختا ہوا اس پر
اُلٹ پڑا۔ اس نے پوری قوت سے مُکہ اس کی ناک پر مارنا چاہا۔
لیکن نوجوان بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور ماسٹر
ڈراگن اپنے ہی زور میں میز کے اوپر گرا اور میز ایک زور دار
دھماکے سے ٹوٹ کر فرش بوس ہو گئی۔ اور ہال میں بیٹھے ہوئے
افراد اس دھماکے کی وجہ سے بُری طرح چیخ اُٹھے۔

" ارے یہ تو کوئی فلمی سیٹ لگتا ہے ___ گتے کی میزیں بنائی
گئی ہیں" ___ نوجوان نے ہنستے ہوتے کہا۔

" خبردار! ___ حرکت نہ کرنا ___ ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ"۔
ریکیں نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے مسلح افراد ماسٹر
ڈراگن اور اس نوجوان پر عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے۔

" ارے ارے میرے ٹوکن ___ بڑی مشکل سے جیتے ہیں" ___

نوجوان نے گھبرا کر ٹوکن سنبھالتے ہوئے کہا۔

"چلو باس کے پاس" ——— مسلح افراد نے اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے کہا۔

"ارے بھائی چلتا ہوں ——— ابھی مجھے خود چلنا آتا ہے" ——— نوجوان نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

ادھر ماسٹر ڈراگن دانت پیستا ہوا مسلح افراد کے نرغے میں ریلکیس کے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ کیونکہ وہ وقت سے پہلے کھل گیا تھا۔

"کون ہو تم دونوں ——— ؟ تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں اونچی آواز میں بولنے والے کی زبان کاٹ لی جاتی ہے" ——— کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے ہوئے ریلکیس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب! ——— میں تو آہستہ بات کر رہا تھا ——— بلکہ سرگوشیوں میں بات کر رہا تھا ——— یہ صاحب شاید فلمی لائن کے آدمی ہیں گلا پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہے تھے" ——— نوجوان نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ وہ بار بار ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹوکنوں کو گھبرائے ہوئے انداز میں سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یہ شارپنگ کر رہا تھا ——— میں نے اسے خود دیکھا ہے" ——— ماسٹر ڈراگن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ مجھ سے دو دفعہ ہار گیا ہے ——— اس لئے مجھ پر الزام لگا رہا ہے" ——— نوجوان نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنا الزام ثابت کر سکتے ہو ——— اگر تم ثابت کر دو تو میں ابھی

سب کے سامنے اس نوجوان کو گولی مار دوں گا ——— اور اگر تم ثابت نہ کر سکے تو پھر یہی انجام تمہارا ہو گا ——— بولو" ——— ریلکیس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ثابت ——— کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے ——— یہ تو صرف دیکھا جا سکتا ہے" ——— ماسٹر ڈراگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں ثابت کر سکتا ہوں کہ میں نے نہیں بلکہ اس نے شارپنگ کی ہے ——— اس کے باوجود یہ ہار گیا۔ کیونکہ میرے بوٹوں کو پالش کی ضرورت تھی" ——— نوجوان نے کہا۔

"بکواس مت کرو" ——— ماسٹر ڈراگن نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا نہیں کرتا جناب عالی! ——— اس بار آپ ہم دونوں کو معاف کر دیں ——— آئندہ یہ شارپنگ نہیں کرے گا" ——— نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جاؤ دفعہ ہو جاؤ ——— تم دونوں ہی احمق ہو" ——— ریلکیس نے بھی معاملے کو آگے نہ بڑھانا مناسب سمجھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب! ——— اب ہم اچھے دوست بن گئے ہیں" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ کر ایک میز کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بھی جاؤ اور سنو! ——— یہاں شارپنگ نہیں ہو سکتی ——— آئندہ خالی الزام نہ لگانا" ——— ریلکیس نے ماسٹر ڈراگن سے کہا اور ڈراگن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"آیئے آیئے دوست صاحب بل ـــــ اِدھر آجایئے" ـــــ نوجوان نے ماسٹر ڈراگن کو اپنی طرف بلاتے ہوئے کہا۔ لیکن ماسٹر ڈراگن اس کی طرف دیکھے بغیر ایک اور میز کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے اُسے صرف یہاں کچھ وقت گذارنا تھا۔ کھیلنا تو اس کا مقصد ہی نہ تھا۔ اُسے تو صرف عمران کا انتظار تھا اور عمران اب تک اُسے نظر نہ آیا تھا۔

نوجوان بھی دوسری میز پر کھیل میں مصروف ہوگیا۔ ماسٹر ڈراگن کچھ دیر بیٹھا رہا اور پھر اُٹھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اس کا یہاں آنے کا مقصد پورا نہ ہوا تھا۔ اب اُسے خیال آرہا تھا کہ عمران اتنا احمق نہیں ہوسکتا کہ اس طرح موت کے منہ میں گھس آئے۔ کیونکہ یہاں مشین گنوں سے مسلح افراد سے وہ بچ کر نہ جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے عمران کو ڈھونڈنے کا کوئی اور طریقہ سوچے۔

یہی سوچتے ہوئے وہ ریلکیس بار سے باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور سٹیرنگ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی اور پھر کار کو ٹرن دے کر وہ واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھنے لگا۔ عادت کے مطابق وہ بیک مرر میں اپنے تعاقب کا اندازہ لگا رہا تھا۔ حالانکہ شعوری طور پر وہ ایسا نہ کر رہا تھا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس میک اَپ میں اُسے کوئی جانتا ہی نہیں تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے پھاٹک پر پہنچ کر ابھی ہارن دینے

کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کار کا پچھلا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ بُری طرح چونک کر مُڑا۔ لیکن پیچھے کوئی آدمی نہ تھا۔ البتہ پچھلا دروازہ کھُلا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اُترا۔ اس نے ریوالور جیب سے نکال لیا تھا۔ لیکن کار کے چاروں طرف گھوم جانے کے باوجود اُسے کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ اور دُور دُور تک جگہ بھی کھُلی تھی۔ وہاں چھُپنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہ تھی۔ وہ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا۔ اور پھر اس نے کار کا کھُلا ہوا دروازہ بند کر دیا۔ اُسے خیال آیا کہ یقیناً دروازہ پوری طرح بند نہ ہوا ہوگا۔ اس لئے بریک لگنے کے جھٹکے سے کھُل گیا ہوگا۔

دروازہ بند کرنے کے بعد وہ دوبارہ سٹیرنگ پر بیٹھا اور پھر اس نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھُل گیا اور ماسٹر ڈراگن کار اندر لیتا گیا۔

عمران نے کار ریلیکس بار سے ذرا آگے ایک اور بار کی سائیڈ میں روکی اور ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت میک اپ میں تھا۔

"آؤ ذرا اس ریلیکس کو ریلیکس کر دیں —— اس نے دوستی کے پردے میں غداری کی ہے اور میں ایسی غداری کو کسی صورت معاف نہیں کر سکتا" —— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ تو آپ کا گہرا دوست تھا" —— ٹائیگر نے نیچے اترتے ہوتے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! —— زندگی میں پہلی بار دوستی کی وجہ سے مار کھا گیا ہوں۔ اس لئے اب میں اس دوستی کو مزید پکا کرنا چاہتا ہوں" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ ٹائیگر کے جسم میں پھریریاں سی اٹھنے لگیں۔ اسے یقین تھا کہ آج ریلیکس کی بری طرح شامت آگئی ہے۔

عمران تھوڑی دیر پہلے خود ٹائیگر کے فلیٹ میں پہنچا تھا وہ عام سے میک اپ میں تھا اور پھر اس نے ٹائیگر کو کار نکالنے اور ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ ٹائیگر نے اپنی کار گیراج سے نکالی لیکن ڈرائیونگ سیٹ عمران نے سنبھال لی۔ اس لئے ٹائیگر ساتھ بیٹھ گیا۔ راستے میں عمران کی سنجیدگی کی وجہ سے کوئی بات نہ ہو سکی۔ ایک بار ٹائیگر نے پوچھنے کی کوشش بھی کی، لیکن عمران نے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا تو پھر ٹائیگر کو مزید پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ البتہ عمران کی خلاف توقع سنجیدگی دیکھ کر وہ اتنا سمجھ گیا تھا کہ صورت حال معمول کے مطابق نہیں ہے۔

"سنو! —— جب تک میں نہ کہوں —— کوئی حرکت نہ کرنا —— اور بار کے اندر تم نے مجھ سے علیحدہ رہنا ہے —— ہمارے تمہارے درمیان کوئی شناسائی نہ ہو گی" —— عمران نے مین گیٹ میں داخل ہوتے وقت سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں علیحدہ علیحدہ کاؤنٹر پر پہنچے اور انہوں نے کوڈ بتا کر کارڈ حاصل کئے اور علیحدہ علیحدہ جوئے خانے میں داخل ہو گئے۔

عمران ریلیکس کے کاؤنٹر کے سامنے موجود مسلح افراد کو دیکھ کر زہریلے انداز میں مسکرایا۔ عمران نے ٹوکن لئے اور ایک میز کی طرف بڑھ گیا۔ وہ صورت حال کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھانا چاہتا تھا۔

ابھی وہ میز پر جا کر بیٹھا ہی تھا کہ ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔

اور پھر وہ اِدھر اُدھر کا جائزہ لیتا ہوا آگے بڑھا۔ عمران نے اُس
غور سے دیکھا۔ کیونکہ اس آدمی کو دیکھتے ہی وہ کھٹک گیا تھا
گو شعوری طور پر کوئی بات اس کے ذہن میں نہ آئی تھی لیکن ایک
خلش ضرور اُبھر آئی تھی۔ اور عمران جانتا تھا کہ اس کے ذہن میں اُبھر
والی لاشعوری خلش کوئی نہ کوئی معنی ضرور رکھتی ہے۔ اور پھر اس
کے دیکھنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کسی آدمی کی تلاش میں یہاں آیا
وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا کاؤنٹر پہ گیا اور وہاں سے ٹوکن لے کر عمران
کی میز کی طرف ہی بڑھ آیا۔ شائد عمران کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر وہ وہا
آیا تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی جوئے خانے کے ملازم نے کارڈز کا
پیکٹ کھولا اور پھر اسے اچھی طرح ملا کر اس نے کارڈز عمران کے
سامنے رکھ دیئے۔ اور خود واپس مڑ گیا۔

عمران نے کارڈز اٹھائے اور پھر انہیں بانٹ دیا۔ اس نے
محسوس کیا کہ سامنے والا کھیل میں دلچسپی لینے کی بجائے اِدھر اُدھر
کے جائزے میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ گیم ہارا
اور عمران نے ٹوکن اپنی طرف کھسکائے تو وہ بُری طرح چونک پڑا

"کیا بات ہے۔ کہیں سے چوری کر کے تو نہیں لائے کہ اب
گھبرا گئے ہو" ___ ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یو شٹ اَپ! ___ تم جیسے تو جوتے میں میرے جوتے چاٹتے
رہتے ہیں" ___ سامنے والے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو ہار جاتے ہو گے ___ البتہ جیتنے والوں کے
جوتے چاٹتے ہو گے ___ ویسے میں نے بھی کئی روز سے جوتوں

پالش نہیں کرائی" ___ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ تم بکواس سے باز نہیں آؤ گے ___ آؤ اب جیت کر
دکھاؤ" ___ سامنے والے نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران نے کارڈز
پھینٹ کر بانٹ دیئے۔ ظاہر ہے عمران جیسے ماہر فن کے لئے
جیتنا کوئی مسئلہ ہی نہ تھا۔

"ٹوکن کم ہو جائیں تو مجھ سے خیرات میں لے لینا ___ میں بڑا
سخی آدمی ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی
اس نے پتے اُلٹ دیئے۔

"تم شارپنگ کر رہے ہو ___ تم شارپر ہو" ___ سامنے والے نے
یکلخت بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس طرح
چیخنے پر بُری طرح چونک پڑا۔ وہ سامنے والے کو پہچان گیا تھا۔ یہ
وائٹ شیڈو کا چیف ماسٹر ڈراگن تھا۔ اب تک وہ بڑے ماہرانہ
انداز میں لہجہ بدل کر بات کر رہا تھا۔ لیکن اچانک شدید غصے میں
آنے کی وجہ سے وہ اپنا مصنوعی لہجہ برقرار نہ رکھ سکا۔ اور پھر
عمران نے اُسے اچھی طرح چیک کرنے کے لئے اُسے مزید غصہ
دلانا شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد اُسے مکمل یقین ہو گیا کہ وہ واقعی
ماسٹر ڈراگن ہے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے دل ہی دل میں
ایک اور فیصلہ کر لیا۔ وہ یہاں آیا تو ریکیس سے حساب کتاب چکانے
کے لئے تھا اور اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں اس طرح
ماسٹر ڈراگن سے بھی ٹکراؤ ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس نے فوری طور
پر اپنا ارادہ بدل لیا کہ ریکیس سے تو بعد میں بھی حساب کتاب چکایا

جا سکتا ہے۔ لیکن ماسٹر ڈراگن کے اس طرح ٹکرا جانے کا موقع وہ
ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔
جھگڑا بڑھنے کی وجہ سے ان دونوں کو ریکیس کے پاس لے جایا
گیا اور عمران نے جان بوجھ کر وہاں ایسا رویہ اپنایا کہ معاملہ ختم ہو گیا
وہ آدمی تو واپس ایک میز کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران نے کاؤنٹر پر
واپس جا کر ٹوکن واپس کئے اور پھر ٹائیگر کو باہر آنے کا اشارہ کرتے
ہوئے وہ جوئے خانے سے باہر نکل آیا۔
"آپ خالی ہی واپس آگئے" ---- ٹائیگر نے باہر آکر حیرت بھرے
لہجے میں پوچھا۔
"سنو! ---- جسے پوری سیکرٹ سروس تلاش کر رہی ہے وہ مجھ سے
اچانک ٹکرا گیا ہے ---- یہ بین الاقوامی مجرم تنظیم وائٹ شیڈو کا
چیف ماسٹر ڈراگن ہے جس نے کیپٹن شکیل کو بھرے بازار میں گولی
ماردی تھی ---- میں اس کا اڈہ دیکھنا چاہتا ہوں ---- یہ بے حد
چوکنا آدمی ہے۔ اس لئے میں اس کی کار میں ہی چھپ جاؤں گا
لیکن تم نے تعاقب نہیں کرنا ---- ورنہ یہ ہوشیار ہو جائے گا ----
یہیں رہو۔ میں بعد میں تمہیں کال کر لونگا ---- میں جب تک
میں داخل نہ ہو جاؤں ---- تم نے خیال رکھنا ہے۔ اگر تمہیں وہ
آدمی آتا دکھائی دے تو اشارہ کر دینا ---- ریکیس نے بھی اس کی
خاطر مجھ سے غداری کی تھی" ---- عمران نے کہا۔
"لیکن اس کی کار کا کیسے پتہ چلے گا" ---- ٹائیگر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارے بعد آیا ہے اور جس وقت ہم آئے ہیں اس کے بعد
صرف وہ سامنے کھڑی کار ہی نئی آئی ہے۔ اس لئے یقیناً ماسٹر
ڈراگن اسی کار پر آیا ہوگا" ---- عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ کار پر ہی آیا ہو" ---- ٹائیگر نے کہا۔
"نہیں تو اور کیا وائٹ شیڈو جیسی بین الاقوامی تنظیم کا چیف ٹانگے
پر بیٹھ کر آیا ہوگا" ---- عمران نے زہریلے انداز میں کہا اور ٹائیگر
نے شرمندہ ہو کر منہ جھکا لیا۔
عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔ کار کے ارد گرد اور کوئی آدمی
نہ تھا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ماسٹر کی
نکالی اور پھر گیٹ کے سامنے برآمدے میں کھڑے ٹائیگر کی طرف دیکھا
لیکن ٹائیگر نے کوئی اشارہ نہ کیا۔ تو عمران نے دروازہ کھولا اور تیزی
سے درمیانی سیٹوں کے درمیان کھسک گیا۔ ساتھ ہی اس نے
دروازہ بند کر دیا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں رکھے ہوئے ریوالور پر
تھا۔ کچھ دیر بعد قدموں کی آواز کار کے قریب سنائی دی اور عمران
اور زیادہ دبک گیا۔ اور پھر کار کا اگلا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔
اور کوئی شخص کار میں بیٹھا۔ دوسرے لمحے کار حرکت میں آگئی۔ اگر
عمران چاہتا تو راستے میں ہی ماسٹر ڈراگن سے نپٹ سکتا تھا لیکن
وہ اس کا اڈہ دیکھ کر پوری قوت سے حملہ کرنا چاہتا تھا تاکہ اس
کانٹے کو ہمیشہ کے لئے نکال دے۔ اس لئے وہ اسی طرح دبکا پڑا
رہا۔ البتہ کار کے بڑھنے اور گھومنے کا اندازہ وہ ذہن میں مسلسل
کر رہا تھا۔ اور پھر کار ایک موڑ پر جیسے ہی گھومی، عمران سمجھ گیا کہ

کار خیابان کالونی میں داخل ہوگئی ہے۔ کار کی رفتار بھی اب نسبتاً
آہستہ ہوگئی تھی اور تھوڑی دیر بعد کار سائیڈ پر گھوم کر رکی اور عمران
سمجھ گیا کہ ماسٹر ڈراگن نے کار کسی کوٹھی کے پھاٹک پر روکی ہے
اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا اور بجلی کی سی تیزی سے نیچے
کھسک گیا۔ باہر کھلی جگہ تھی اور عمران جانتا تھا کہ کار کا دروازہ
کھلنے کی آواز پر لازماً ماسٹر ڈراگن چونکے گا۔ چنانچہ سانپ جیسی تیزی
سے وہ باہر نکلتے ہی کار کے نیچے رینگ گیا۔ کوٹھی کے سامنے کا
حصہ چونکہ پختہ تھا اس لئے اُسے یقین تھا کہ اس کے ہاتھوں اور
پیروں کے نشانات ماسٹر ڈراگن کو نظر نہ آئیں گے۔

چند لمحوں بعد اُسے کار کا اگلا دروازہ کھلنے اور پھر قدموں کی
آواز آتی سنائی دی۔ وہ کار کے نیچے دبکا ہوا ماسٹر ڈراگن کے پیروں
کو کار کے چاروں طرف گھومتے دیکھتا رہا۔

چند لمحوں بعد اُسے کار کا پچھلا دروازہ بند ہونے اور پھر اگلا
دروازہ دوبارہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ تیزی
سے کار کے نیچے سے نکلا اور اسی طرح رینگتا ہوا دیوار کے ساتھ
ساتھ آگے بڑھا اور پھر گلی میں مڑ کر کھڑا ہوگیا۔ کار اس وقت
تک پھاٹک کے اندر جا چکی تھی۔

ماسٹر ڈراگن نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تھا اور
پھاٹک کھل گیا تھا۔

عمران تیزی سے گلی میں آگے بڑھتا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ
کوٹھی کے عقب سے گھومتا ہوا واپس سڑک پر آگیا اس کا مقصد

کوٹھی کا اچھی طرح جائزہ لینا تھا۔

سڑک پر پہنچ کر وہ پیدل چلتا ہوا چوک کی طرف بڑھا اور چند لمحوں
بعد وہ ٹیلیفون بوتھ میں موجود تھا۔ اس نے سکے ڈال کر جولیا کی نئی
رہائش گاہ کے نمبر گھمائے۔

"جولیا سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا کی
آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— جولیا نے مستعد لہجے میں کہا۔

"تمام ممبرز کو لے کر خیابان کالونی کے پہلے مین چوک پر پہنچ جاؤ۔
عمران وہاں موجود ہے ——— تمام ممبرز مسلح اور میک اپ میں ہونے
چاہئیں ——— عمران نے وائٹ شیڈو کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا
ہے اور تم سب نے عمران کی نگرانی میں وہاں مکمل ریڈ کرنا ہے"
عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— جولیا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے
او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر فون بوتھ سے باہر آگیا۔ یہاں سے
مطلوبہ کوٹھی کا پھاٹک اُسے صاف نظر آرہا تھا اس لئے وہ ممبرز
کے انتظار میں وہیں رک گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد چار کاریں وہاں آکر رکیں اور عمران نے
میک اپ کے باوجود ممبرز کو پہچان لیا۔ وہ سب اِدھر اُدھر دیکھ
رہے تھے کہ عمران نے ہاتھ ہلایا اور پھر جولیا کار سے اتر کر تیر کی
طرح عمران کی طرف بڑھی جبکہ باقی ممبر کاروں میں ہی بیٹھے رہے۔

"کہاں ریڈ کرنا ہے" ---- ؟ جولیا نے عمران کے قریب پہنچتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ریڈ ---- تو کیا آپ کوئی سرکاری ملازم ہیں ---- سوری! ---- میں سمجھا تھا کہ آپ مجھے دیکھ کر مسکرائی ہیں" ---- عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کرو ---- جلدی بتاؤ کہاں ریڈ کرنا ہے" ---- جولیا نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"محترمہ! ---- میں کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے معاف فرما دیں ---- میرا کسی ریڈ سے کیا تعلق ---- میں تو سامنے والے کیفے میں ملازم ہوں" ---- عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ---- ؟ کیا تم عمران نہیں ہو" ---- جولیا نے اسے چونک کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں محترمہ! ---- میرا نام تو قادر بخش ہے۔ زخمی تخلص رکھتا ہوں ---- اگر آپ کہیں تو اپنے دل کے زخم غزل کی صورت میں پیش کروں" ---- عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور جولیا ہونٹ کاٹتی ہوئی تیزی سے واپس مڑی۔

"اگر تم اسی طرح مجھے زخمی تسلیم کرتی رہی تو کسی روز مجھے اپنا تخلص لاش رکھنا پڑے گا" ---- عمران نے اس کے مڑتے ہی اصل آواز میں کہا اور جولیا ایک جھٹکے سے مڑی۔

"یہ کیا مذاق ہے ---- یہ وقت ہے مذاق کا" ---- جولیا نے اپنی خفت مٹانے کے لئے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اچھا آج تو وقت بتا دو ---- جب میں تم سے مذاق کر سکوں" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے مڑ کر ممبرز کو بلانے کے لئے ہاتھ ہلانا چاہا۔

"ارے ارے میں نے یہاں مجمع لگا کر سرمہ اکسیر نظر تو نہیں بیچنا۔ محترمہ! ---- بین الاقوامی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا ہے ---- اور تم انہیں ایسے بلا رہی ہو جیسے ہم یہاں سے پریڈ کرتے ہوئے ریڈ کرنے جائیں گے" ---- عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا کروں ---- کیا کاروں میں بیٹھے بیٹھے ریڈ ہو جائے گا" جولیا مزید جھنجھلا گئی۔

"سنو! ---- وہ سامنے نیلے رنگ کے بڑے پھاٹک والی کوٹھی دیکھ رہی ہو ---- یہ ہیڈ کوارٹر ہے ---- تم سب کوٹھی کے چاروں طرف پھیل جاؤ ---- میں اکیلا اندر جاؤں گا۔ اس کے بعد میں واچ ٹرانسمیٹر پر ریڈ کا سگنل دوں گا تو تم کوٹھی پر ریڈ کر دینا" ---- عمران نے کہا۔

"لیکن تمہارے اکیلے اندر جانے کا کیا فائدہ ---- ریڈ ہی کرنا ہے تو اکٹھے ہی کر دیتے ہیں" ---- جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ریڈ کی ضرورت ہی نہ پڑے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا جب کہ جولیا واپس کار کی طرف مڑ گئی۔

عمران سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ کوٹھی

کی عقبی دیوار خاصی اونچی تھی۔ البتہ ایک کونے میں چھوٹا پھاٹک موجود تھا۔ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر تیزی سے گیٹ پر چڑھ کر اوپر پہنچا اور اندر کود گیا۔ یہ عقبی حصّہ تھا۔

عمران چند لمحے پائیں باغ کی دیوار کے ساتھ باڑ کے پیچھے دبکا رہا۔ اور جب کوئی ردعمل نظر نہ آیا تو وہ باڑ کے پیچھے سے نکل کر آگے بڑھا اور پھر عمارت کی پچھلی سائیڈ پر موجود پائپ کے پاس پہنچ کر وہ کسی بندر جیسی پھرتی سے اوپر چڑھنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ کھلی چھت پر پہنچ گیا۔ چھت پر سے وہ سیڑھیوں کے دروازے پر پہنچا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔

عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر احتیاط سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ درمیانی منزل میں پہنچ گیا۔ اس منزل کی راہداری سے ہو کر وہ جیسے ہی سائیڈ میں مڑا اُسے وہاں نچلے کمروں کے بڑے بڑے روشندان نظر آئے ایک روشندان سے روشنی آ رہی تھی۔ عمران نے قریب جا کر جھانکا تو وہ ایک بڑا کمرہ تھا جو اپنے فرنیچر کے لحاظ سے ڈرائینگ روم لگتا تھا، لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔

عمران نے دوسرے روشندان چیک کئے لیکن وہ تاریک تھے اندر کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران واپس مڑا اور ایک بار پھر سیڑھیاں اتر کر نچلی منزل پر پہنچ گیا۔ سیڑھیاں کوٹھی کے اندرونی حصے میں لاؤنج میں اتر رہی تھیں۔ لاؤنج بھی خالی پڑا ہوا تھا عمران سیڑھیاں اتر کر لاؤنج میں پہنچا اور پھر وہاں سے ایک کھلے دروازے میں

سے ہوتا ہوا وہ ایک چھوٹے کمرے میں پہنچا۔ لیکن جیسے ہی وہ اس کمرے میں داخل ہوا۔ اچانک اس کے عقب میں سرسراہٹ کی آواز گونجی اور دروازے کے اوپر فولادی چادر اتر آئی۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ ممبران کو ریڈ کاشن دے دے۔ لیکن پھر وہ رک گیا۔ کیونکہ وہ صورتحال کا پوری طرح جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اب تک تو اس کا اندازہ یہی تھا کہ کوٹھی خالی ہے۔ لیکن اب کمرے کے اترنے اور دروازہ بند ہونے سے وہ سمجھ گیا کہ کوٹھی خالی نہیں ہے بلکہ کچھ لوگ وہاں موجود ہیں جنہوں نے اُسے چیک کر لیا ہے۔

چند لمحوں بعد ہی کمرے کی حرکت رک گئی اور اس کے ساتھ ہی فولادی چادر ایک بار پھر سرسراہٹ کی تیز آواز کے ساتھ واپس چھت میں غائب ہو گئی۔ اور کھلا ہوا دروازہ نظر آنے لگا۔

چادر ہٹتے ہی عمران نے بُرا سا منہ بنایا۔ کیونکہ سامنے ایک بڑے ہال نما کمرے میں ماسٹر ڈراگن اسی میک اپ میں چار مسلح افراد کے ساتھ کھڑا صاف نظر آ رہا تھا۔

"باہر آجاؤ"۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ شائد غلط الفاظ بول رہے ہیں۔۔۔ جہاں آپ بُلا رہے ہیں یہ باہر نہیں بلکہ اندر ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔۔۔ ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی کر

دونگا ____ ریوالور پھینک دو" ____ ماسٹر ڈراگن کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"ارے اس ریوالور سے ڈر رہے ہو ___ یہ تو میں نے تمہاری رقم کی حفاظت کے لئے رکھا ہوا ہے ___ میں نے سوچا کہ شارپنگ سے کسی سے رقم ہتھیا لینا واقعی اچھی بات نہیں ہے ____ اس لئے جا کر واپس کر آؤں" ____ عمران نے بڑے بے نیازانہ انداز میں ریوالور ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر دروازہ کراس کرتا ہوا بڑے ہال میں آ گیا۔ اس کے دروازہ کراس کرتے ہی ایک بار پھر سرسراہٹ کی آواز گونجی اور دیوار برابر ہو گئی۔

"کمال ہے ___ میں تو کسی جادو نگری میں آ گیا ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کی تلاشی لو" ____ ماسٹر ڈراگن نے ایک مسلح شخص سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ چکر کاٹ کر تیزی سے عمران کے عقب میں آیا۔ عمران اطمینان سے کھڑا رہا۔ اس آدمی نے عمران کی جیب سے نوٹوں کی گڈیاں نکال لیں جو اس نے جوئے خانے سے جیتیں تھیں۔

"بس رقم ہی ہے پاس" ___ تلاشی لینے والے نے کہا۔

"تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں" ____ ماسٹر ڈراگن نے پوچھا

"شارپر کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا" ____ عمران نے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میری کار کے عقبی حصے میں چھپ کر آئے تھے" ___ ماسٹر ڈراگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے ___ اب مجھے الہام تو نہ ہوا تھا کہ تم کہاں رہتے ہو" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تمہیں رقم ہی دینی تھی تو تم مجھے وہیں دے سکتے تھے۔ یہاں اس طرح آنے کی کیا ضرورت تھی" ____ ماسٹر ڈراگن نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"بزرگ کہتے ہیں کہ چور کو اس کے گھر تک پہنچانا چاہیے۔ اس لئے میں بھی تمہیں تمہارے گھر تک پہنچانے آیا ہوں" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو میرا اندازہ درست ہے کہ تم علی عمران ہو" ____ ماسٹر ڈراگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا نام تو واقعی علی عمران ہے۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا ___؟" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"فائر" ___ یکلخت ماسٹر ڈراگن چیخا۔ اور اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رقم لے کر بدستور اپنے ساتھ کھڑے مسلح شخص کو گھسیٹ کر اپنے آگے کر لیا۔ بس پلک جھپکنے جتنا فرق تھا اور تین مشین گنوں کی گولیاں اس آدمی کے جسم میں ترازو ہو گئیں۔ اگر عمران کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو عمران کی موت یقینی تھی۔ دوسرے لمحے عمران نے گولیاں کھا کر بری طرح تڑپتے ہوئے آدمی کو ماسٹر ڈراگن اور اس کے تین ساتھیوں پر اچھال دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کمرہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ اس بار گولیاں عمران نے چلائی تھیں۔ اس آدمی کو پکڑ کر سامنے کرنے اور پھر پھینکنے

کے دوران وہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن جھپٹ چکا تھا اور کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ تینوں مسلح افراد جو اس آدمی کے اچھالنے کی وجہ سے فائرنگ بند کر کے ہٹنے کی کوشش کر رہے تھے۔ عمران کی گولیوں کی زد میں آ گئے جب کہ وہ آدمی سیدھا ماسٹر ڈراگن سے جا ٹکرایا تھا۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ماسٹر ڈراگن" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر ڈراگن بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم مجھے پہچانتے ہو" ــــ ماسٹر ڈراگن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"تو اور کیا میں یہاں جھک مارنے آیا ہوں ــــ اب اتنا بھی میں رحم دل نہیں ہوں کہ جوئے میں جیتی ہوئی رقم واپس کرنے کے لئے ہارے ہوئے لوگوں کے پیچھے دھکے کھاتا پھروں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"لیکن تم نے وہاں ریلیکس بار میں تو ایسا کوئی تاثر نہیں دیا" ــــ ماسٹر ڈراگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا۔

"میں دشمن کو اس کے گھر میں مارنے کا قائل ہوں ماسٹر ڈراگن! تمہاری کوٹھی اس وقت سیکرٹ سروس کے گھیرے میں ہے۔ اس لئے یہاں سے تم کسی صورت بھی بچ کر نہیں نکل سکتے ــــ ہاں! اگر مرنے کی خواہش ہو تو بے شک کوئی حرکت کر کے دیکھ لو" ــــ

عمران نے کہا۔

"اوہ! ــــ تو تم مجھے گرفتار کرنا چاہتے ہو ــــ ٹھیک ہے کر لو مجھے گرفتار" ــــ ماسٹر ڈراگن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا ــــ میں نے تمہارا اچار ڈالنا ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب منع کیا ہے ــــ کر لو گرفتار ــــ شاید تمہارے تمغوں میں ایک اور تمغے کا اضافہ ہو جائے" ــــ ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرے پاس تو کوئی تمغہ ہی نہیں ہے ــــ اس لئے یہ پہلا تمغہ ہو گا ــــ مڑ جاؤ اور اپنے ہاتھ پشت پر کر لو" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر ڈراگن نے اس طرح حکم کی تعمیل کی جیسے وہ عمران کا انتہائی فرمانبردار ماتحت ہو۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنی خفیہ جیب سے کلپ ہتھکڑی نکالی اور اس کے ہاتھوں میں پہنا دی۔

"آؤ اب باہر چلیں ــــ مجھے معلوم ہے کہ تم اتنے مطمئن کیوں ہو" ــــ عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر سامنے والے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا جانتے ہو تم" ــــ؟ ماسٹر ڈراگن نے چونک کر پوچھا۔

"تم اس لئے مار کھا گئے کہ تم مجھے آخری لمحے میں پہچان سکے۔ اور پھر اکیلا اور نہتا آدمی تمہارے مسلح افراد سے کیسے لڑ سکتا تھا۔ لیکن سچوایشن بدلنے کے بعد تم بے بس ہو گئے اور ایسی صورت میں گرفتاری کی

بجائے تمہاری لغت میں موت یقینی ہوتی ہے ــــ چنانچہ تم ــــ اپنی جان بچانے کے لئے گرفتاری پر رضامند ہو گئے اور تمہارا خیال ہے کہ تم کسی بھی وقت فرار ہو سکتے ہو ــــ بولو یہی بات ہے ناں، عمران نے اُسے دروازے تک لے جاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ تم واقعی بیحد ذہین ہو ــــ موت سے بہر حال گرفتاری زیادہ بہتر ہے" ــــ ماسٹر ڈراگن نے جواب دیا۔

"میری مجبوری یہ ہے کہ میں نہتے اور بے بس آدمی کو مارنا قتل سمجھتا ہوں اور اسی وجہ سے تمہاری جان بھی فی الحال بچ گئی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ تم فرار ہونے کی کوشش کرو اور کامیاب ہو جاؤ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ماسٹر ڈراگن خود ہی چلتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی منزل پر آیا۔ اوپر واقعی کوٹھی خالی تھی۔ عمران اُسے لئے پھاٹک کے پاس پہنچا اور اس نے پھاٹک کھول کر اپنے ساتھیوں کو بلانے کے لئے ہاتھ ہلایا۔ چند لمحوں بعد صفدر اس کے سامنے تھا۔

"ریڈ کی ضرورت نہیں رہی ــــ یہ خود ہی بلیک ہو گیا ہے۔ تم ایک کار اندر لے آؤ ــــ میں اسے باس تک پہنچا کر فارغ ہو جاؤں تم اس دوران اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لے کر باس کو رپورٹ دے دینا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی ماسٹر ڈراگن کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی اُبھر آئی تھی۔ اس نے پہلے تو غور سے پورے کمرے کا جائزہ لیا۔ اس کی تیز نظریں ایک ایک چیز کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ دل ہی دل میں اپنی سکیم کی کامیابی پر خوش ہو رہا تھا۔

ریلیکس بار سے واپسی پر جب ماسٹر ڈراگن کو اطلاع ملی کہ سیکیورٹی چیکنگ مشین پر ایک آدمی کو پچھلی دیوار کے پھاٹک پر سے کودتے ہوتے دیکھا گیا ہے تو وہ انتہائی تیزی سے اس مشین تک پہنچا اور پھر مشین میں موجود سکرین پر وہ اس نوجوان کو دیکھتے ہی بُری طرح چونک پڑا۔

نوجوان اس وقت پائیں باغ کراس کر کے پچھلی طرف پائپ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اور پھر ماسٹر ڈراگن کے دیکھتے ہی دیکھتے

وہ کسی بندر جیسی پھرتی سے پائپ کے ذریعے چھت پر پہنچ گیا۔
ماسٹر ڈراگن نے کوٹھی میں موجود تینوں مسلح افراد کو تہہ خانے میں
اکٹھا کر لیا۔

ماسٹر ڈراگن کو نوجوان کی پھرتی دیکھ کر اب ریلیکس بار میں اس
کی گفتگو یاد آ رہی تھی اور اب اسے یقین آگیا تھا کہ کوٹھی کے گیٹ
پر کار کا دروازہ ڈھیلا ہونے کی وجہ سے نہ کھلا تھا بلکہ یہی نوجوان
اس کے اندر موجود تھا۔ بہرحال اس کی گفتگو، تیزی اور پھرتی دیکھ
کر اسے اب یقین آتا جا رہا تھا کہ یہ نوجوان یقیناً علی عمران ہے
جسے ڈھونڈنے کے لئے وہ ریلیکس بار گیا تھا۔ بہرحال یقین کرنے
کے لئے اس نے تہہ خانے میں مورچہ بنا لیا۔

بلیک اپنے ساتھیوں کے ساتھ باہر تھا۔ اور کوٹھی میں اس کے
علاوہ صرف تین افراد موجود تھے۔ چنانچہ سکیم کے مطابق نوجوان لازماً
سے ہو کر اندر لفٹ کے ذریعے خود ہی تہہ خانے میں پہنچ گیا۔
جب اس نے اپنا نام علی عمران بتایا تو ماسٹر ڈراگن نے فائر کا حکم
دیا۔ لیکن علی عمران اس کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا نکلا اور چند
لمحوں بعد اس کے مسلح ساتھی ہلاک ہو چکے تھے۔ اور وہ خود اس
مشین گن کے سامنے بے بس کھڑا تھا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے کوئی حرکت
کرتا اسے معلوم ہوا کہ عمران اسے گولی مارنے کی بجائے صرف گرفتار
کرنا چاہتا ہے تو اسی لمحے اس کے ذہن میں ایک اچھوتی ترکیب
آئی۔ اسے معلوم تھا کہ پوچھ گچھ کے لئے اسے لازماً سیکرٹ سروس

کے ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے گا اور پھر وہاں کام کر لینا ماسٹر ڈراگن کے
لئے مشکل نہ ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنی گرفتاری میں پورا پورا
تعاون کیا اور عمران اس کی توقع کے عین مطابق اسے اپنے ساتھ
کار میں لے کر اس قلعہ نما عمارت کے سامنے پہنچا اور اب وہ اسی
قلعہ نما عمارت کے اندر کمرے میں موجود تھا۔ اس طرح بغیر ہاتھ پیر ہلائے
وہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گیا تھا۔

اب صرف وہ اتنا اطمینان چاہتا تھا کہ سیکرٹ سروس کا چیف واقعی
اس عمارت میں موجود ہے۔ باقی یہاں سے نکلنا یا عمارت پر قبضہ
کرنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ وہاں بھی اگر گرفتاری کی بات
اس کے ذہن میں نہ آتی تو وہ بچ کر نکل سکتا تھا۔ کیونکہ جس جگہ عمران
کھڑا تھا اس کے نیچے ایک اور تہہ خانہ تھا اور ماسٹر ڈراگن کے پیر
کی ایک حرکت عمران کو پلک جھپکنے میں اس تہہ خانے میں پہنچا سکتی
تھی۔ لیکن سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ اور چیف کی جگہ خود
لے لینا ہی اس کا اصل منصوبہ تھا اور یہ منصوبہ گرفتاری کی وجہ سے
اسے خود بخود پورا ہوتا نظر آ رہا تھا اس لئے اس نے مزید کوئی حرکت
نہ کی تھی۔

ماسٹر ڈراگن غور سے کمرے کے ایک ایک انچ کا جائزہ لے رہا
تھا۔ اس کے ہاتھ ابھی تک اس کی پشت پر کلپ ہتھکڑی سے
جکڑے ہوئے تھے۔ لیکن ماسٹر ڈراگن کے لئے یہ کلپ ہتھکڑی کوئی
مسئلہ نہ تھا۔ کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں کو اس حد تک سکیڑنے کا فن جانتا
تھا کہ کلپ ہتھکڑی میں سے ہاتھ باہر کھینچ لے۔

ابھی ماسٹر ڈراگن کمرے کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ اچانک درو
کھلنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑا۔ کمرے میں عمران داخل ہو رہا
اس وقت وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔

عمران کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ اس نے اندر آکر درواز
اپنے عقب میں بند کر دیا۔

"ہاں تو ماسٹر ڈراگن! ——— تم یہاں اس لئے خاموشی سے چ
آئے کہ اس طرح تم سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں آسانی سے پہنچ
جاؤ گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر ڈراگن اس
شخص کی بے پناہ ذہانت پر دل ہی دل میں ایمان لے آیا۔ واقعی
یہ شخص خیالات تک پڑھ لیتا تھا۔

"تم جو چاہے سوچ لو ——— میں تو بہرحال گرفتار ہی ہوں ——— او
یہ بھی سن لو کہ اگر تم مجھ سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہو تو تم میری زبان
کھلوا سکو گے" ——— ماسٹر ڈراگن نے سنجیدہ لہجے میں جواب دی
ہوئے کہا۔

"ہاں بھئی! ——— تم اعلیٰ درجے کے مجرم ہو ——— ایک بین الاقوا
تنظیم کے چیف ہو ——— اس لئے تم مجھ جیسے آدمی کے سامنے کیسے
کھل سکتے ہو ——— ویسے اگر کہو تو میں تمہاری ملاقات سیکرٹ سرو
کے چیف سے کروا دوں ——— بولو کیا خیال ہے" ——— عمران
طنزیہ انداز میں کہا۔

"جو تمہاری مرضی آئے کرو ——— میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں
زبان کھولنا نہ کھولنا میرے بس میں ہے۔ اس لئے وہ نہیں کھل سک

ماسٹر ڈراگن نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے آخر تم سے پوچھنا ہی کیا ہے ——— تمہاری تنظیم
کے آدمی مارے جا چکے ہیں ——— تم گرفتار ہو چکے ہو ——— تمہارا مشن
مجھے معلوم ہے کہ تم اے۔ وَن فائل حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس کے
لئے تم نے انوکھا پلان بنایا کہ سیکرٹ سروس پر قبضہ کر کے نقلی سیکرٹ سروس
بنا کر فائل حاصل کر لی جائے ——— تمہارا یہ پلان فیل ہو چکا ہے اب
مزید کیا رہ گیا ہے باقی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر
ڈراگن نے بھرپور انداز میں قہقہہ لگایا۔

"کبھی تو مجھے تمہاری ذہانت پر رشک آتا ہے ——— اور کبھی تمہاری
حماقت سے مایوسی ——— تمہارا کیا خیال ہے کہ واقعی وائٹ شیڈو ختم ہو
چکی ہے ——— اور واقعی ہمارا مشن وہی تھا جو تمہیں بتایا گیا ہے ———
اگر اتنی ہی سیدھی بات ہے تو پھر یقیناً تمہارے پاس پوچھنے کے لئے
کچھ باقی نہیں رہتا" ——— ماسٹر ڈراگن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا
اس نے جان بوجھ کر عمران کو الجھانے کی کوشش کی تھی۔

"تم اطمینان سے یہاں بیٹھ کر قہقہے لگا سکتے ہو ——— میں تمہیں
روکوں گا نہیں ——— کیونکہ قہقہے لگانے سے پھیپھڑوں میں زیادہ آکسیجن
جاتی ہے ——— اور زیادہ آکسیجن صحت کے لئے انتہائی مفید ہوتی
ہے اور پھانسی کے پھندے پر لٹک کر تڑپنے کا صحیح منظر صحت مند
کو دیکھ کر ہی نظر آتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"وہ تمہارا چیف ——— کم از کم اس کی زیارت تو کرا دو" ——— ماسٹر ڈراگن

نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں اپنی نیند کے پیچھے پڑے ہوئے ہو ۔۔۔ وہ انتہائی خوفناک شکل کا مالک ہے ۔۔۔ جو ایک بار اس کی شکل دیکھ لے تو پھر وہ ہفتوں ڈر کے مارے سو بھی نہیں سکتا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی ماسٹر ڈراگن تیزی سے حرکت آیا۔ اس نے بڑے اطمینان سے اپنا دایاں ہاتھ انگلیوں کو اکٹھا کر کے سکیڑا۔ اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد اس کا ہاتھ کلپ ہتھکڑی کے حلقے سے کھسک کر نکل آیا۔ اس نے ہتھکڑی کے کلپ کو کھلے ہاتھ سے پکڑ کر دوسرا ہاتھ بھی اسی انداز میں آزاد کر لیا۔ اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے لاک کا جائزہ لیا اور پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ ٹرپل لیور کا سپیشل لاک تھا۔ جسے اندر سے صرف اسی صورت میں کھولا جا سکتا تھا جب کہ باہر سے ایک لیور گھما دیا جاتے۔ ورنہ اس کا کھلنا ناممکن تھا۔ ماسٹر ڈراگن نے اپنے کالر کے دائیں کونے پر چٹکی بھری اور پھر ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا تو ایک پتلی سی لیکن سخت تار باہر کو نکل آئی۔ تار کے جس سرے کو اس نے پکڑا ہوا تھا۔ وہاں ایک سوئی پن جیسا موٹا سرا تھا۔ ماسٹر ڈراگن نے وہ پن والا سرا لاک ہول میں ڈالا اور پھر تار کے پچھلے حصے کو ذرا سا موڑ دیا۔ دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں تین بار ابھریں اور ماسٹر ڈراگن نے تار کو واپس

کھینچ لیا۔ پن کا سرا ستارے کی طرح چمک رہا تھا۔ لیکن تار کا پچھلا مڑا ہوا حصہ سیدھا کرتے ہی پن کے سرے کی چمک غائب ہو گئی اس نے اسے دوبارہ کالر میں لگا دیا۔ اور پھر بڑے اطمینان سے ہینڈل دبا کر دروازے کو کھینچا تو دروازہ کھل گیا۔ باہر ایک طویل برآمدہ تھا۔ ماسٹر ڈراگن نے سر باہر نکال کر جھانکا تو برآمدے میں کوئی آدمی نہ تھا۔ وہ احتیاط سے باہر نکل آیا۔

برآمدے کے سامنے وسیع و عریض صحن تھا۔ جس کے بعد چار دیواری اور بڑا پھاٹک نظر آ رہا تھا۔ برآمدے میں دروازوں کی طویل قطار تھی اس نے ذرا سا آگے ہو کر دیکھا تو دائیں طرف کے تمام دروازے بند پڑے تھے جب کہ بائیں طرف آخر میں ایک دروازہ اُسے کھلا ہوا محسوس ہوا تو وہ دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

ابھی اس نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اُسے انسانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اسی کمرے سے سنائی دے رہی تھی جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ کوئی باتیں کر رہا تھا۔ ماسٹر ڈراگن کے پاس اسلحہ نہ تھا اس لئے وہ خالی ہاتھ ہی آگے بڑھنے لگا اور پھر دروازے کے قریب پہنچتے ہی وہ ٹھٹھک گیا۔ اب وہ بولنے والے کی آواز پہچان گیا تھا یہ آواز سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کی تھی۔ وہ دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ اب آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

" صفدر۔ تنویر اور نعمانی کو وہیں کوٹھی کے گرد چھوڑ کر باقی سب اپنی اپنی رہائش گاہوں پر لوٹ جائیں ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ تنظیم کے کچھ ممبر ہیڈ کوارٹر سے باہر ہوں اور واپس آئیں ۔۔۔ اگر ایسی

بات ہو تو صفدر سے کہنا کہ مجھے اطلاع دے دے" ـــــ ایکسٹو کی مخصوص بھاری آواز اُسے واضح طور پر سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز کے ساتھ ہی کرسی کے کھسکنے کی آواز سنائی دی اور ڈراگن دیوار کے ساتھ پشت لگا کر چمٹ سا گیا۔ کیونکہ اُسے خدشہ تھا کہ شاید ایکسٹو باہر آ رہا ہے۔ لیکن جب چند لمحوں تک کوئی باہر نہ آیا تو وہ آہستہ سے آگے بڑھا اور اس نے کھلے ہوتے دروازے سے اندر جھانکا۔

کمرہ خالی پڑا ہوا تھا کمرے کے درمیان ایک بڑی میز تھی جس کے آگے بھی کرسیاں تھیں اور پیچھے بھی ایک کرسی رکھی ہوئی تھی۔ ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹا دروازہ اُسے نظر آ رہا تھا اور وہ دروازہ آہستہ سے بند ہو رہا تھا۔ اس کے بند ہونے کا انداز آٹومیٹک تھا۔ ماسٹر ڈراگن سمجھ گیا کہ ایکسٹو اس دروازے سے گیا ہے اور دروازہ آٹومیٹک کلوزر کی وجہ سے خود بخود بند ہو رہا تھا۔ وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور سائیڈ سے ہوتا ہوا اسی دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس کے اعصاب بری طرح تنے ہوئے تھے۔ اُسے یقین نہ آ رہا تھا کہ وہ دنیا کے خوفناک ترین انسان کے اصل کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ اسی لمحے چھوٹے دروازے کے عقب سے اُسے قدموں کی آواز آتی ہوئی سنائی دی اور وہ دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی جس نے چست لباس پہنا ہوا تھا ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے باہر نکلا۔ وہ فائل کھول کر پڑھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس لئے اس نے سائیڈ پر ماسٹر ڈراگن

کی موجودگی کا احساس نہ کیا۔

اسی لمحے ماسٹر ڈراگن کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار پوری قوت سے نوجوان کی گردن کے پچھلے حصے پر پڑا اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل سامنے میز سے ٹکرایا اور پھر اُلٹ کر نیچے گرا۔ اس کے ہاتھ ایک لمحے کے لئے پھیلے اور سکڑے اور پھر وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔

"یہ ایکسٹو نہیں ہو سکتا ـــــ ایکسٹو اتنا بودا نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی وار میں ڈھیر ہو جائے۔ اور پھر یہ تو نوجوان آدمی ہے" ـــ ماسٹر ڈراگن نے سوچا اور اسی لمحے اس کی نظریں میز کے کنارے پر موجود خون پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ نوجوان کے سر کی سائیڈ سے بھی خون بہہ رہا تھا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے ـــــ یہ میز کے کونے سے ضرب کھا کر بے ہوش ہوا ہے" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ کسی ریوالور یا گن کو تلاش کر رہا تھا۔ اور اسی لمحے اس کی نظریں گھومتی ہوئی ایک طرف پڑی فائل پر پڑیں جو نوجوان کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک طرف جا گری تھی۔ اور ماسٹر ڈراگن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ کیونکہ فائل پر اے۔ ون اور ٹاپ سیکرٹ کے الفاظ اُسے صاف نظر آ رہے تھے وہ بھوکے عقاب کی طرح فائل پر جھپٹا اور اُسے اٹھا کر کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کا رُواں رُواں خوشی سے ناچ اٹھا۔ ابھی وہ فائل کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی

گھنٹی بج اٹھی۔ وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ اس نے حتی الوسع وہی لہجہ اور آواز بنانے کی کوشش کی جو وہ دروازے سے باہر کھڑے ہو کر سن رہا تھا۔

"طاہر!۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں۔۔۔ میں نے وائٹ شیڈو کے ہیڈ کوارٹر کی خود تلاشی لی ہے۔۔۔ اس کے تہہ خانے کے ایک خفیہ خانے سے ایک ایسی دستاویز ملی ہے جو ہمارے لئے بے حد اہم ہے۔۔۔ اس میں وائٹ شیڈو کا اصل مشن سامنے آگیا ہے۔۔۔ میں دانش منزل پہنچ رہا ہوں۔۔۔ تم ماسٹر ڈراگن کا خیال رکھنا۔۔۔ او کے"۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ماسٹر نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور رکھا۔ فائل کی دستیابی نے اسے بری طرح بوکھلا دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس فائل کے عمران کے ہاتھوں میں پہنچ جانے کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے اور پھر اسے دن فائل بھی اس کے ہاتھ لگ چکی تھی۔ اس لئے وہ رسیور رکھتے ہی تیزی سے اچھلا اور کمرے سے باہر نکل کر انتہائی تیز رفتاری سے پھاٹک کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ فائل اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں پہلے ہی رکھ لی تھی۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس نے اس کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھولی اور باہر نکل آیا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا سڑک کراس کر کے وہ سامنے والے کیفے کی سائیڈ میں جانے والی گلی میں گھستا چلا گیا۔ گلی ذرا سی آگے جا کر مڑ گئی تھی اور وہاں مارکیٹ کا عقبی اور تنگ حصہ تھا جہاں مارکیٹ کی گندگی پھینکی جاتی تھی۔ اسی وجہ سے ادھر سے نہ کوئی گذرتا تھا اور نہ ہی کوئی ادھر آتا تھا۔

ماسٹر ڈراگن کو اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ جلدی سے ایک ڈرم کے عقب میں ہو گیا۔ آنے والا چند لمحے وہاں رکا اور پھر واپس چلا گیا۔ اور پھر ماسٹر ڈراگن نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے جلدی سے اپنے سر پر موجود بالوں کی وگ اتار کر اسے اس کے بالوں کو انگلیوں سے جگہ جگہ سے جھٹکنا شروع کر دیا۔ اس کے ایسا کرنے سے نہ صرف بالوں کا ڈیزائن یکلخت بدل گیا بلکہ ان میں سنہری بالوں کی آمیزش بھی ہو گئی۔ وگ اس نے دوبارہ سر پر پہنی۔ بھنوؤں کے اوپر لگے ہوئے نقلی بالوں کو اکھاڑ کر انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر پہلے ہاتھوں سے ترتیب دیا۔ پھر انہیں مونچھوں کی جگہ چپکا لیا۔ تین نقلی مسّے لگا کر اس نے ناک کے اندر موجود ڈبل سپرنگوں میں سے ایک ایک نکال لیا۔ اس طرح اس کی یکسر شکل بدل گئی۔ اب وہ کوئی لاابالی سا نوجوان نظر آنے لگا تھا۔ کوٹ اتار کر اس نے الٹا کر پہن لیا اور فائل کو جو کوٹ الٹانے کی وجہ سے باہر آگئی تھی نکال کر اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ ٹائی اتار کر جیب میں ڈال لی۔ اور پھر پتلون بھی اتار کر الٹ کر پہن لی۔ اس طرح سوائے جوتوں کے باقی اس کی ہر چیز بدل گئی تھی پھر وہ اطمینان سے مڑا اور گلی میں سے نکل کر دوبارہ سڑک پر آیا۔ پھاٹک کی کھڑکی ابھی تک کھلی ہوئی تھی۔ وہ اس طرف توجہ دیئے بغیر تیزی سے کیفے کی طرف بڑھ گیا۔

ابھی وہ کیفے تک پہنچا ہی تھا کہ ایک نوجوان ایک ستون کی اوٹ سے نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"میری ماچس گیلی ہے"۔۔۔ نوجوان نے ماسٹر ڈراگن کے قریب

پہنچ کر کہا۔

"اوہ !۔۔۔ تو میں کیا کروں ۔۔۔ کوئی گلی میں پڑی مل جائے گی۔ اٹھالینا" ماسٹر ڈراگن نے چونک کر کہا۔ وہ سمجھ گیا کہ آنے والا ڈارک ہے، کیونکہ یہ کوڈ صرف اسی کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے اس نے اُسے جواب دے دیا تھا۔

"باس !۔۔۔ میں نے صرف کوٹ کے ڈیزائن کی وجہ سے آپ کو پہچانا ہے"۔۔۔۔ ڈارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں !۔۔۔ میں میک اَپ میں ہوں ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے اُسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ گلی کی طرف لے جاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی گندگی والی جگہ پر جاکر رُک گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔؟ ماسٹر ڈراگن نے وہاں پہنچتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ایک بند شیشوں والی کار اندر گئی اور تھوڑی دیر بعد واپس چلی گئی کار کا نمبر سکس وَن زیرو تھری زیرو ہے ۔۔۔ نئے ماڈل کا ڈاٹسن کار ہے ۔۔۔۔ اس کے کچھ دیر بعد آپ کی جسامت کا ایک آدمی کھڑکی کھول کر باہر نکلا اور سڑک کراس کر کے اس گلی میں داخل ہوگیا۔ نمبر تھری اس کے پیچھے تھا۔ لیکن اس نے آکر اطلاع دی ہے کہ وہ آدمی کہیں غائب ہوگیا ہے ۔۔۔۔ اس کے بعد آپ نظر آئے۔ آپ کے کوٹ کا مخصوص ڈیزائن دیکھ کر مجھے شبہ ہوا کہ شاید آپ یہاں آئے ہیں۔۔۔۔ چنانچہ میں نے آپ کے قریب جاکر مخصوص کوڈ دہرایا اور اس کی بات سُن کر ماسٹر ڈراگن سمجھ گیا کہ جس کے قدموں کی آواز سُن کر وہ ڈرم کے پیچھے چھپا تھا۔ وہ

اس کا اپنا ہی آدمی تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ میک اَپ کی وجہ سے وہ اُسے پہچان نہ سکا تھا۔

پھر وہ ڈارک کے ساتھ کیفے کے اندر داخل ہوگیا۔ وہ اب سوچ رہا تھا کہ عمران ابھی آئے تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت پوری قوت اس پر جھپٹ پڑے۔ سنٹرل کمان نے تو یہ کیس اس کے ذمہ لگاتے ہوئے یہی ہدایات دی تھیں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو طویل عرصے تک الجھائے رکھے۔ لیکن اس نے اپنے طور پر یہ پلان بنایا تھا کہ اس طرح طویل عرصے تک اِدھر اُدھر ٹامک ٹوئیاں مارنے کے کیوں نہ وہ سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے خود اس کی جگہ لے لے۔ اس طرح بلیو ھاؤنڈ مشن بھی اطمینان سے مکمل ہوجائے گا۔ اور وہ خود بھی بہت سے قیمتی راز حاصل کر لے گا۔ اور اے وَن فائل بھی اس کے پروگرام کا ایک حصّہ تھا۔ کیونکہ کچھ عرصہ پہلے اسرائیل کی طرف سے اے وَن فائل حاصل کرنے کے لئے ایک مشن ترتیب دیا گیا تھا۔ لیکن یہ مشن یہاں آکر ناکام ہوگیا تھا۔

ماسٹر ڈراگن چونکہ خود یہودی تھا اور اسرائیل کے اعلیٰ ترین حلقوں سے اس کا رابطہ رہتا تھا۔ اس لئے اُسے اسس اے وَن فائل کے متعلق علم ہوگیا تھا۔ لیکن اپنی بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے وہ اس طرف توجہ نہ دے سکا تھا۔ اب جبکہ سنٹرل کمان نے پاکیشیا کے بارے میں مشن اس کے ذمہ لگایا تو اُسے خیال آگیا کہ کیوں نہ وہ اے وَن فائل حاصل کر کے اسرائیل پہنچا دے۔ گو اس کا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا منصوبہ تو ناکام ہوگیا تھا لیکن وہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو اندر سے دیکھ چکا تھا۔ اور خفیہ فائل حاصل کر چکا تھا۔

اب اس نے یہی پروگرام بنایا تھا کہ عمران کے آنے پر وہ ڈائریکٹ

ایکشن کر کے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر مکمل قبضہ کر لے۔ چنانچہ اس نے اپنے آدمیوں کو اس بارے میں ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اس کی نظریں پھاٹک پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

عمران نے گیسٹ رُوم کا دروازہ لاک کر کے بلیک زیرو کے پاس پہنچ گیا اور وہاں اس نے صفدر وغیرہ کو کال کر کے ان سے رپورٹ لی۔ صفدر نے اُسے بتایا کہ کوٹھی سے صرف ایک مشین برآمد ہوئی ہے جس کے ذریعے کوٹھی کے اندرونی حصے کو سکرین پر چیک کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی خاص چیز نہیں ہے۔

عمران نے اُسے کوٹھی کی نگرانی کی ہدایت کی اور کہا کہ عمران کو وہاں بھیجا جا رہا ہے تاکہ مزید چیکنگ ہو سکے۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے خود چیکنگ کرنی چاہیئے ۔۔۔ کیونکہ ایسا ہونا ناممکن ہے کہ اتنی بڑی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر میں سے کوئی خاص چیز برآمد نہ ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو آخر کس خاص چیز کی تلاش ہے ۔۔۔؟ ماسٹر ڈراگن پکڑ

گیا ہے ۔۔۔ اس کے سارے ساتھی مارے جا چکے ہیں ۔۔۔ اب مزید کیا تلاش کرنا ہے" ۔۔۔؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"بلیک زیرو! ۔۔۔ وائٹ شیڈو احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے ۔۔۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان سے وَن فائل کے متعلق ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی ماسٹر ڈراگن سے بات چیت کر کے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ وائٹ شیڈو کا مشن صرف یہی فائل حاصل کرنا نہیں ہے ۔۔۔ یہ اس سے بھی کوئی لمبا اور گہرا چکر ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اس سے اگلوایا جا سکتا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بین الاقوامی تنظیم کا چیف ہے ۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ زبان کھول دے گا ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ ایسے آدمی مر تو سکتے ہیں زبان نہیں کھول سکتے ۔۔۔ میں نے اس کی ذہنی کیفیت بھی چیک کر لی ہے ۔۔۔ اس کی قوت مدافعت انتہائی مضبوط ہے۔ اس لئے ایسے آدمی کو ہپناٹائز بھی نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔ اور پھر لاشعور چیک کرنے والی مشین بھی شاید بے کار ثابت ہو۔ کیونکہ ایسے لوگ ایسی مشینوں سے نمٹنے کی خصوصی تربیت حاصل کرتے ہیں ۔۔۔ اس لئے ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنے طور پر ہاتھ پیر ماریں ۔۔۔ اگر کوئی معمولی سا کلیو بھی مل جائے تو اس کی مدد سے ماسٹر ڈراگن سے کچھ نہ کچھ اگلوایا جا سکتا ہے ۔۔۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر کوشش کی جائے تو شاید کوئی کلیو ان کے ہیڈ کوارٹر سے مل جائے ۔۔۔ تم محتاط رہنا۔ میں وہیں جا رہا ہوں ۔۔۔ اگر کچھ مل گیا تو میں تمہیں فون کر دوں گا" ۔۔۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے سر ہلانے پر وہ اٹھ کر آپریشن رُوم سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک نظر گیسٹ رُوم

کے دروازے پر ڈالی۔ وہ اسی طرح لاک تھا۔ اور اس میں جس قسم کا سپیشل لاک لگا ہوا تھا اُسے اندر سے کھول لئے جانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ اور پھر ماسٹر ڈراگن کے ہاتھ بھی اس کی پشت پر کلپ ہتھکڑی سے بندھے ہوئے تھے۔ اور عمران کو معلوم تھا کہ کمرے میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جس کی مدد سے وہ یہ ہتھکڑی کھول سکے۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہو کر آگے بڑھا اور پھر کار نکال کر وہ سیدھا خیابان کالونی کی اسی کوٹھی تک پہنچ گیا جہاں سے وہ ماسٹر ڈراگن کو گرفتار کر کے لایا تھا۔ وہاں صفدر نے اُسے اپنی تلاشی کے متعلق تفصیل سے بتایا تو عمران نے اُسے نگرانی کے لئے کہا اور خود وہ کوٹھی کے اندر چلا گیا۔ اس نے تلاشی کا آغاز اسی تہہ خانے سے کیا اور پھر اتفاقاً ہی اس کا ہاتھ دیوار کے ایک حصے پر پڑا تو دیوار میں ایک مخصوص خانہ کھل گیا۔ اندر ایک چھوٹی سی الماری بنی ہوئی تھی جس میں ایک ٹرانسمیٹر۔ تھوڑا سا اسلحہ۔ کافی مقدار میں مقامی کرنسی اور ایک فائل پڑی ہوئی تھی۔

عمران نے جلدی سے وہ فائل اٹھائی اور پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ فائل میں وائٹ شیڈو کی سنٹرل کمان کے خصوصی اجلاس کی رپورٹ کے ساتھ ساتھ ماسٹر ڈراگن کے مشن کے بارے میں تفصیلات درج تھیں۔ اس فائل سے معلوم ہوتا تھا کہ پاکیشیا کی ہمسایہ حکومت آک لینڈ جو سُپر پاور روسیاہ کے تحت تھی اور جس کے ساتھ پاکیشیا کا خاصا طویل جھگڑا چل رہا تھا۔ روسیاہ کے ساتھ مل کر پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کے لئے ایک خصوصی مشن پر کام کر رہی ہے۔ اس مشن کا کوڈ نام بلیو ہاؤنڈ تھا اور

حکومت آک لینڈ نے اپنے ایجنٹوں یا روسیاہ ایجنٹوں کو سامنے لانے کی بجائے بلیو ہاؤنڈ مشن کی تکمیل تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھانے کے لئے وائٹ شیڈو کی خدمات حاصل کی ہیں۔ فائل بے حد اہم تھی۔ اس لئے عمران نے جلدی سے فائل کو موڑ کر جیب میں ڈالا اور تیزی سے واپس مڑا۔ راہداری کے کمرے میں پڑا ہوا ٹیلیفون اُسے نظر آیا تو اس نے بلیک زیرو کو فون کر کے ماسٹر ڈراگن کے متعلق بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ ماسٹر ڈراگن جس اطمینان سے گرفتار ہو کر دانش منزل پہنچا تھا اور عمران سے گفتگو کے دوران اس کا جو رویہ تھا اسی بنا پر عمران کے ذہن میں مسلسل ایک خلش سی موجود تھی۔ حالانکہ عمران جانتا تھا کہ گیسٹ روم سے وہ کسی صورت باہر نہیں نکل سکتا۔ لیکن پھر بھی خلش بدستور موجود تھی۔ اور اب اس فائل کے ملنے کے بعد تو وہ ماسٹر ڈراگن سے سب کچھ اگلوا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے بلیک زیرو کے نمبر گھمائے اور پھر بلیک زیرو کی آواز سنتے ہی اس نے اُسے ہدایات دینی شروع کر دیں۔ رسیور رکھ کر وہ کوٹھی سے باہر آ گیا۔ اس نے صفدر کو نگرانی کے لئے کہا اور خود اپنی کار میں بیٹھ کر دانش منزل کی طرف چل پڑا۔ اس کا ذہن بلیو ہاؤنڈ مشن کے بارے میں سوچ بچار میں مصروف تھا۔ اس فائل کے ملنے کے بعد ماسٹر ڈراگن اور وائٹ شیڈو کی حیثیت اس کی نظروں میں ثانوی سی ہو گئی تھی۔ کیونکہ ان لوگوں کا اپنا کوئی مشن نہ تھا بلکہ یہ بلیو ہاؤنڈ مشن کی تکمیل اور تحفظ کے لئے کام کر رہے تھے۔ اور اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے ماسٹر ڈراگن پر کتنا ہی ہولناک تشدد کیوں نہ کرنا پڑے وہ اس سے بلیو ہاؤنڈ مشن کے متعلق تفصیلات معلوم کر کے ہی رہے گا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کے گیٹ کے سامنے جا کر رکی
تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی
وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور بھاگتا ہوا کھڑکی سے اندر داخل ہوا
اس نے ایک نظر اندر ڈالی اور دوسرے لمحے جیسے اس کے سر پر قیامت
سی ٹوٹ پڑی۔ کیونکہ سامنے ہی اس گیسٹ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا
جس میں ماسٹر ڈراگن بند تھا۔ اس کے ذہن میں کھنکھجورے رینگنے لگے
وہ بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا آپریشن روم کی طرف دوڑا۔ اور پھر آپریشن
روم میں داخل ہوتے ہی اس کی آنکھیں حقیقت میں پھیلتی چلی گئیں
کیونکہ آپریشن روم میں موجود میز اور لائبریری کی طرف جانے والے دروازے
کے درمیان بلیک زیرو ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔ اس کے
سر سے خون بہہ رہا تھا۔

عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بلیک زیرو کو پلٹ کر اس
کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ بلیک زیرو ابھی زندہ تھا لیکن اس کے دل کی دھڑکن
بتا رہی تھی کہ اس کی حالت انتہائی خطرناک ہے۔ اور وہ کسی بھی لمحے موت
کی وادی میں داخل ہو سکتا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور
دروازہ کھول کر وہ راہداری میں دوڑتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھ
گیا۔ بلیک زیرو کی حالت دیکھ کر وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔ اس نے
بلیک زیرو کو آپریشن ٹیبل پر لٹایا اور پھر الماری سے ادویات وغیرہ نکال
کر اس نے جلدی جلدی سے اسے طاقت کے مختلف انجکشن لگانے
شروع کر دیئے تاکہ بلیک زیرو کی ختم ہونے والی قوت مدافعت کو سہارا
مل سکے۔ چار انجکشن لگانے کے بعد اس نے اس کی ناک سے آکسیجن

لگا دی۔ اور اس کی نبض پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ انجکشن
اور آکسیجن نے مل کر بلیک زیرو کی ڈوبتی ہوئی نبض کو سہارا دے دیا تھا
اور اب وہ خطرے کی حالت سے باہر آ گیا تھا۔ عمران نے اس کے
سر کے زخم کی مرہم پٹی کی اور پھر آکسیجن ہٹا دی۔

اسی لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور عمران یہ آواز
سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے دروازے کے قریب
دیوار پر نصب ایک بڑے سوئچ بورڈ پر مختلف بٹن دبانے شروع کر
دیئے۔ دوسرے لمحے دروازے کے اوپر دیوار میں نصب ایک بڑی
سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر اس وقت چار افراد بڑے
محتاط انداز میں برآمدے سے آپریشن روم کی طرف بڑھتے نظر آ رہے تھے
ان میں سے تین کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جب کہ سب سے
آگے آنے والے کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ عمران کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ
دوڑنے لگی۔ اس نے جلدی سے دو تین اور بٹن دبائے اور پھر دروازہ
کھول کر دوڑتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔

دوسرے بٹن دبانے سے آپریشن روم کے دروازے کے سامنے
حفاظتی ریز کا جال تن گیا تھا۔ یہ ریز نظر نہ آتی تھیں اس لئے بظاہر
دروازہ کھلا تھا۔ لیکن عمران کو معلوم تھا کہ اب وہ آپریشن روم میں داخل
نہ ہو سکیں گے۔

جب عمران آپریشن روم میں پہنچا تو اسے ایک آدمی کے چیخنے اور
پھر بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ سمجھ گیا کہ ان میں سے

کسی نے آپریشن روم میں داخل ہونے کی کوشش کی ہے۔

عمران جلدی سے میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھا۔ اب فائرنگ ہو گئی تھی۔ اور دروازے کے سامنے کوئی موجود نہ تھا۔ عمران نے جلدی سے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹن دبائے تو سامنے دیوار پر سکر روشن ہو گئی۔ اور اس نے حملہ آوروں کو واپس پھاٹک کی طرف دوڑ ہوتے دیکھا۔ ان میں سے ایک نے اس پستول بردار کو کاندھے پر اٹھا ہوا تھا۔ وہ بیہوش تھا۔

عمران نے ایک بٹن دبایا تو پھاٹک کی کھلی ہوئی کھڑکی بند ہو گئی عمران نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر کنارے پر موجود ایک بٹن کو آن کر دیا۔ دوسرے لمحے میز کے کنارے کی سطح ڈھکن کی طرح کھل گئی اور ایک دوربین نما آلہ باہر نکل گیا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے ہاتھ سے درست کیا اور پھر اس کی سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن کو دبا دیا۔ ایک زوردار گونج سنائی دی اور عمران نے سکرین پر ایک سرخ رنگ کے گولے کو برآمدے کے اوپر سے اڑ کر پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ تینوں افراد اب پھاٹک کے قریب پہنچ چکے تھے ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی کنڈی کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ان کی طرف لپکتا ہوا سرخ رنگ کا گولہ پھاٹک سے ٹکرایا اور پھر جیسے ان تینوں پر سرخ رنگ کی چنگاریوں کی بارش سی ہو گئی۔ اور وہ تینوں ہی کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح پھاٹک کے ساتھ ہی زمین پر ڈھیر ہو گئے۔

عمران نے بٹن آف کر کے دوربین نما آلے کو واپس میز کے اند

غائب کیا اور پھر اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ وہ آپریشن روم کے دروازے پر موجود حفاظتی ریز سسٹم ختم کر رہا تھا۔ حفاظتی سسٹم ختم کرتے ہی وہ اچھل کر دروازے سے باہر نکلا اور پھر دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے بعد اس نے ایک ایک کر کے ان چاروں کو اپنے کاندھے پر لاد کر سپیشل گیسٹ روم میں پہنچا دیا۔

اس بار اس نے انہیں پہلے والے گیسٹ روم میں نہ پہنچایا تھا بلکہ انہیں سپیشل گیسٹ روم میں رکھا تھا۔ سپیشل گیسٹ روم کا دروازہ بند کر کے وہ واپس آپریشن روم میں آیا اور پھر راہداری سے ہوتا ہوا آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس نے دیکھا کہ بلیک زیرو آپریشن ٹیبل پر بیٹھا حیرت بھرے انداز میں ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

"آپ کو ہوش آگیا جناب ایکسٹو صاحب" ـــــ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب! ـــ میں اے ون فائل اٹھا کر جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا ـــ مجھ پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ـــ میرا دماغ یکلخت اندھیروں میں ڈوب گیا" ـــ بلیک زیرو نے انتہائی معذرت بھرے انداز اور کمزور لہجے میں کہا۔

"اے ون فائل ـــ لیکن تمہارے قریب فائل تو موجود نہ تھی ـــ اوہ غضب ہو گیا" ـــ عمران اے ون فائل کا سنتے ہی بُری طرح بوکھلا گیا اور دوسرے لمحے وہ مڑا اور پھر اس طرح واپس آپریشن روم کی طرف دوڑا جیسے اس کے پیروں میں موٹر لگ گئی ہو۔ آپریشن روم میں آ کر وہ

باہر برآمدے میں آیا اور پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا سپیشل گیسٹ روم کی طرف گیا۔ اس کے دوڑنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سو میٹر ورلڈ ریس میں بین الاقوامی ریکارڈ کے لئے دوڑ رہا ہو۔

سپیشل گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا اور تیر کی طرح ایک سٹریچر پر موجود اس پستول والے کی طرف بڑھا۔ کیونکہ حملہ آوروں کا لیڈر وہی تھا۔ وہ چاروں بدستور بیہوش پڑے ہوتے تھے کیونکہ ان کی بیہوشی اب سیپام ریز کی مرہون منت تھی۔ اور عمران جانتا تھا کہ جب تک انہیں انٹی سیپام انجکشن نہ لگائے جائیں گے، وہ ہوش میں نہیں آئیں گے۔

تلاشی کے دوران جیسے ہی اس پستول والے کے کوٹ کی اندرونی جیب سے اے وَن فائل برآمد ہوئی۔ عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر جلدی سے فائل کھول کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کا چہرہ پوری طرح کھل اٹھا۔ کیونکہ فائل کے کاغذوں پر موجود مخصوص روشنی کی چمک بتا رہی تھی کہ اس کی فلم نہیں بنائی گئی۔ اس فائل کے کاغذوں پر ایسا لوشن لگایا گیا تھا جس سے اگر اس کی فلم بنانے کی کوشش کی جاتی تو فلم پر کوئی لفظ نہ آتا۔ البتہ فائل کے لوشن کی چمک سیاہی مائل ہو جاتی۔

عمران نے فائل واپس اپنی جیب میں رکھی۔ اب وہ اس پستول والے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کی جیب سے فائل نکالنے کے لئے جب اس کا کوٹ الٹایا تو عمران اسی لمحے سمجھ گیا کہ یہ ماسٹر ڈراگن ہے۔ کیونکہ کوٹ ڈبل تھا۔ اور اندر وہی ڈیزائن تھا جو پہلے ماسٹر ڈراگن نے پہنا ہوا

تھا۔ عمران نے اب اس کی مکمل اور تفصیلی تلاشی لینی شروع کر دی۔ کیونکہ گیسٹ روم کا لاک توڑا نہ گیا تھا بلکہ اُسے باقاعدہ کھولا گیا تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ اندر سے اس لاک کو کھولنے کے لئے ماسٹر ڈراگن نے کوئی خاص آلہ استعمال کیا ہوگا۔ اور عمران کو اسی آلے کی تلاش تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس کے کالر سے وہ مخصوص پن برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ عمران چند لمحے غور سے اس پن کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پن کو اپنی جیب میں ڈال لیا۔ یہ واقعی ایک نئی ایجاد تھی جس کی اطلاع عمران کو نہ تھی۔ وہ پن کے پچھلے حصے پر مڑنے کے نشانات دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ اصل چکر کیا ہے پن جیب میں ڈال کر وہ واپس مڑا تو دروازے پر بلیک زیرو کھڑا تھا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب ـــــ مجھے یہ خیال بھی نہ تھا کہ ماسٹر ڈراگن لاک کھول کر باہر آجائے گا ـــــ اگر وہ لاک توڑتا تو مجھے اطلاع مل جاتی" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی ندامت سے کہا۔

"کوئی بات نہیں ـــــ جو ترکیب اس نے استعمال کی ہے ـــــ وہ واقعی نئی تھی اور اس میں تمہارا قصور نہیں ـــــ چونکہ برآمدے میں ایسا نظام موجود نہیں کہ وہاں سے گذرنے والے کی اطلاع آپریشن روم میں پہنچ جائے ـــــ اس لئے تم قصوروار نہیں ہو ـــــ لیکن تم اے وَن فائل لائبریری سے کیوں نکال لائے تھے" ـــــ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے سوچا تھا کہ اسے لائبریری سے نکال کر سپیشل سیف میں منتقل کر دوں" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ اچھا! ــــ بہر حال اب یہ فائل لو اور جا کر اسے سپیشل سیف میں رکھو ــــ میں ذرا اس ماسٹر ڈراگن سے دو باتیں کر لوں ــــ ارے ہاں! ــــ یہ دوسری فائل بھی لے لو ــــ یہ وہ فائل ہے جس کا ذکر میں نے فون پر کیا تھا" ــــ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ماسٹر ڈراگن کے ہیڈ کوارٹر سے برآمد ہونے والی فائل نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے فون پر ــــ میری تو آپ سے بات ہی نہیں ہوئی" ــــ بلیک زیرو نے فائل لیتے ہوئے چونک کر کہا۔

"تم سے بات نہیں ہوئی ــــ اوہ! تو پھر اس وقت تک تم شکار ہو چکے تھے اور بات کرنے والا یہی ماسٹر ڈراگن تھا ــــ اور میں اب سمجھا کہ وہ تمہیں زندہ چھوڑ کر باہر کیوں نکل گیا تھا ــــ اس فائل کی برآمدگی کا سن کر بوکھلا گیا ہوگا ــــ ورنہ شاید تم واپس زندگی کی طرف کبھی نہ لوٹ سکتے ــــ بہر حال تم جا کر دونوں فائلیں سپیشل سیف میں منتقل کرو ــــ میں اسے لے کر ڈارک روم میں جا رہا ہوں ــــ تم گیٹ کے باہر کھڑی میری کار اندر پہنچا دو" ــــ عمران نے کہا اور واپس ماسٹر ڈراگن کی طرف مڑ گیا۔

اس نے ماسٹر ڈراگن کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور سپیشل گیسٹ روم سے باہر نکل آیا۔ دروازہ لاک کر کے وہ تیزی سے آپریشن روم کی طرف جانے کے الٹی سائیڈ پر چلتا ہوا برآمدے کے آخر میں موجود کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ بند کر کے اس نے سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا گیا۔ تھوڑی دیر

بعد کمرہ ساکت ہو گیا تو سائیڈ کا دروازہ کھول کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کمرے کی دیواروں کے ساتھ قدیم زمانے کے آلاتِ تشدد جگہ جگہ لٹکے ہوتے تھے۔ یہ آلات عمران نے جان بوجھ کر لٹکائے ہوئے تھے۔ کیونکہ ان خوفناک آلات کی موجودگی وہاں لے جانے والے پر انتہائی نفسیاتی اثرات ڈالتی تھی۔

عمران نے ماسٹر ڈراگن کو ایک بینچ پر لٹایا اور پھر چمڑے کی بیلٹیں اس کے پورے جسم کے گرد باندھ دیں۔ اس کے بعد اس نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھولی اور اس میں سے اینٹی سیپام انجکشن نکال کر ماسٹر ڈراگن کے دونوں بازوؤں میں انجکشن لگا دیئے۔

اسی لمحے بلیک زیرو اندر داخل ہوا۔ اس نے لباس بدل لیا تھا اور سر اور چہرے پر سیاہ نقاب چڑھا لیا تھا۔

"تم نے اچھا کیا کہ لباس بدل لیا ــــ ورنہ یہ تمہیں دیکھتے ہی پہچان جاتا" ــــ عمران نے کہا۔

"ویسے اگر یہ میرے لہجے میں بولا تھا تو پھر یقیناً اس نے میری گفتگو سنی ہوگی ــــ کیونکہ میں لائبریری میں جانے سے پہلے صفدر کا فون اٹنڈ کر رہا تھا" ــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ اسی لئے یہ تمہارا لہجہ بنا لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اتنا درست لہجہ کہ میں بھی نہ چیک کر سکا ــــ کیونکہ اس نے تازہ گفتگو سنی ہوئی تھی۔ بہر حال اس انکشاف کے بعد تو اس کی موت اب لازمی ہو گئی ہے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ماسٹر ڈراگن کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ دونوں چونک

کر اُسے دیکھنے لگے۔ بلیک زیرو ایک اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا تھا جب کہ عمران بنچ کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

چند لمحوں تک کسمسانے کے بعد ماسٹر ڈراگن نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے یکلخت اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر کراہتے ہوئے بے حس و حرکت ہو گیا۔ اسی لمحے اُسے شاید عمران اور بلیک زیرو کی موجودگی کا پہلی بار احساس ہوا۔ اس نے نظریں گھما کر ادھر دیکھا اور ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"ماسٹر ڈراگن!۔۔۔ شاید تم سے بڑا احمق دنیا میں پہلے کبھی پیدا نہ ہوا ہو گا ۔۔۔ جب تم اے وَن فائل لے کر نکل ہی گئے تھے تو پھر واپس آنے کی کیا تک تھی" ۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو ۔۔۔ میرا نام ماسٹر ڈراگن نہیں ہے ۔۔۔ وہ تو میرا باس ہے" ۔۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے بھنچے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران!۔۔۔ اس کی وِگ اتار کر اس کے سر پہ الیکٹرک شاک لگا دو کہ اس کا دماغ درست ہو جائے" ۔۔۔۔ اچانک بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔۔ عمران نے یوں مؤدبانہ لہجے میں کہا جیسے وہ ایکسٹو کا انتہائی فرمانبردار ملازم ہو۔ اور پھر اس نے ہاتھ کے ایک ہی جھٹکے سے اس کے سر پر موجود وگ اتار کر ایک طرف پھینک دی اس کے بعد وہ سائیڈ میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"کاش!۔۔۔ میں اس وقت تمہیں گولی مار دیتا" ۔۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے گولی مارنے کے لئے تمہیں ابھی ہزار بار دوبارہ پیدا ہونا پڑے گا ۔۔۔ ہاں! البتہ تم آپریشن رُوم بوائے کو گولی مار سکتے تھے ۔۔۔ وہ اس وقت بھی ہسپتال میں پڑا ہوا ہے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے پاس اہم ترین فائل تھی اور وہ تمہارے لہجے میں بات کر رہا تھا ۔۔۔۔ تم اب مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو" ۔۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے کہا

"تم ابھی بچے ہو ماسٹر ڈراگن!۔ ایکسٹو اگر اسی طرح سب کے سامنے آتا رہے تو اب تک وہ ہزاروں بار مر چکا ہوتا ۔۔۔ ایکسٹو کہاں ہوتا ہے اس کا علم صرف ایکسٹو کو ہی ہوتا ہے ۔۔۔ باقی ہر کمرے میں اسسٹنٹ کام کرتے رہتے ہیں ۔۔۔۔ آواز ایکسٹو کی ہی سنائی دیتی ہے۔ اور فی الحال تم اپنی کھوپڑی میں ہونے والے سوراخ کی آواز سننے کی کوشش کرو" ۔۔۔ عمران نے واپس آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں الیکٹرک شاک لگانے والا ایک آلہ تھا۔

"تم کیا چاہتے ہو ۔۔۔ ٹھیک ہے میں ماسٹر ڈراگن ہوں" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"بلیو ہاؤنڈ تنظیم کا مشن کیا ہے ۔۔۔ اور وہ کہاں کام کر رہی ہے بس اتنا بتا دو ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ یہ نہ کہنا کہ تمہیں معلوم نہیں" ۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مجھے واقعی معلوم نہیں ۔۔۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہارے ہاتھ فائل آ گئی ہے جس میں اس تنظیم اور اس کے مشن کا ذکر موجود ہے۔ لیکن مجھے اس

کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ـــــ میرا مشن صرف اتنا تھا کہ میں تمہیں الجھائے رکھوں اور بس" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے جواب دیا۔

" تمہیں معلوم ہو نہ ہو ـــ اب تمہیں بہر حال تفصیلات تو بتانی ہی پڑیں گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب میں نے کہہ دیا ہے کہ مجھے نہیں معلوم ـــــ اب جو چاہو مجھ سے تم سلوک کرو" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے مضبوط لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں خود ہی معلومات تمہارے دماغ سے نکال لیتا ہوں اجازت ہے جناب" ـــــ عمران نے آلے کا شو دیوار میں موجود پلگ میں لگاتے ہوئے ایکسٹو سے مخاطب ہو کر کہا اور ایکسٹو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے آلے کا بٹن آن کیا اور پھر آلے کا سرا بڑے اطمینان سے ماسٹر ڈراگن کے گنجے سر سے لگا دیا۔

زبردست شاک لگتے ہی ماسٹر ڈراگن کے حلق سے اس قدر بھیانک چیخ نکلی کہ پورا کمرہ اسس چیخ سے گونج اٹھا۔

اور دوسرا لمحہ عمران اور بلیک زیرو دونوں کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا کہ ماسٹر ڈراگن چیخ مار کر بری طرح تڑپا اور اس کے ساتھ ہی اسس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

" ارے وائٹ شیڈو کا چیف ـــ اور اس قدر بودا" ـــــ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دیا۔

" ارے یہ تو ختم ہو گیا ہے" ـــــ عمران واقعی حیرت سے اچھل پڑا۔

" نہیں ـــ یہ کیسے ہو سکتا ہے" ـــــ بلیک زیرو بھی حیرت کے

مارے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے جھک کر کان اس کے سینے سے لگا دیئے۔ وہ چند لمحے کان لگائے رہا۔ پھر سیدھا ہو گیا۔

" یہ واقعی ختم ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس کے جسم سے بیلٹیں کھولنے لگا۔

" تو اب کیا کرنا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں پوچھا۔

" کرنا کیا ہے ـــــ اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال کر آپریشن روم میں آجاؤ" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آخری بیلٹ کھول کر وہ تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید جھنجلاہٹ موجود تھی۔

عمران کے کار میں گھس جانے اور پھر ماسٹر ڈراگن کے کار لے جانے کے بعد ٹائیگر واپس مڑا۔ عمران نے چونکہ اُسے تعاقب سے منع کر دیا تھا اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اس کے پیچھے تو نہ جا سکتا تھا لیکن عمران نے جاتے جاتے اُسے اشارہ دے دیا تھا کہ ریکس نے ماسٹر ڈراگن کی وجہ سے اس سے غداری کی تھی اور ٹائیگر جانتا تھا کہ عمران ریکس کو اس غداری کی سزا دینے کے لئے آیا تھا۔ لیکن ماسٹر ڈراگن کے ٹکرا جانے کی وجہ سے اس کا مسئلہ درمیان میں رہ گیا تھا اور ٹائیگر نے سوچا کہ کیوں نہ وہ خود ریکس کو اس غداری کی سزا دے دے۔ یہی سوچتا ہوا وہ دوبارہ جوئے خانے میں داخل ہو گیا۔ لیکن اب ریکس کاؤنٹر پر موجود نہ تھا۔ اور اس کے دونوں محافظ اب اس کیبن کے سامنے کھڑے ہوتے تھے اس کا مطلب تھا کہ ریکس کاؤنٹر سے اٹھ کر کیبن میں چلا گیا ہے۔ ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کی طرف چل پڑا۔

"اے ٹھہرو۔ تم اِدھر کہاں جا رہے ہو ۔۔۔ اُدھر جا کر گیم کھیلو" ۔۔۔ ایک محافظ نے کرخت لہجے میں ٹائیگر کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

"جا کر ماسٹر ریکس سے بولو کہ دولت آباد سے بلیک کوبرا اس سے ملنے آیا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں اس محافظ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلیک کوبرا ۔۔۔ یہ کون ہے ۔۔۔ جاؤ جا کر گیم کھیلو ۔۔۔ یہاں ہر شخص بلیک کوبرا ہے" ۔۔۔ محافظ نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر پچھلے کاؤنٹر سے جا ٹکرایا۔ ٹائیگر کا زوردار لفٹ ہک اس کے چہرے پر بھرپور انداز میں پڑا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔ چنانچہ مشین گن ہاتھ میں آتے ہی وہ واقعی سانپ کی سی تیزی سے گھوما اور پھر نیچے گر کر اٹھنے والے محافظ کے ساتھ ساتھ باقی چار محافظ بھی گولیوں کی بارش کی زد میں آ گئے اور ہال کمرہ گیم کھیلنے والوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ہال میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔ سب لوگ میزوں کے نیچے چھپنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ریکس باہر نکلا۔

"خبردار! ۔۔۔ ہاتھ اٹھا دو ۔۔۔ ورنہ بھون ڈالوں گا" ۔۔۔ ٹائیگر نے اس کی پسلیوں سے مشین گن کی نال لگاتے ہوئے غرا کر کہا۔

"تم کون ہو ۔۔۔ اور تم نے میرے آدمی کیوں مارے ہیں" ۔۔۔ ریکس نے شدید غصے کے عالم میں غراتے ہوئے پوچھا۔

"تم یہ بتاؤ کہ تم نے ماسٹر عمران سے غداری کیوں کی تھی ۔۔۔ میں تمہیں اس کی سزا دینے آیا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے

لمحے وہ اچھل کر منہ کے بل آگے فرش کی طرف دوڑتا گیا۔ ریلیکس نے حیرت انگیز
پھرتی سے اس کی مشین گن پکڑ کر آگے کی طرف زوردار جھٹکا دیا تھا۔ اور
مشین گن ٹائیگر کے ہاتھوں سے چکنی مچھلی کی طرح نکل گئی تھی۔ لیکن تین
چار قدم آگے بڑھتے ہی ٹائیگر نے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور اس کا جسم
فضا میں گھوما اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے ریلیکس کے سینے پر
پڑے جواب مشین گن سیدھی کر رہا تھا۔ اور پھر ریلیکس چیخ مار کر پشت کے
بل نیچے گرا۔ جب کہ ٹائیگر بازی گروں کے سے انداز میں ایک بار پھر
قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔ مشین گن ریلیکس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر
دور جا گری تھی۔

ہال میں موجود گیم کھیلنے والے اس دوران دروازے کی طرف بے تحاشا
بھاگے چلے جا رہے تھے۔ جیسے موت ان کا پیچھا کر رہی ہو۔

ریلیکس نے بھی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ٹائیگر کی لات
گھومی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر جا گرا اور ٹائیگر نے
اچھل کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن پر قبضہ کر لیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ریلیکس! —— عمران سے غداری کرنے والے
کا انجام عبرتناک ہوتا ہے" —— ٹائیگر نے مشین گن کا رخ اس کی
طرف کرتے ہوئے کہا۔

"تت —— تت —— تم کون ہو —— ؟ میں نے تمہیں کبھی عمران کے
ساتھ نہیں دیکھا" —— ریلیکس نے اٹھتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ابھی یہاں ہال میں عمران سے ماسٹر ڈراگن نہ ٹکرا جاتا اور عمران کو
اس کے پیچھے نہ جانا پڑتا تو تم ہم دونوں کو اکٹھے دیکھ لیتے" —— ٹائیگر

نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"عم —— عمران زندہ ہے —— یہاں اور ماسٹر ڈراگن" —— ریلیکس کی
آنکھیں خوف اور حیرت سے پھٹنے لگیں۔

"ہاں! —— تم نے وہ شار پروں والا قصہ تو دیکھا ہی تھا —— ان میں
سے ایک ماسٹر ڈراگن اور دوسرا عمران تھا" —— ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے
جواب دیا۔

اسی لمحے دروازے کی دوسری طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
سنائی دیں۔

"رک جاؤ —— جو بھی ہے رک جاؤ —— میں ریلیکس تمہیں حکم دے
رہا ہوں —— واپس چلے جاؤ" —— ریلیکس نے اچانک چیخ کر کہا اور
قدموں کی آواز رکی اور پھر واپس مڑ گئی۔

"سنو! —— تم جو کوئی بھی ہو، بہرحال عمران سے متعلق ہو —— تم
بے شک مجھے مار ڈالو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں ذرا بھی
حرکت نہ کروں گا —— لیکن میری موت کے بعد عمران کو میرا پیغام پہنچا
دینا کہ ریلیکس نے یہ سب کچھ مجبوری کے تحت کیا تھا —— عمران جانتا
ہے کہ میری صرف ایک ہی بیٹی ہے جس سے میں اپنی زندگی سے بھی
زیادہ پیار کرتا ہوں —— اور ان ظالموں نے میری بیٹی کو اغوا کر کے مجھے
دھمکی دی کہ اگر میں نے عمران کو بے ہوش کر کے ان کے حوالے نہ کیا تو وہ
میری بیٹی کی عزت میری نظروں کے سامنے پامال کر دیں گے —— بس
میں مجبور ہو گیا تھا" —— ریلیکس نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ
ہی اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھے اور بری طرح رونے لگا۔

"اب تمہاری بیٹی کہاں ہے"۔۔۔۔ ؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"وہ میرے پاس ہے۔۔۔۔ انہوں نے ڈبل گیم کھیلی تھی۔۔۔۔ میری بیٹی اپنی سہیلی سے ملنے شہر سے باہر گئی ہوئی تھی۔۔۔۔ انہوں نے اس کی جعلی آوازوں کا ٹیپ مجھے سنایا اور میں پاگل ہو گیا۔۔۔۔ مجھے مار ڈالو۔۔۔۔ میں نے اپنے بہترین دوست سے غداری کی ہے میری سزا واقعی موت ہونی چاہیئے"۔۔۔۔ ریلکیس نے بری طرح ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ عمران خود ہی اس کی تحقیقات کرے گا۔ اب ایسی صورت میں تمہیں کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا۔۔۔۔ میں جا رہا ہوں"۔۔ ٹائیگر نے کہا۔ ظاہر ہے ایسی صورت حال میں وہ مزید کیا کر سکتا تھا۔

"ٹھہرو!۔۔۔۔ اُسے میری طرف سے پیغام دے دینا کہ اگر وہ مجھے معاف کر دے تو میرے پاس اس کے لئے ایک اہم ترین اطلاع ہے آک لینڈ کی ایک تنظیم بلیو ھاؤنڈ کے متعلق"۔۔۔۔ ریلکیس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ ظاہر ہے اب یہاں مزید رکنا بے کار تھا۔ چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھا اور دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن ایک طرف پھینکی اور تیزی سے راہداری سے ہوتا ہوا ہال میں پہنچا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ وہ اب جلد از جلد عمران سے رابطہ قائم کرنا چاہتا تھا۔

ایک طرف کھڑی کار کے قریب پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی۔ وہ اگر چاہتا تو ریلکیس بار سے ہی عمران

کو فون کر سکتا تھا۔ لیکن چونکہ اس نے ریلکیس بار کے آدمیوں کو ختم کر دیا تھا اس لئے وہ یہاں زیادہ دیر نہ رکنا چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ آگے جا کر کسی پبلک بوتھ سے عمران کو فون کرے گا۔ اس نے کار کو ٹرن دے کر واپس شہر کی طرف موڑا ہی تھا کہ اچانک کوئی چیز ریلکیس بار کی اوپر والی منزل سے اڑتی ہوئی آئی اور کار سے ٹکرا گئی۔ ٹائیگر نے صرف اس چیز کے آنے کی آواز سنی تھی پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا، ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں پھیلتا جا رہا ہو اور یہ اس کا آخری احساس تھا۔

پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک آرام دہ بستر پر پڑے ہوئے پایا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اس کے پورے جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اور جسم میں جیسے درد کی تیز لہریں سی دوڑ رہی تھیں۔ ہوش میں آتے ہی اُسے کار سے کسی چیز کے ٹکرانے اور پھر زوردار دھماکے کے ساتھ ہی اپنے جسم کے ٹکڑوں کو فضا میں اڑنے کا احساس جاگ اٹھا۔ غیر شعوری طور پر اس نے چونک کر اپنے جسم کو دیکھا اور پھر اس کے حلق سے اطمینان کی طویل سانس نکل گئی۔ اس کا جسم بالکل صحیح سلامت تھا۔

اسی لمحے کمرے کا بند دروازہ کھلا اور ریلکیس اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی۔

"تمہیں ہوش آ گیا۔۔۔۔ خدا کا شکر ہے۔۔۔۔ ورنہ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کرتا"۔۔۔۔ ریلکیس نے اس کے قریب آ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری ٹاپ میری سمجھ میں نہیں آئی ـــــ خود ہی میری کار پر
اور اب بچ جانے پر خود ہی مسرت کا اظہار کر رہے ہو" ـــــ ٹائیگر
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر نفرت کے آثار نمایاں طور
ابھر آئے تھے۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو نوجوان! ـــ تمہاری کار پر میزائل جیکی نے فائر کیا
تھا ـــ جیکی کے بھائی کو تم نے قتل کر دیا تھا۔ وہ میرا محافظ تھا
تمہاری کار میزائل سے بری طرح تباہ ہو گئی اور تم شدید زخمی ہو کر فضا میں
اڑتے ہوئے سڑک کی دوسری طرف جھاڑیوں میں جا گرے ـــــ مجھے
علم ہوا تو میں نے جیکی کو وہیں گولی مار دی اور تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا
میری بیٹی کیتھرائن تمہاری تیمار داری کرتی رہی ہے ـــــ بارہ گھنٹوں
بعد تمہیں ہوش آیا ہے ـــ میں معذرت خواہ ہوں" ـــ ریلیکس نے
معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم پرنس عمران کے ساتھی ہو ـــــ ڈیڈی نے مجھے سب کچھ بتا دیا
ہے ـــ تم پرنس عمران سے کہنا کہ وہ میری خاطر ڈیڈی کو معاف کر دیں"
کیتھرائن نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ ٹھیک ہے ـــ ٹھیک ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور پھر
اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔

"ارے ارے لیٹے رہیئے ـــ ابھی تم زخمی ہو" ـــــ ریلیکس نے
اسے لٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــ مجھے جانا ہے ـــ پورے بارہ گھنٹے گذر گئے ہیں اور
ان بارہ گھنٹوں میں نجانے کیا ہو گیا ہو گا" ـــــ ٹائیگر نے اٹھ کر کھڑے

ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم جہاں کہو میری بیٹی تمہیں چھوڑ آئے گی۔ اور
ہاں! ـــ میرے آدمی کی حماقت کی وجہ سے تمہاری کار تباہ ہو گئی ہے
اس لئے میں نے تمہارے لئے نئی کار منگوا دی ہے۔ اسے میری
طرف سے تحفہ سمجھ کر رکھ لو" ـــــ ریلیکس نے کہا اور پھر وہ تیزی سے
واپس مڑ گیا، جب کہ کیتھرائن نے آگے بڑھ کر بڑے پیار بھرے انداز
میں ٹائیگر کا بازو پکڑ کر اسے سہارا دیا۔

"ارے ارے چھوڑو مجھے ـــ میں خود چلا جاؤں گا" ـــ ٹائیگر نے
اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم زخمی ہو ـــ اس لئے میں تمہیں خود چھوڑ آؤں گی" ـــ
کیتھرائن نے ضد کرتے ہوئے کہا اور پھر ٹائیگر کے منع کرنے کے باوجود
وہ اسے سہارا دیتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

بلیک زیرو نے جھک کر بنچ پر پڑی ہوئی ماسٹر ڈراگن کی لاش کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر راہداری سے ہوتا ہوا نچلے تہہ خانے میں جانے والی لفٹ میں سوار ہو گیا۔ برقی بھٹی نچلے تہہ خانے میں تھی۔ چونکہ ماسٹر ڈراگن خاصا وزنی تھا اور بلیک زیرو زخمی بھی تھا اس لئے لفٹ میں پہنچ کر اس نے ماسٹر ڈراگن کو فرش پر لٹا دیا۔ لفٹ نیچے پہنچ کر رکی اور بلیک زیرو نے دروازہ کھول کر ایک بار پھر ماسٹر ڈراگن کو اٹھانا چاہا تو دوسرے لمحے اس کے سینے پر زبردست ضرب پڑی اور بلیک زیرو بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر لفٹ کے کھلے دروازے سے دوسری طرف ہال میں جا گرا۔ یہ ضرب ماسٹر ڈراگن کے اچانک لات مارنے سے پڑی تھی۔ دوسرے لمحے ماسٹر ڈراگن بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور فرش سے اٹھتے ہوئے بلیک زیرو سے آ ٹکرایا۔ بلیک زیرو نے تیزی سے گھوم کر گھٹنا اس کی ناک پر مارا اور اس بار چیخنے کی باری

ماسٹر ڈراگن کی تھی۔ وہ ناک پر ضرب کھا کر بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دروازے کے ساتھ پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ ادھر بلیک زیرو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

اسی لمحے ماسٹر ڈراگن نے اس قدر تیزی سے بلیک زیرو پر حملہ کیا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔ لیکن اب بلیک زیرو پوری طرح سنبھل گیا تھا۔ اس لئے ماسٹر ڈراگن کے حملہ کرتے ہی وہ یکلخت اچھل کر سائیڈ میں ہوا اور ساتھ ہی اس نے لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے آگے کی طرف جھکتے ہوئے ماسٹر ڈراگن کی پشت پر لات ماری اور ماسٹر ڈراگن پشت پر زوردار ضرب کھا کر یوں بے اختیار آگے کی طرف دوڑتا گیا جیسے وہ کسی ورلڈ ریس میں حصہ لے رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو دیوار سے ٹکرا کر بھرتہ بننے سے روکنے کے لئے ہاتھ آگے کر دیئے اور دوسرے لمحے وہ ایک زوردار دھماکے سے دیوار میں موجود دروازے سے ٹکرایا۔ اس کے ٹکراتے ہی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ماسٹر ڈراگن منہ کے بل دوسری طرف جا گرا۔ بلیک زیرو تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی آٹومیٹک دروازہ ایک بار پھر دھماکے سے بند ہو گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی بلیک زیرو تیزی سے مڑا اور لفٹ والے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف دوڑتا گیا۔ اس نے جلدی سے اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا اور واپس دروازے کی طرف دوڑا۔ اس بار اس کے ہاتھ لگتے ہی دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک طویل سرنگ تھی یہ دراصل دانش منزل سے باہر جانے کا ایک خفیہ راستہ تھا۔ دروازہ بغیر سوئچ آن کئے نہ کھل سکتا تھا۔ لیکن یہ اتفاق تھا کہ بلیک زیرو نے جب اس

کی ناک پر ٹکر ماری تو وہ پیچھے ہٹ کر سوئچ بورڈ سے ٹکرایا تھا اس طرح دروازے کا لاک کھل گیا تھا۔

بلیک زیرو جب سرنگ میں دوڑتا ہوا اس کے آخری سرے پر پہنچا تو ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ آخری سرے پر موجود دروازہ کھلا ہوا تھا اور ماسٹر ڈراگن غائب تھا۔ یہ دروازہ عام ساخت کا تھا اور اس کی کنڈی کھلی ہوئی تھی۔ بظاہر یہ دروازہ ایک پرانے سے مکان کا تھا۔ اور شمالی گلی میں واقع تھا۔ اس لئے ماسٹر ڈراگن اسے آسانی سے کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

بلیک زیرو نے باہر گلی میں جھانکا مگر گلی ویران پڑی ہوئی تھی اور پھر بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لے کر دروازہ اندر سے بند کیا اور واپس لوٹ آیا۔ ظاہر ہے ماسٹر ڈراگن دانش منزل سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور اب اس کے پیچھے دوڑنا حماقت کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا۔ اس لئے اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور واپس ہال کمرے میں آ کر اس کا دروازہ بھی لاک کر دیا۔ اور لفٹ کے ذریعے اوپر جانے لگا اسے اصل حیرت اس بات پر تھی کہ ماسٹر ڈراگن جسے عمران نے بھی چیکنگ کر کے مُردہ قرار دے دیا تھا۔ اچانک کیسے زندہ ہو گیا۔ یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔ بلیک زیرو نے جب اسے اٹھایا تھا تب بھی اس کے جسم کی پوزیشن ایسی تھی جیسے کسی لاش کی ہوتی ہے۔

یہی سوچتا ہوا وہ اوپر آیا اور پھر راہداری سے گذر کر آپریشن روم میں پہنچا۔ اسی لمحے عمران بھی بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوا۔

"کر آئے اسے برقی بھٹی کے حوالے ——؟" عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ خفیہ راستے نمبر تین کے ذریعے نکل گیا ہے عمران صاحب" —— بلیک زیرو نے نقاب اتارتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو —— کیا تمہارے دماغ پر واقعی اتنی گہری چوٹ لگی ہے" —— عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور جواب میں بلیک زیرو نے لفٹ میں اس کے اچانک زندہ ہونے سے لے کر اس کے باہر نکل جانے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ! —— کمال ہے —— میں نے تو اسے اچھی طرح چیک کیا تھا۔ اس کا دل رُک چکا تھا۔ وہ واقعی مُردہ تھا" —— عمران نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"دروازہ کھلنے سے یہاں آپریشن روم میں بھی تو کال آئی ہو گی" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"آئی ہو گی —— میں ذرا اس کے ساتھیوں کا انٹرویو لینے چلا گیا تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ مُردہ بھی زندہ ہو سکتا ہے تو میں یہاں موجود رہتا —— اوہ! —— ہچ —— ہچ —— اب مجھے میرے خیال میں اپنے دماغ کی چیکنگ کرانی ہو گی" —— عمران نے یکلخت اپنے سر پر دو ہتھڑ مارتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں —— کیا ہوا" —— بلیک زیرو نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو اسے سخت سزا دی —— لیکن مجھے خیال ہی نہ آیا کہ اس سزا کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے —— اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ اینٹی سیام جسم میں موجود ہو تو بجلی کا شاک لگتے ہی دل کچھ دیر کے لئے رک جاتا ہے۔ اوہ —— واقعی اب میں بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں —— یار! ایسا کرو کہ کسی

حکیم کا پتہ کرو جس سے معجون روشن دماغ مل جائے" ——— عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔ اب تک وہ اس لئے سہما ہوا تھا کہ اس سارے چکر میں اسے اپنی نااہلی نظر آ رہی تھی۔ لیکن اب مسئلہ عمران نے اپنے سر لے لیا تھا۔

"اس کے ساتھی کیا کہتے ہیں" ——— بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"کیا کہنا ہے ——— انٹی سپام انجکشن لگا کر انہیں ہوش میں لے آیا تو وہ بڑے اطمینان سے راہی ملک عدم ہو گئے ——— انہوں نے دانتوں میں چھپے ہوئے سائنائڈ کیپسول چبا لئے تھے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سوچ لیں کہ انٹی سپام کی موجودگی میں سائنائڈ کیپسول کا اثر بھی کہیں عجیب و غریب نہ ہوتا ہو ——— اور وہ اب زندہ سلامت بیٹھے ہوں" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر! ——— میں ٹائیگر بول رہا ہوں ——— عمران صاحب کو ایک اہم پیغام دینا تھا۔ لیکن وہ اپنے فلیٹ میں موجود نہیں ہیں" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا پیغام دینا ہے" ——— عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں پوچھا۔

"سر! ——— عمران صاحب اور میں ریلیکس بار میں گئے تھے ——— جہاں سے عمران صاحب تو ماسٹر ڈراگن کی کار میں چھپ کر چلے گئے۔ جب کہ میں واپس ریلیکس بار گیا ——— وہاں میرا ٹکراؤ ریلیکس بار کے مالک ریکس سے ہو گیا ——— ریکس نے عمران صاحب سے دوستی کے پردے میں غداری کی تھی۔ اس لئے میں اسے اس غداری کی سزا دینا چاہتا تھا۔ لیکن وہاں جا کر مجھے پتہ چلا کہ ریکس اپنی اکلوتی بیٹی کی وجہ سے مجبور تھا۔ اور وہ اپنے کئے پر بے حد شرمندہ ہے ——— بہرحال اس نے مجھے بتایا کہ عمران صاحب کے لئے ایک خاص پیغام اس کے پاس ہے اور یہ پیغام کسی بلیو ہاؤنڈ تنظیم کے متعلق ہے" ——— ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران بلیو ہاؤنڈ کے متعلق سن کر چونک پڑا۔

"یہ کب کی بات ہے" ——— عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ ریلیکس بار میں ٹائیگر کے ساتھ اسے گئے ہوئے کافی وقت گذر گیا تھا۔ اور جواب میں ٹائیگر نے کار کے اڑنے اور اپنے بیہوش ہو جانے کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے ——— عمران کو اطلاع مل جائے گی۔ وہ تم سے خود ہی رابطہ کرے گا" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"بلیو ہاؤنڈ کے متعلق ریکس کے پاس کوئی خاص اطلاع ہے۔ میں وہیں جا رہا ہوں ——— تم دانش منزل کے تمام سسٹم کو اچھی طرح چیک بھی کر لو اور جولیا سے کہہ کر سارے ممبرز کو ماسٹر ڈراگن کی تلاش پر لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی کسی چوراہے پر پھینکوا دو" ——— عمران نے اٹھتے ہوئے اسے تفصیلی ہدایات دیں اور خود وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

ماسٹر ڈراگن تیزی سے سرنگ نما راہداری میں بھاگتا ہوا اس کے آخری سرے پر پہنچا جہاں عام سا دروازہ تھا۔ اس کی کنڈی کھول کر وہ جب باہر نکلا تو اس نے اپنے آپ کو ایک گلی میں پایا وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور چند لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ چکا تھا۔

اس کے سر میں اب تک مسلسل دھماکے ہو رہے تھے اور سر جیسے درد کی تیز لہروں سے پھٹنے کے قریب تھا۔ اس لئے وہ بار بار لڑکھڑا جاتا لیکن اس وقت چونکہ مسئلہ اس کی موت اور زندگی کا تھا اس لئے وہ طوعاً و کرہاً آگے بڑھا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی ایک خالی ٹیکسی اس کے قریب آ کر رکی۔

"آپ کی طبیعت خراب لگ رہی ہے جناب! ___ اس لئے میں رک گیا" ___ ڈرائیور نے سر باہر نکال کر ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ___ میرے سر میں شدید درد ہے ___ پلیز مجھے ہائی وے

کالونی پہنچا دو ___ کرایہ بھی دونگا" ___ ماسٹر ڈراگن نے جلدی سے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کرایہ کی کوئی بات نہیں ___ اگر آپ کہیں تو کسی ڈاکٹر کے پاس لے چلوں" ___ ٹیکسی ڈرائیور شائد ضرورت سے کچھ زیادہ ہی ہمدرد طبیعت کا واقع ہوا تھا۔

"نہیں ___ یہ ایک مخصوص بیماری ہے اس کی دوا گھر پر ہے"۔ ماسٹر ڈراگن نے دونوں ہاتھوں سے سر کو دباتے ہوئے کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

ہائی وے کالونی ماسٹر ڈراگن کا آخری اڈہ تھا۔ اس کی شروع سے عادت تھی کہ وہ جس شہر میں بھی مشن پر جاتا وہاں چار پانچ مختلف ٹھکانے پہلے ہی قائم کر لیتا اور اسے ہمیشہ اس عادت نے فائدہ پہنچایا تھا۔

"ہائی وے کالونی آ گئی ہے جناب! ___ کونسی کوٹھی" ___؟ ٹیکسی ڈرائیور نے پوچھا۔

"پہلے چوک کے کیفے پر روک دو ___ میں اس کی اوپر والی منزل پر رہتا ہوں" ___ ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈالا۔ رقم موجود تھی۔ عمران نے رقم کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔ رقم وہ ٹیکسی ملنے سے پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔ اور پھر ٹیکسی بڑھ کر کیفے کے سامنے روک دی گئی۔ ماسٹر ڈراگن نے ایک بڑا نوٹ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"باقی بھی رکھ لو ___ تم ہمدرد آدمی ہو" ___ ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر تیزی سے اتر کر کیفے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ کیفے میں داخل ہو کر سیدھا ٹوائلٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹوائلٹ کی دیوار سے پشت لگا کر وہ آنکھیں بند کئے کچھ دیر تک کھڑا رہا۔ اس وقت اس کی حالت واقعی خاصی خستہ تھی۔ اُسے صرف ٹیکسی کے آگے بڑھ جانے کا انتظار تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکلا اور پھر اسی طرح چلتا ہوا کیفے سے باہر نکل آیا۔ ٹیکسی واپس جا چکی تھی۔ ماسٹر ڈراگن مختلف گلیوں سے ہوتا ہوا آخر کار ایک کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن دبایا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے باہر جھانکا۔

"وائٹ شیڈو ایم۔ ڈی" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ماسٹر! ـــ آئیے" ـــــ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

ماسٹر ڈراگن جھک کر اندر داخل ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ کوٹھی میں سوائے اس نوجوان کے اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ماسٹر ڈراگن نے اس نوجوان کو یہاں صرف چوکیداری کے لئے ہی رکھا تھا۔

ایک دفتر نما کمرے میں پہنچ کر ماسٹر ڈراگن آرام دہ کرسی پر ڈھیر ہو گیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

"کوئی حکم باس" ـــــ؟ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بلیک کافی بنا کر لے آؤ ـــ جلدی" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے آنکھیں

کھولے بغیر کہا۔

"یس باس!" ـــــ نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اندر داخل ہوا تو ماسٹر ڈراگن نے آنکھیں کھول دیں۔ نوجوان نے بلیک کافی کا ایک بڑا سا مگ اس کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم جاؤ" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے کہا اور مگ اٹھا کر کافی کی چسکیاں لینے لگا۔ بلیک کافی پینے سے اس کی طبیعت تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گئی اور سر کا درد بھی کم ہونے لگا۔ مگ خاصا بڑا تھا۔ اس لئے جب مگ ختم ہوا تو ماسٹر ڈراگن مکمل طور پر تو نہیں، البتہ کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔

"ہونہہ! ـــ تو اب وائٹ شیڈو مکمل طور پر ناکام ہو گئی ـــ سب لوگ ختم ہو گئے" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس کے باقی ساتھی جو یقیناً عمران کی قید میں تھے خودکشی کر چکے ہوں گے۔ وائٹ شیڈو تنظیم کا یہ خاص اصول تھا کہ تمام ورکرز کے دانتوں میں سائنائیڈ کیپسول فٹ کر دیا جاتا تھا اور لاشعور میں ایک مخصوص مشین کے ذریعے یہ بات ان کے ذہن میں بٹھا دی جاتی تھی کہ جب وہ بے بس ہو جائیں تو خود بخود ان کے جبڑے مخصوص انداز میں حرکت کرتے اور کیپسول ٹوٹ جاتا تھا۔ صرف ماسٹر ڈراگن خود اس اصول سے مستثنیٰ تھا۔ اس لئے اُسے اپنے ساتھیوں کے بارے میں یقین تھا کہ وہ کچھ بتانے سے پہلے ہی ختم ہو گئے ہوں گے۔ اب اُسے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اُس نے دوبارہ اس عمارت میں جانے کی حماقت کیوں کی تھی۔ لیکن اس میں اس کا قصور بھی نہ تھا۔ صورتحال

ہی ایسی بن گئی تھی۔ عمارت وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ سیدھی سادھی ہے وہ نوجوان تو ظاہر ہے زخمی پڑا ہوا تھا اور کوئی آدمی نہ تھا اس لئے اُسے یقین تھا کہ وہ عمران کو گھیر کر ختم کر دے گا اور اسطرح وہ بلیو ھاؤنڈ والی فائل بھی حاصل کر لے گا۔ اس طرح اس کا منصوبہ بھی مکمل ہو جاتا اور بلیو ھاؤنڈ کو بھی تحفظ مل جاتا۔ یہی سوچ کر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اندر داخل ہوا لیکن پھر نجانے کیا ہوا کہ وہ اس کمرے کے کھلے دروازے میں جہاں پہلے داخل ہوا تھا جیسے ہی داخل ہونے لگا اُسے زبردست شاک لگا اور وہ بری طرح اچھل کر پیچھے پشت کے بل زمین پر گرا۔ اچانک شاک اور پختہ فرش پر گرنے سے اس کے دماغ پر اندھیرے چھا گئے اور اس کے بعد اُسے ہوش اس عقوبت خانے میں آیا جہاں اس کی گنجی کھوپڑی پر الیکٹرک شاک لگایا گیا۔ اور نجانے یہ کیسا شاک تھا کہ اس کے لگتے ہی ماسٹر ڈراگن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل یکلخت رک گیا ہو۔ اور دماغ پر یکلخت سیاہ چادر سی چڑھ گئی۔ اس کے بعد اُسے ہوش آیا تو وہ ایکسٹو اس پر جھکا ہوا تھا اس کے بعد ایکسٹو سے لڑائی اور پھر باہر آجانا۔ یہ سب کچھ اُسے خواب لگ رہا تھا نجانے یہ سب کچھ خود بخود کیسے ہو گیا تھا۔ بہرحال یہ غنیمت تھا کہ وہ اپنی جان بچا کر اس عمارت سے باہر آجانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن اب وہ کیا کرے۔ اس کا پورا گروپ سوائے اس نوجوان کے ختم ہو چکا تھا۔

اب دو صورتیں تھیں ایک تو یہ کہ وہ سنٹرل کمان سے رابطہ قائم کر کے وہاں سے اور آدمی منگوائے۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ اصول کے مطابق اسے اب تک کی مکمل رپورٹ دینی پڑے گی اور رپورٹ ظاہر ہے اس کے حق میں نہ جاتی تھی۔

دوسری صورت یہ کہ وہ یہاں کے مقامی بدمعاشوں سے مدد لے۔ لیکن وہ یہاں کسی کو جانتا نہ تھا۔ یہ کیس کا سلسلہ بھی اس کے نمبر ٹو نے کیا تھا اور اب تو نمبر ٹو بھی ختم ہو چکا تھا۔ یہی سوچتے سوچتے اچانک اُسے کے بی سی کے کمانڈر ایجنٹ مارٹن کا خیال آگیا اور وہ بری طرح اچھل پڑا۔

"ہاں! — اس وقت کمانڈر مارٹن کام آسکتا ہے" — ماسٹر ڈراگن نے کہا اور پھر جلدی سے میز پر رکھا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اُسے کمانڈر مارٹن کے کارڈ پر لکھے ہوئے فون نمبر اچھی طرح یاد تھے۔

"یس مارٹن فشنگ کمپنی" — چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز دوسری طرف سے سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کرائیں — اُسے کہیں کہ ماسٹر ڈراگن بات کرنا چاہتا ہے" — ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"اوکے — ہولڈ آن کیجئے" — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد کمانڈر مارٹن کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"یس ڈائریکٹر جنرل مارٹن سپیکنگ" — بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی اور یقیناً یہ حیرت ماسٹر ڈراگن کا نام سن کر پیدا ہوئی تھی۔

"ماسٹر ڈراگن بول رہا ہوں — کیا یہ فون محفوظ ہے" — ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا ــــ میں سمجھ گیا ــــ ایک منٹ ہولڈ کیجیے۔ میں اسے محفوظ کر لوں" ــــ دوسری طرف سے کمانڈر مارٹن کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور پھر چند لمحوں تک رسیور پر ہلکی ہلکی کلک کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر مارٹن کی آواز گونجی۔

"یس ماسٹر! ــــ اب آپ بے فکر ہو کر بات کر سکتے ہیں ــــ اب یہ فون کال نہ چیک ہو سکتی ہے اور نہ کہیں سنی جا سکتی ہے" ــــ مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر مارٹن! ــــ آپ نے پہلی ملاقات میں کہا تھا کہ ضرورت کے وقت آپ کو کال کیا جا سکتا ہے ــــ اور وہ ضرورت اب آن پڑی ہے" ــــ ماسٹر ڈراگن نے بھنچے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اسے پہلی ملاقات میں اپنی کی ہوئی باتیں پوری یاد تھیں جس میں اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بڑی لمبی چوڑی ڈینگیں ماری تھیں۔ لیکن اب وہ خود ہی کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح مارٹن سے بات کر رہا تھا۔

"ہاں ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے ــــ خیریت ہے ــــ آپ کا مشن تو یقیناً کامیابی سے ہمکنار ہو چکا ہو گا" ــــ دوسری طرف سے مارٹن کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

مشن ابھی جاری ہے کمانڈر مارٹن! ــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھرپور ٹکراؤ ہو چکا ہے ــــ میں نے ان کے تمام ممبرز اور ان کے چیف ایکسٹو کو گھیر لیا تھا۔ لیکن بس معمولی سی غلطی سے وہ نہ صرف

نکل گئے بلکہ میرے آدمی بھی ہلاک ہو گئے ــــ اس کے بعد میں نے ان کے ہیڈ کوارٹر پر بھرپور ریڈ کیا ــــ ان کا چیف ایکسٹو میرے ہاتھ آ گیا اور علی عمران بھی ــــ لیکن پھر ایک سائنسی حربے کی وجہ سے مجھے پیچھے ہٹنا پڑا ــــ بہرحال اب وہ سب خوف زدہ چوہوں کی طرح بلوں میں چھپے ہوئے ہیں اور وائٹ شیڈو سے اپنی جانیں بچاتے پھر رہے ہیں ــــ لیکن مسئلہ اب یہ آ گیا ہے کہ میرے گروپ کے سب آدمی اس بھرپور اور خوفناک ٹکراؤ میں کام آ گئے ہیں ــــ اور اس وقت کارڈ میرے ہاتھ میں ہیں ــــ میں ان پر آخری اور بھرپور ضرب لگانا چاہتا ہوں ــــ لیکن مسئلہ آدمیوں کا ہے اور میرے ہیڈ کوارٹر سے آدمی منگوانے میں دیر ہو جائے گی ــــ اور یہاں مقامی لوگ میرے واقف نہیں ہیں ــــ صورت حال ایسی ہے کہ میں ان کا براہ راست رسک نہیں لے سکتا" ــــ ماسٹر ڈراگن نے اپنی بڑائی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں ــــ میں اور میرے آدمی تو حرکت میں نہیں آ سکتے ــــ کیونکہ ہمارے حرکت میں آتے ہی ایکریمین ایجنٹ لازماً حرکت میں آ جائیں گے ــــ اور اسی چیز سے بچنے کے لئے میری حکومت نے آپ کے ساتھ معاہدہ کیا تھا ــــ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے ــــ میں آپ کو ایک ایسے گروپ کی ٹپ دے سکتا ہوں جو آپ سے مکمل تعاون کرے گا ــــ وہ ہر لحاظ سے با اعتماد اور جی دار لوگ ہیں۔ البتہ رقم موٹی مانگیں گے" ــــ کمانڈر مارٹن نے جواب دیا۔

"رقم کی فکر نہ کریں ـــــ کام کرنے والے اور بااعتماد لوگ ہوں۔ بس یہی کافی ہے" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں ـــــ یہ گروپ ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی قائم ہوا ہے ـــــ انتہائی تیز اور خطرناک لوگ ہیں ـــــ وفادار بھی ہیں اور بااعتماد بھی ـــــ ان کا چیف فلیک ہے جو کہ گولڈن بار کا مالک ہے ـــــ گروپ کا کوڈ نام گولڈن بوائز ہے ـــــ آپ فلیک کو فون کر کے اپنا مخفف نام ایم۔ ڈی کہہ دیں ـــــ وہ آپ سے ہر ممکن تعاون کرے گا ـــــ میں اُسے فون کر کے کہہ دوں گا" ـــــ کمانڈر مارٹن نے کہا۔

"او کے ـــــ ٹھیک ہے ـــــ تھینک یو" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اب آدمیوں والا مسئلہ تو حل ہو گیا تھا۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ ان آدمیوں سے وہ کیا کام لے۔ اس عمارت کے متعلق تو اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس عمارت پر حملہ کرنا بے کار ہو گا۔ کیونکہ لازماً ایکسٹو وہاں سے شفٹ ہو گیا ہو گا۔

اب ایک ہی صورت ہے کہ دوبارہ عمران کو گھیرا جائے اور اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز کو ٹریس کر کے انہیں ہلاک کر دے۔ دوسری اُسے کوئی صورت نظر نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ بُری طرح اچھل پڑا۔

"اوہ! ـــــ اب میں دیکھوں گا کہ یہ سیکرٹ سروس کہاں جاتی ہے۔"

ماسٹر ڈراگن نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اُسے خیال آ گیا تھا کہ عمران کو بلیو ھاؤنڈ کا اشارہ مل چکا ہے اس لئے وہ لازماً اب بلیو ھاؤنڈ کو ڈھونڈنے کی کوشش کرے گا اور اگر کسی طرح عمران کو ٹِپ دے کر کسی غلط جگہ پر پھنسا دیا جائے تو وہ لازماً سیکرٹ سروس سمیت پھنس جائے گا۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ آسان ہو گا۔ لیکن یہ ٹِپ کس طرح دی جائے۔ اور انہیں کہاں پھنسایا جائے۔ یہ بات طے کرنا تھا۔

وہ کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ ایک مکمل پلان اس کے ذہن میں ترتیب پاتا گیا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے گولڈن بار کے نمبر پوچھ کر اس نے گولڈن بار کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اب اس کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

عمران نے کار ریلکیس بار سے ذرا ہٹ کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس وقت وہ ایک عام کاروباری آدمی کے روپ میں تھا۔ کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ریلکیس بار کے مین گیٹ کی طرف بڑھا۔ ابھی وہ مین گیٹ کے قریب پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ریلکیس باہر نکلا۔ اس کا رُخ سامنے کھڑی سرخ کار کی طرف تھا۔ اس کے پیچھے ایک مسلح محافظ تھا جو بڑے چوکنے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

"اگر تم دوستی کا خیال رکھو تو تمہیں محافظ رکھنے کی ضرورت نہ پڑے"۔ عمران نے اس کے قریب جاتے ہوتے اپنے اصل لیکن تلخ لہجے میں کہا۔

عمران کی آواز سنتے ہی ریلکیس بُری طرح اچھلا۔ اس کے محافظ نے ریلکیس کو اچھلتے دیکھ کر تیزی سے مشین گن عمران کی طرف پھیری۔

"تت ۔ تم عمران ۔ عمران ہو" ۔ ریلکیس نے تیزی سے عمران

کی طرف لپکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔ میں عمران ہوں ۔ اور دیکھ لو تمہاری غداری کے باوجود صحیح سلامت تمہارے سامنے کھڑا ہوں ۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم نے میرے آدمی کو اپنی بیٹی کیتھرائن کے اغوا کا حوالہ نہ دیا ہوتا تو تمہارا یہ محافظ بھی تمہیں عبرت ناک موت سے ہرگز نہ بچا سکتا" ۔ عمران کا لہجہ بدستور تلخ تھا۔

"اوہ عمران! ۔ میں تمہاری ہی تلاش میں جا رہا تھا ۔ یقین کرو میں خود اپنی نظروں میں گر چکا ہوں ۔ میری نیند اور میرا سکون ختم ہو چکا ہے ۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں ۔ مجھے معاف کر دو۔ یقین کرو، اپنی بیٹی کی غنڈوں کے ہاتھوں عصمت دری کا سن کر میں پاگل ہو گیا تھا ۔ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا ۔ پلیز! مجھے معاف کر دو" ۔ ریلکیس نے کہا اور دوسرا لمحہ عمران کے لئے انتہائی حیرت انگیز تھا جب ریلکیس کھلے برآمدے میں اور محافظ اور دوسرے لوگوں کی پرواہ کئے بغیر یکلخت عمران کے پیروں پر جھک گیا۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو ۔ بڑی مشکل سے یہ بوٹ سوپر فیاض سے مانگ کر لایا ہوں ۔ تم یہ بھی اتارنا چاہتے ہو" ۔ عمران نے تیزی سے جھک کر ریلکیس کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایک بار کہہ دو کہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے ۔ پھر چاہے گولی مار دینا ۔ میں سکون سے مر جاؤں گا" ۔ ریلکیس پر بدستور ندامت کا غلبہ تھا۔

"ارے ایک بار نہیں ۔ ہزار بار معاف کیا ۔ لیکن یار! تم آدمی

ڈھیٹ ہو ۔ معافی مانگنے کے باوجود نہیں جاتے ۔ اب تم ہی بتاؤ کہ جیب خالی ہو تو آدمی روپیہ پیسہ نہ سہی، معافی ہی مانگ لیتا ہے۔ لیکن وہ بھی نہیں ملتی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار ریکیس بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکریہ عمران! ۔۔۔ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ ریکیس نے عمران کا بازو پکڑ کر گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے ساتھ لئے اپنے دفتر میں آگیا۔

"اب مجھے دروازے کی طرف منہ کر کے بیٹھنا پڑے گا ۔۔۔ پھر کہیں میری کھوپڑی پر قیامت نہ ٹوٹ پڑے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکیس ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے ریوالور کی نال اس کی کنپٹی پر لگ چکی تھی۔ اس کے اپنے ریوالور کی ۔ لیکن عمران بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اچھلا اور دھماکے اور فائر کی آواز تو کمرے میں گونج اٹھی لیکن گولی ریکیس کی کنپٹی میں گھسنے کی بجائے چھت سے جا ٹکرائی۔ عمران کا ہاتھ عین اس لمحے ریوالور سے ٹکرایا تھا جس لمحے ریکیس نے ٹریگر دبایا تھا۔ اگر پلک جھپکنے جتنے وقفے کی بھی دیر ہو جاتی تو ریکیس اپنے آپ کو گولی مار چکا تھا۔

"مجھے اب مر جانے دو عمران! ۔۔۔ میں تمہاری طنزیہ باتیں برداشت نہیں کر سکتا" ۔۔۔ ریکیس نے اپنا ریوالور والا ہاتھ چھڑانے کی پاگلوں جیسے انداز میں جدوجہد کرتے ہوئے کہا۔

"ارے بابا! ۔۔۔ اب اتنی بھی بہادری اچھی نہیں ہوتی ۔۔۔ چلو اس بار

میں معافی مانگ لیتا ہوں ۔۔۔ آئندہ کوئی طنزیہ بات نہیں کروں گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ریکیس نے ریوالور ہاتھ سے چھوڑ دیا۔

عمران کو شائد خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ ریکیس اس قدر حساس ہو سکتا ہے۔ ورنہ وہ بات ہی نہ کرتا۔

"اچھا اب بتاؤ کہ وہ بلیو ھاؤنڈ کا کیا سلسلہ ہے" ۔۔۔؟ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

ریکیس چند لمحے خاموش بیٹھا اپنے آپ پر کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"ہاں! ۔۔۔ میں نے تمہارے لئے یہ اطلاع محفوظ کر لی تھی۔ سنو عمران! حکومت آک لینڈ، پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک مشن کا منصوبہ بنا چکی ہے جس کا کوڈ نام بلیو ھائونڈ رکھا گیا ہے ۔۔۔ اس منصوبے کی تمام تفصیلات میرے پاس موجود ہیں" ۔۔۔ ریکیس نے کہا اور اٹھ کر پچھلی دیوار کی طرف مڑ گیا۔ اس نے دیوار کو مخصوص انداز میں تھپتھپایا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر دائیں بائیں ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک فولادی الماری نظر آنے لگی جس پر ایک ڈائل سا بنا ہوا تھا۔ ریکیس نے ڈائل کو دائیں بائیں تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کھٹک کی آواز ابھری اور الماری کھل گئی۔ ریکیس نے اندر سے ایک سرخ رنگ کی فائل نکالی اور الماری بند کر کے وہ مڑا اور اس نے وہ فائل عمران کے سامنے رکھ دی۔

"یہ میں نے اس لئے محفوظ رکھی ہوئی تھی کہ اگر تم میری وجہ سے ختم ہو چکے ہوتے تو میں خود تمہاری جگہ اس منصوبے کے خاتمے کے لئے

کام کرتا تاکہ کفارہ ادا کر سکوں ـــــ لیکن تمہارے زندہ رہنے پر اب یہ تمہاری امانت ہے" ـــــ پلیکس نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور فائل کھول کر اسے پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔ فائل میں گنتی کے چار کاغذ تھے۔ عمران کی نظریں تیزی سے کاغذوں پر موجود الفاظ پر پھسلتی جا رہی تھیں۔ اور جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر بے شمار شکنیں پھیلتی جا رہی تھیں۔

"اوہ! ـــــ بہت خوفناک منصوبہ ہے یہ ـــــ اگر یہ پورا ہو جائے تو پاکیشیا کی مکمل تباہی لازمی ہو جاتی ہے ـــــ یہ فائل تمہارے ہاتھ کیسے لگی" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر کے پوچھا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"تمہیں شاید معلوم نہیں کہ میری مرحومہ بیوی ـ میری بیٹی کیتھرائن کی ماں آک لینڈ کی تھی ـــــ اور اسی نے بچپن میں کیتھرائن کی منگنی اپنے بھائی کے بیٹے سے کی تھی جو اب تک کیتھرائن کا منگیتر ہے اس کا نام کیپٹن جانسن ہے اور وہ آک لینڈ کی خفیہ تنظیم کے۔ بی۔ سی کے انتہائی سرکردہ ارکان میں سے ایک ہے ـــــ میں کیتھرائن کے اغوا اور تمہارے والے واقعہ سے شدید پریشان ہو گیا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کیتھرائن کی فوری طور پر شادی کر دوں ـــــ چنانچہ میں کیتھرائن کے ہمراہ خفیہ طور پر آک لینڈ گیا اور وہاں کیپٹن جانسن سے ملا۔ لیکن اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک انتہائی اہم مشن میں مصروف ہے۔ اس لئے وہ اس مشن کی تکمیل سے پہلے شادی نہیں کر سکتا۔ ہم صرف

ایک رات وہاں رہے ـــــ میں نے شادی کے لئے بے حد اصرار کیا تو اس نے معذرت کرتے ہوئے اشارتاً بتایا کہ یہ مشن پاکیشیا کے خلاف ہے اور انہیں صرف ایک اشارے کا انتظار ہے ـــــ اس اشارے کے بعد مشن پر کام شروع ہو جائے گا ـــــ مجھے چونکہ آک لینڈ پر روسیاہی غلبے اور پاکیشیا اور آک لینڈ کے درمیان جھگڑے کا علم تھا اس لئے میں دل ہی دل میں چونک پڑا اور مجھے اس مشن کی کھوج لگ گئی ـــــ چونکہ کیپٹن جانسن یہی سمجھتا ہے کہ میں صرف ایک بار چلاتا ہوں اس لئے میرے اصرار پر اس نے مجھے مختصر طور پر اس مشن کے متعلق بتا دیا ـــــ شاید اس کا مقصد تھا کہ میں اس مشن کی اہمیت کو سمجھ کر شادی کے لئے مزید اصرار نہ کروں گا ـــــ چنانچہ میں خاموش ہو گیا البتہ میں نے سوچا کہ عمران سے دوستی کے پردے میں ہونے والی غداری کا کفارہ ادا کرنے کے لئے میں خود اس مشن کو ناکام کر دوں گا چاہے مجھے کیپٹن جانسن کو اپنے ہاتھوں سے گولی کیوں نہ مارنی پڑے ـــــ کیتھرائن ساری عمر غیر شادی شدہ رہ سکتی ہے ـــــ یا اسے کوئی دوسرا شوہر مل سکتا ہے ـــــ لیکن اس طرح کم از کم میں عمران کی روح کے سامنے شرمندہ نہ رہوں گا ـــــ چنانچہ رات کو جب ایک ایمرجنسی کال پر کیپٹن جانسن اپنے ہیڈ کوارٹر گیا تو میں نے اس کی خفیہ الماری کی تلاشی لی ـــــ اور پھر اس الماری کے ایک خانے سے مجھے یہ فائل مل گئی ـــــ چونکہ فائل ہٹانے سے کیپٹن جانسن مشکوک ہو سکتا تھا اس لئے میں نے اسے فوری طور پر علیحدہ کاغذوں پر نقل کر لیا اور اصل فائل الماری میں رکھ کر الماری بند کر دی ـــــ صبح ہوتے ہی کیپٹن جانسن

خود ہی ہمیں سرحد پار کرانے آیا تھا۔ اس لئے ہمیں چیک نہ کیا جا سکا۔
اور واپس آکر میں نے اسے فائل کور میں رکھ کر الماری میں محفوظ کر لیا
اسی شام تمہارا آدمی مجھ سے ٹکرایا اور مجھے پہلی بار معلوم ہوا کہ تم زندہ ہو
چنانچہ میں نے اُسے اس مشن کے بارے میں اطلاع دی" ۔۔۔ بلیکیس
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ بلیکیس! ۔۔۔ اب میں تم سے شرمندہ ہو رہا ہوں ۔۔۔ میں نے
تمہیں واقعی غلط سمجھا تھا ۔۔۔ تم واقعی عظیم دوست ہو" ۔۔۔ عمران
نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔۔ مجھے شرمندہ نہ کرو ۔۔۔ اس مشن کے سلسلے میں اگر تمہیں
میری ضرورت پڑے تو میری جان بھی حاضر ہو گی" ۔۔۔ بلیکیس نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری جان کی اب ضرورت نہیں ۔۔۔ اب میں اس مشن کو
شروع ہونے سے پہلے ہی دفن کر دوں گا ۔۔۔ اچھا! اب مجھے
اجازت" ۔۔۔ عمران نے فائل تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں
رکھتے ہوئے کہا اور پھر بلیکیس سے مصافحہ کر کے وہ دفتر کے دروازے
سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔

ماسٹر ڈراگن نے گولڈن بار کے نمبر گھمائے تو دوسری طرف سے
رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس گولڈن بار" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ کاروباری تھا۔

"مسٹر فلیک سے بات کراؤ ۔۔۔ میں ایم ڈی بول رہا ہوں" ۔۔۔
ماسٹر ڈراگن نے کہا

"اوہ اچھا! ۔۔۔ ایک منٹ ہولڈ آن کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف
سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد رسیور پر ایک
بھاری آواز سنائی دی۔

"یس فلیک سپیکنگ"۔

"ایم ڈی بول رہا ہوں" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے لہجے میں تحکمانہ پن پیدا
کرتے ہوئے کہا۔

"کون ایم۔ ڈی" ۔۔۔ ؟ فلیک کی سخت آواز سنائی دی۔

"میرا تعارف آپ کو مارٹن نے کرا دیا ہوگا" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"اچھا اچھا! ـــ ٹھیک ہے ـــ فرمائیے! ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں" ـــ فلیک کے لہجے میں نرمی عود کر آئی۔

"مجھے بیس مسلح جی دار اور لڑاکے آدمی چاہئیں ـــ ایسے آدمی جو ہر لحاظ سے ماہر ہوں" ـــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"مل جائیں گے ـــ گولڈن بوائز کا ایک آدمی سینکڑوں پر بھاری ہوتا ہے ـــ لیکن کام کیا ہے" ـــ؟ فلیک نے پوچھا۔

"کام لڑائی بھڑائی کا ہی ہے ـــ بہرحال کوئی زیادہ لمبا کام نہیں ہے" ـــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"کتنے روز کا کام ہے" ـــ؟ فلیک نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں کا ـــ اور مسٹر فلیک! صرف چند افراد کو گھیر کر مارنا ہے بس" ـــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"اوہ! ـــ یہ تو معمولی کام ہے ـــ اس کے لئے آپ کسی بھی چھوٹے بدمعاش گروپ کو ہائر کر سکتے تھے" ـــ فلیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مارٹن نے آپ کی ٹپ دی ہے اس لئے میں آپ سے بات کر رہا ہوں ـــ اگر آپ کام نہیں کرنا چاہتے تو دوسری بات ہے۔" ماسٹر ڈراگن نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"دیکھئے مسٹر ایم ڈی! ـــ ہمارا معاوضہ دس لاکھ روپے نقد ہوگا" ـــ فلیک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ معاوضہ نقد ادا کیا جائے گا" ـــ ماسٹر ڈراگن

نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــ آپ معاوضہ گولڈن بار کے کاؤنٹر پر پہنچا دیں۔ حملے کے لئے ٹوئنٹی بوائز کافی رہیں گے ـــ اور اپنا پتہ بتا دیں۔ بیس افراد وہاں پہنچ جائیں گے" ـــ فلیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ معاوضہ پہنچ جائے گا ـــ آپ آدمیوں کو نیشنل پارک میں واقع ڈزنی لینڈ کے گیٹ پر بھجوا دیں۔ وہاں میرا ایک آدمی ان سے بات کرے گا ـــ وہی آدمی انہیں لیڈ کرے گا ـــ اس آدمی کا نام جیکر ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ اس نے نیلے رنگ کے پھولوں والی بڑی ٹائی باندھ رکھی ہوگی" ـــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میرے آدمی خود بات کر لیں گے ـــ میرے آدمیوں کے لیڈر کا نام فرنیک ہے اور اس نے سرخ رنگ کی ٹائی باندھی ہوئی ہوگی" ـــ فلیک نے جواب دیا اور ماسٹر ڈراگن نے ـــ او۔ کے ـــ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے وہی نوجوان دروازے پر نمودار ہوا۔

"یس باس" ـــ نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جیکر! ـــ سیف سے دس لاکھ روپے نکال کر گولڈن بار کے کاؤنٹر پر دے آؤ ـــ ٹوئنٹی بوائز کا حوالہ دے دینا اور پھر واپس آ کر مجھے رپورٹ دو" ـــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔ اس نے پہلے ہی ہر اڈے میں معقول کرنسی سٹور کی ہوئی تھی تاکہ ہنگامی ضرورت میں کام

آسکے ۔

" یس ماسٹر" ـــــ جیکر نے کہا اور واپس مڑ گیا ۔

اس کے جانے کے بعد ماسٹر ڈراگن نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی ۔ پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی ۔

" ہیلو" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن یہ آواز عمران کی نہیں تھی ۔

ماسٹر فلیک ! ـــ میں بلیو ھاؤنڈ چیف بول رہا ہوں ـــ مشن کے متعلق اہم میٹنگ شام چار بجے شمالی پہاڑی کے دامن میں موجود ویران کھنڈر میں منعقد ہو رہی ہے ـــــ تم چار بجے سے پہلے پہنچ جانا میٹنگ کے فوراً بعد مشن شروع ہو جائے گا ـــــ حوالے کے لئے بلیو ھاؤنڈ ـــــ اوکے " ـــــ ماسٹر ڈراگن نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی دوسری طرف سے بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا ۔ اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی ۔

اس نے اپنی سکیم کا آغاز کر دیا تھا ۔ اس نے پہلے تو عمران کے فلیٹ کا نمبر معلوم کیا تھا ۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران کا باورچی اس کے ساتھ رہتا ہے اور ظاہر ہے سلیمان کو عمران کے ٹھکانوں کا علم ہو گا ۔ اس لئے اس نے یہی سکیم بنائی تھی کہ وہ ٹیلیفون کر کے یوں ظاہر کرے گا جیسے غلط نمبر مل گیا تھا اور وہ اسے کسی فلیک کا نمبر سمجھا تھا اور بلیو ھاؤنڈ چیف بن کر اُسے میٹنگ ، جگہ اور وقت دے دیا تھا ۔ اس طرح اُسے یقین تھا کہ عمران تک یہ پیغام پہنچ جائے گا اور عمران جو کہ بلیو ھاؤنڈ کے

نعلق اشارہ پا چکا ہے اور اب پاگلوں کی طرح اس مشن کی تفصیلات ڈھونڈتا پھر رہا ہو گا ۔ اس پیغام کو اپنے لئے خوشخبری سمجھے گا اور لازماً وہ سیکرٹ سروس کے ممبران سمیت اس جگہ کو گھیرنے کی کوشش کرے گا اور پھر اس کا مقابلہ وہاں گولڈن بوائز سے ہو گا ۔ اس تصادم میں وہ اور اس کے ساتھی یا تو مارے جائیں گے یا پھر ان میں سے کوئی نہ کوئی لازماً پکڑا جائے گا اور اس طرح ماسٹر ڈراگن کا منصوبہ کامیاب ہو جائے گا ۔

اس نے شمالی پہاڑی کے قریب ویران کھنڈر کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ یہ جگہ شہر سے خاصی دور تھی اس لئے یہاں فائرنگ کی آوازوں سے پولیس کے پہنچنے کا امکان نہ ہو گا ۔ کھنڈر چونکہ پہاڑی کے عین دامن میں تھا اس کھنڈر کے متعلق معلومات اسے ہیکر نے دی تھیں ۔ اس کا خیال تھا کہ وائٹ شیڈو کا مین ہیڈ کوارٹر اسی کھنڈر میں بنایا جاتے اور ماسٹر ڈراگن نے ہیکر کے ساتھ اس کھنڈر کا معائنہ کیا تھا ۔ لیکن پھر اُسے اس وجہ سے مسترد کر دیا تھا کہ اس کی طرف جانے والی سڑک ایک تھی اور اس طرح وہ سب یہاں پھنس سکتے تھے ۔ اس نے اپنے لئے پہاڑی کے اوپر کسی چٹان کو ٹھکانہ بنانے کا پروگرام بنایا تھا تاکہ اگر کوئی بچ کر جانے لگے تو وہ اوپر سے فائرنگ کر کے اُسے ختم کر سکے ۔ اور اسے صحیح طور پر علم بھی ہو جائے گا کہ عمران آیا ہے یا اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہیں ۔

اُسے اب جیکر کی واپسی کا انتظار تھا ۔ اس کے بعد اس نے جیکر کو سلی ٹائی بندھوا کر نیشنل پارک بھیجنا تھا اور اُسے مکمل ہدایات دینی

بھتیں۔ بظاہر وہی گولڈن بوائز کا لیڈر ہوتا اور وہ ان گولڈن بوائز کو لیکر کھنڈر میں پہنچ جاتا۔ اور وہاں یہ لوگ مورچہ بند ہو جاتے جبکہ وہ خود پہلے ہی پہاڑی کے اوپر پہنچ کر چٹان کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس طرح عمران اور سیکرٹ سروس کا خاتمہ بھی کر سکتا تھا اور خود بھی محفوظ رہتا۔

ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ جیگر دروازے پر نمودار ہوا۔ ماسٹر ڈراگن اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا جیگر! — رقم دے آئے ہو" — ؟ ماسٹر ڈراگن نے اسے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس" — جیگر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا — یہاں کرسی پر بیٹھو! — تم نے مستعدی سے کام کیا ہے اس لئے میرے خیال میں وائٹ شیڈو میں تمہارا عہدہ بڑھنا چاہیئے" — ماسٹر ڈراگن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو باس" — جیگر نے سر جھکاتے ہوئے کہا عہدہ بڑھنے کا سن کر اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔

"سنو جیگر! — اگر تم امتحان میں پاس ہو جاؤ تو ہو سکتا ہے عہدہ تمہارے تصور سے بھی بڑا ہو — کیا خیال ہے نمبر ٹو عہدہ کیسا ہے" — ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"کک — کک — نمبر ٹو — بب — باس" — جیگر واقعی نمبر ٹو کا عہدہ سنتے ہی بری طرح بوکھلا گیا۔ وہ جس عہدے پر تھا اس عہدے سے وائٹ شیڈو کا نمبر ٹو بننے کا تو وہ زندگی بھر تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وائٹ شیڈو جیسی بین الاقوامی تنظیم

کا نمبر ٹو بننے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

"ہاں! — مجھے تم میں بے پناہ صلاحیتیں نظر آ رہی ہیں — میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ تم وائٹ شیڈو کی خاطر جان تک دینے سے دریغ نہیں کرو گے — تم بے حد ذہین لگتے ہو — لیکن وائٹ شیڈو کا نمبر ٹو بننے کے لئے تمہیں ایک معمولی سا امتحان دینا ہوگا — انتہائی معمولی سا — اور مجھے یقین ہے کہ تم اس امتحان میں کامیاب رہو گے" — ماسٹر ڈراگن نے لہجے میں تاثر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"بب — باس! — مم — میں تنظیم کے لئے جان لڑا دوں گا۔ اور ہر امتحان کے لئے تیار ہوں" — جیگر نے جواب دیا۔

"تو سنو! — تم نیلے رنگ کے پھولوں والی بڑی ٹائی باندھ کر یہاں سے سیدھے نیشنل پارک جاؤ گے — نیشنل پارک میں موجود ڈزنی لینڈ کے گیٹ پر بیس مسلح افراد موجود ہوں گے — یہ مقامی گروپ گولڈن بوائز کے آدمی ہیں — ان کے لیڈر کا نام رنک ہے گا ٹائی سرخ ہوگی وائٹ شیڈو نے ایک مخصوص کام کے لئے انہیں ہائر کیا ہے اور یہ اب وائٹ شیڈو کے لئے کام کریں گے اور تم ان بیس افراد کے لیڈر ہو گے — تم انہیں لے کر شمالی پہاڑی کے دامن میں واقع کھنڈر میں جاؤ گے اور پھر انہیں وہاں چھپا دو گے۔ منصوبے کے مطابق کچھ لوگوں کو جنہیں وائٹ شیڈو مارنا چاہتی ہے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اس کھنڈر میں ایک خفیہ اور اہم میٹنگ ہو رہی ہے — یا ہونے والی ہے۔ تاکہ وہ دھوکہ کھا کر ٹریپ ہو سکیں۔

بہرحال ان میں سے ایک آدمی بھی زندہ واپس نہ جانے پائے ـــ بس یہی
تمہارا امتحان ہے۔ اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہو گئے تو سمجھ لو کہ تم نمبر ٹو
بن گئے" ـــ ماسٹر ڈراگن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ـــ آپ بے فکر رہیں ـــ آنے والوں میں سے کوئی
بھی زندہ واپس نہیں جائے گا" ـــ جیگر نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تم نے گولڈن بوائز کو لیڈ کرنا ہے۔ ان پر وائٹ شیڈو کا نام ظاہر نہ کرنا
اور اپنے آپ کو اس طرح پوز کرنا جیسے تم واقعی لیڈر ہو اور ان سے بھرپور انداز
میں کام لینا ہے" ـــ ماسٹر ڈراگن نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ـــ لیکن اسلحہ" ـــ جیگر نے کہا۔

"اسلحہ جس قدر چاہو۔ یہاں سے لے جاؤ ـــ گولڈن بوائز بھی مسلح
ہوں گے۔ اپنے ساتھ سکسٹی ٹو ٹرانسمیٹر لے جانا۔ میں بھی وہیں تمہارے
قریب ہوں گا۔ لیکن ظاہر نہیں ہوں گا ـــ البتہ ہو سکتا ہے کہ انتہائی
ضرورت کے وقت میں تمہیں گائیڈ کر سکوں" ـــ ماسٹر ڈراگن نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ـــ آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح آنے والوں کا شکار
کرتا ہوں ـــ مجھے اجازت ہے" ـــ جیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"او کے! ـــ وش یو گڈ لک" ـــ ماسٹر ڈراگن نے مسکراتے
ہوئے کہا اور جیگر نے اس بار باقاعدہ ماسٹر ڈراگن کو سیلیوٹ مارا اور پھر
تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے قدموں میں [illegible]
اعتماد تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی اس منصوبے کا آغاز نہیں ہوا" ـــ
بلیک زیرو نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ ریکیس کے کہنے کے مطابق کے۔ بی۔ سی کسی اشارے
کی منتظر ہے ـــ اور جہاں تک میرا خیال ہے یہ اشارہ وائٹ شیڈو
کی طرف سے ہونا تھا" ـــ عمران نے سامنے رکھی ہوئی بلیو ھاؤنڈ
فائل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ وہ ریکیس بار سے نکل کر سیدھا دانش
منزل ہی آیا تھا۔

"یعنی اس منصوبے پر ابتدائی کام وائٹ شیڈو نے کرنا تھا" ـــ
بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ـــ دراصل کے۔ بی۔ سی کو اچھی طرح علم ہے کہ اس قدر
خوفناک منصوبہ صرف اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس مقابلے پر نہ آئے ـــ لیکن جس انداز کا یہ منصوبہ ہے

اس کی ابتدائی تیاری ہوتے ہی سیکرٹ سروس کو علم ہو جاتا تھا اس لئے اس کا مقابلے پر آنا لازمی تھا ——— چنانچہ میرا خیال ہے کہ اس کے لئے ایک منصوبہ ترتیب دیا گیا کہ ایک ایسی تنظیم کو سامنے لایا گیا جسے پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی نہیں جانتی اور پاکیشیا میں موجود ایکریمی ایجنٹ بھی نہیں جانتے ——— اور اس کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یا تو خاتمہ کر دے ——— یا پھر اسے ایسے مسئلے میں الجھا دے کہ وہ بلیو ہاؤنڈ منصوبے کی طرف متوجہ ہی نہ ہو سکے ——— چنانچہ اس منصوبے کے تحت وائٹ شیڈو یہاں آ گئی اور اس کے چیف ماسٹر ڈراگن نے یہ پلان بنایا کہ ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے اس کی جگہ خود سنبھال لے ——— اور پھر وہ کے۔ بی۔ سی کو اشارہ کر دے کہ وہ بلیو ہاؤنڈ منصوبے پر کام شروع کر دیں ——— کے۔ بی۔ سی اب اسی اشارے کی منتظر ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"لیکن پھر وہ اے۔ ون فائل کا کیا جھگڑا ہے" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہ میرے خیال میں وائٹ شیڈو کا اپنا سلسلہ ہے ——— وائٹ شیڈو ایک تیر میں دو شکار کرنا چاہتی ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب اس بلیو ہاؤنڈ منصوبے کا کیا کرنا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس منصوبے کو شروع ہونے سے پہلے ہی آک لینڈ میں دفن کر دیا جائے ——— اس کے لئے مجھے ٹیم لے کر آک لینڈ جانا

پڑے گا" ——— عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔

"ماسٹر ڈراگن تو ابھی یہیں موجود ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ماسٹر ڈراگن کی ٹیم ختم ہو چکی ہے ——— وہ اکیلا ہے ——— ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے اور آدمی منگوائے ——— لیکن ظاہر ہے اس کے لئے وقت چاہیئے ——— تم اسے ٹریس کرو ——— میرا خیال ہے کہ میں اس وقفے کے دوران آک لینڈ کا کام ختم کر لوں گا" ——— عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں سلیمان بول رہا ہوں فلیٹ سے ——— عمران صاحب موجود ہیں" ——— دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بات کرو" ——— بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"سلیمان بات کرنا چاہتا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا بات ہے جناب سلیمان پاشا صاحب! ——— کیا ہنڈیا کا مصالحہ جل گیا ہے" ——— عمران نے رسیور لے کر کہا۔

"اگر آپ کے ٹیلیفون کی گھنٹی اسی طرح بجتی رہی تو مصالحہ ایک طرف ——— ہنڈیا ہی جل جائے گی ——— نجانے کون کون، کیا کیا بکواس کرتا رہتا ہے" ——— سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹیلیفون ایجاد ہی اسی لئے ہوا ہے ——— بہرحال تمہیں اگر معلوم نہیں ہو سکا کہ کون بکواس کرتا ہے ——— لیکن مجھے تو پتہ چل رہا

ہے کہ عالی جناب سلیمان پاشا صاحب فرما رہے ہیں" ــــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک تو آپ کی ان تنظیموں نے میرا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ شاید دنیا میں اتنے بچے پیدا نہیں ہوتے ــــ جتنی تنظیمیں پیدا ہو رہی ہیں میرے تو کان پک گئے ہیں ــــ اور جو بھی تنظیم بناتا ہے وہ ہمیں یوں اطلاع کرتا ہے جیسے یہ کمیٹی کا دفتر ہو ــــ جہاں بچے کی پیدائش کی اطلاع دی جاتی ہے ــــ یہ بلیو ھاؤنڈ کیا ہوتا ہے"؟ سلیمان نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"کک ــ کیا پوچھ رہے ہو ــ بلیو ھاؤنڈ ــــ یہ نام تم نے کہاں سے سن لیا ہے ــــ ؟ یہ تو میں نے تمہارے ہونے والے بچے کے لئے پیشگی تک کرا رکھا تھا اور عین موقع پر تمہیں بتاتا" ــــ عمران نے چونک کر کہا۔

"تو پھر آپ کا یہ بچہ پیدا ہو چکا ہے ــ مبارک ہو ــ زنخوں کو رقم دینے کے لئے نوٹ بھجوا دیجئے" ــــ سلیمان نے کہا۔

"ارے بتاؤ تو سہی ــــ تم نے یہ نام کہاں سے سن لیا" ــــ عمران نے پوچھا۔

"پہلے نوٹ ــــ پھر بتاؤں گا" ــــ سلیمان بھی عمران کا ہی باورچی تھا۔ بھلا موقع کیسے چھوڑ دیتا۔

"میرے نیلے سوٹ کی اندر والی جیب میں ہیں لے لو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو پھر سن لیجئے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور

میں نے رسیور اٹھا کر ہیلو کہا تو دوسری طرف سے کسی نے پیغام دیا کہ ماسٹر فلیک! ــــ میں بلیو ھاؤنڈ چیف بول رہا ہوں ــــ مشن کے متعلق اہم میٹنگ شام چار بجے شمالی پہاڑی کے دامن میں موجود ویران کھنڈر میں منعقد ہو رہی ہے ــــ تم چار بجے سے پہلے پہنچ جانا۔ میٹنگ کے فوراً بعد مشن شروع ہو جائے گا ــــ حوالے کے لئے بلیو ھاؤنڈ اوور کے ــــ اور اس کے ساتھ ہی فون بند ہو گیا ــــ میں نے سوچا کہ آپ شاید اس تنظیم کو رجسٹرڈ کرنے کی کوئی فیس مجھے دے ڈالیں۔ اس لئے میں نے فون کیا ہے" ــــ سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہی پیغام ــــ مطلب ہے کہ یہی الفاظ تھے ــــ یا ان میں تمہارا اپنا بھی اضافہ ہے" ــــ ؟ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لفظ بلفظ یہی پیغام تھا" ــــ سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ مگر نیلے سوٹ کو ہاتھ نہ لگانا۔ اس میں بڑا حساس بم رکھا ہوا ہے ــــ ایسا نہ ہو کہ ہنڈیا کے ساتھ ساتھ تم بھی جل جاؤ" ــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ لیکن اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیل گیا تھا۔

"عمران صاحب! ــــ بعض اوقات واقعی ایسے اتفاقات ہو جاتے ہیں کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے ــــ اب دیکھئے کہ یہ پیغام فلیک کی بجائے ہمارے پاس پہنچ گیا" ــــ بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

یہ فلیک نام سنا ہوا تو ہے ــــ اوہ ہاں! ــــ پچھلے دنوں ٹائیگر ذکر کر رہا تھا کہ گولڈن بار کے مالک فلیک نے ایک نیا گروپ بنایا ہے جس کا نام گولڈن بوائز ہے ــــ کہیں یہ وہی فلیک نہ ہو" ــــ عمران نے سوچتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے ٹائیگر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ٹائیگر! ــــ تمہارے گولڈن بوائز کا کیا حال ہے ــــ سنا ہے کہ خالص سونے کا خول جسم پر چڑھا کر جرم کے لئے نکلتے ہیں ــــ بڑے قیمتی بوائز ہوئے یہ تو" ــــ عمران نے کہا۔

اوہ عمران صاحب! ــــ یہ بوائز خاصے زوروں پر جا رہے ہیں زیر زمین دنیا میں بڑے بڑے معرکے سر کر رہے ہیں ــــ لیکن آپ کو یہ لوگ کیسے یاد آ گئے" ــــ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا ان کے باس کا نام فلیک ہے" ــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! ــــ گولڈن بار کا مالک فلیک ــــ لیکن وہ بس معاہدے کرتا رہتا ہے ــــ عملی طور پر تو باس فرنیک ہے" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا! ــــ معلوم کر کے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر اندر مجھے بتاؤ کہ فلیک کی آجکل کیا مصروفیات ہیں اور اس نے ابھی دو چار دنوں میں یا پہلے کسی سے معاہدہ کیا ہو ــــ خاص طور پر آک لینڈ اور روسیاہی ایجنٹوں کے سلسلے میں خاصی معلومات چاہئیں ــــ اور فون

کے لئے نمبر نوٹ کر لو ــــ سیون تھری وَن سیون فور ــــ اس نمبر پہ فون کرنا" ــــ عمران نے کہا۔

"یس باس! ــــ میں ایک گھنٹے سے بھی پہلے معلوم کر لوں گا۔ یہ میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔ اور عمران نے ــــ "اوکے" ــــ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ ضروری تو نہیں کہ یہ وہی فلیک ہو" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ــــ ضروری تو نہیں ــــ لیکن اس طرح سپاٹ انداز میں بغیر چیک کئے ایک ٹاپ سیکرٹ مشن کے متعلق پیغام بھی نہیں دیا جاتا۔ میری چھٹی حس الارم بلکہ سائرن بجا رہی ہے ــــ بہرحال تم اس خصوصی نمبر کی لائن اس فون سے کنکٹ کر دو" ــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"تو اس میں مسئلہ کیا ہے ــــ جگہ کا ہمیں علم ہے۔ ممبرز کو وہاں بھیج دیتے ہیں ــــ سب کچھ سامنے آ جائے گا" ــــ بلیک زیرو نے لائن کنکٹ کرتے ہوئے کہا۔

"اگر سب کچھ سامنے لے آنا ہے تو ممبرز کو بھیجنے کی بجائے کسی شاہی نجومی کو یہاں بلوا لو جناب ایکسٹو صاحب! ــــ ہر معاملے کو اتنا سیدھا نہیں سمجھ لینا چاہیئے ــــ ابھی معلوم ہو جاتا ہے ــــ ذرا فون ڈائرکٹری اٹھا کر اس میں جتنے بھی فلیک نام پر فون لگے ہوئے ہوں انہیں کاغذ پر نوٹ کیجئے" ــــ عمران نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا ــــ ہو سکتا ہے ایک بھی نہ ہو ــــ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہزاروں ہوں" ــــ بلیک زیرو نے حجت کرتے ہوئے کہا۔

"اس سے یہ پتہ چل جائے گا کہ کیا واقعی غلطی سے فون کیا گیا ہے
یا جان بوجھ کر ۔۔ ظاہر ہے فون میں غلطی اسی وقت ہوتی ہے جب نمبر
ملتے جلتے ہوں ۔۔ صرف ایک آدھ نمبر مختلف ہو ۔۔ لیکن اگر سارے
نمبرز ہی مختلف ہوں تو پھر رانگ نمبر نہیں ہو سکتا" ۔۔۔ عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ! ۔۔ واقعی یہ تو نہایت اچھا طریقہ ہے چیک کرنے کا" ۔۔۔
بلیک زیرو نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جلدی سے فون ڈائریکٹری اٹھا
کر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔

عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس کی بیٹھنے کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ کسی
گہری سوچ میں ہے۔

"کمال ہے ۔۔ واقعی دارالحکومت میں ایک بھی فون فلیک کے
نام پر نصب نہیں ہوا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ایف کی پٹی کو
غور سے پڑھتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا اب گولڈن بار کے فون نمبر چیک کرو ۔۔ کیا وہ نمبر میرے
فلیٹ کے نمبر سے ملتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر
ہلاتے ہوئے دوبارہ ڈائریکٹری کی ورق گردانی کرنے لگا۔

"تین نمبر ہیں ۔۔ اور تینوں ہی بالکل مختلف ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو
نے چند لمحے بعد کہا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔ عمران نے مختلف لہجے میں کہا۔ ایسا لہجہ جو نہ عمران کا
اصل تھا اور نہ ایکسٹو کا۔ کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ فون کسی ممبر کا ہے یا

ٹائیگر کا۔

"عمران صاحب ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ! ۔۔ کیا رپورٹ ہے" ۔۔ ؟ اس بار عمران نے اپنے اصل
لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"باس ! ۔۔ کسی خاص سرگرمی کا پتہ نہیں چلا ۔۔ عام سے معاہدے
ہوتے رہتے ہیں ۔۔ آج بھی فلیک نے بیس بوائز کا معاہدہ کسی
ایم ۔ ڈی کے ساتھ کیا ہے ۔۔ اور جیگنہ نامی شخص ان کو لیڈ کرے گا۔
اس نے نیشنل پارک میں انہیں بلوایا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے رپورٹ
دیتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو" ۔۔ ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں گولڈن بار کے قریب پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں" ۔۔۔
ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم وہیں رکو ۔۔ میں خود آ رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا
اور رسیور رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بلیک زیرو ! ۔۔ تمام ممبرز کو کال کر کے انہیں گولڈن بار کے قریب
تھرٹی پوائنٹ پر پہنچنے کا حکم دو" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور
بلیک زیرو کے سر ہلانے پر وہ تقریباً دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

ماسٹر ڈراگن ویران کھنڈر سے کافی بلندی پر ایک بڑی چٹان کے پیچھے چھپا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے پیچھے چونکہ عمودی ڈھلان تھی اس لئے اُسے اس طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ اور دائیں بائیں طرف سے کوئی نہ آسکتا تھا۔ کیونکہ ان اطراف سے آنے کے لئے اُسے پہلے سامنے کے رُخ آنا پڑتا۔ اور سامنے کا تمام منظر ماسٹر ڈراگن کی نظروں کے سامنے پھیلا ہوا تھا۔

اس کھنڈر کی طرف آنے والی سڑک بھی دُور سے اس کی نظروں میں تھی اور پھر اس نے آنکھوں پر طاقتور دُوربین بھی لگا رکھی تھی جس سے ہر چیز نہ صرف واضح بلکہ صاف طور پر نظر آ رہی تھی۔ وہ جیگر اور گولڈن لوائز سے کافی پہلے یہاں پہنچ گیا تھا۔ اور یہ لوگ اس کے سامنے پہنچے تھے۔ یہ سب افراد چھ کاروں میں آئے تھے۔ جیگر علیحدہ کار پر تھا۔ جبکہ باقی بیس افراد پانچ کاروں میں لدے ہوئے تھے۔ ماسٹر ڈراگن

انہیں دیکھ کر مطمئن ہو گیا۔ کیونکہ وہ لوگ اپنے قد و قامت اور انداز سے ہی خاصے جی دار اور لڑاکے لگتے تھے۔ اُن سب کے پاس مشین گنیں تھیں۔ جیگر نے واقعی بہترین صلاحیتوں کا انتظام کیا تھا۔ اس نے کاریں کھنڈر کے اس حصے میں کھڑی کی تھیں جو بظاہر تو چھپی ہوئی تھیں۔ لیکن سڑک سے ان کے کچھ حصے نظر آتے تھے۔ اس طرح اس نے کھنڈر کے درمیانے بڑے ہال نما کمرے میں جس کی چھت نہ تھی میٹنگ کا اہتمام کیا تھا۔ وہ اپنی کار میں دس کے قریب فولڈنگ کرسیاں لے آیا تھا اور یہ دس کرسیاں اسی ہال میں رکھی گئی تھیں اور جیگر کے ساتھ چھ گولڈن لوائز ان کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تین کرسیاں خالی رکھی گئی تھیں جب کہ چودہ گولڈن لوائز کو مختلف جگہوں پر چھپا دیا گیا تھا۔ ایسی جگہیں کہ وہ آنے والوں کو مکمل طور پر گھیر سکیں۔ اس طرح ماسٹر ڈراگن کا منصوبہ پوری طرح رُوبہ عمل تھا۔

اب ماسٹر ڈراگن کو صرف عمران کا انتظار تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے باورچی نے اُسے پیغام دے دیا ہو۔ کیونکہ اگر اس نے پیغام نہ دیا تو پھر یہ ساری کارروائی قطعی بے کار تھی۔ لیکن اس کا دل کہہ رہا تھا کہ پیغام پہنچ گیا ہو گا۔ کیونکہ نفسیاتی طور پر ایک جاسوس کے ساتھ رہنے والا ملازم ایسے پیغامات کی اہمیت کو لازماً سمجھتا ہو گا۔

ابھی شام کے چار بجنے میں ایک گھنٹہ رہتا تھا کہ اچانک دُور چمکتی ہوئی سڑک پر ایک کار کو کھنڈر کی طرف مڑتے دیکھ کر ماسٹر ڈراگن چونک پڑا۔ طاقتور دُوربین کی وجہ سے وہ خاصی دُور تک دیکھ رہا تھا۔ سُرخ رنگ کی سپورٹس کار واقعی اس کھنڈر کی طرف ہی آ رہی تھی۔ اور چند لمحوں بعد اس

میں بیٹھے ہوئے افراد اسے بخوبی نظر آنے لگے۔ مگر انہیں دیکھ کر ماسٹر ڈراگن بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ کار کی فرنٹ سیٹوں پر ایک غیر ملکی جوڑا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنے لباس اور شکل وصورت سے سیاح لگ رہے تھے۔ ان کے گلے میں کیمرہ اور اس قسم کا دوسرا سامان تھا۔ ماسٹر ڈراگن نے کار کی نمبر پلیٹ دیکھی تو اس نے منہ بنا لیا۔ کیونکہ نمبر پلیٹ کے مطابق کار واقعی سیاحوں کی تھی۔

"یہ کہاں سے ٹپک پڑے اس وقت" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو ـــ ایم۔ ڈی کالنگ اوور" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر! ـــ جیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

"جیگر! ـــ ایک سرخ رنگ کی سپورٹس کار کھنڈر کی طرف آ رہی ہے ـــ اس پر سیاح جوڑا موجود ہے۔ اس سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ البتہ نگرانی کڑی رکھی جائے۔ اوور" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس!۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے جیگر نے جواب دیا اور ماسٹر ڈراگن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب دوبارہ اس نے دوربین آنکھوں سے لگا لی۔

سرخ رنگ کی کار اب کھنڈر کے خاصی نزدیک پہنچ چکی تھی۔ ماسٹر

ڈراگن غور سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوتے غیر ملکی نوجوان کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ذہن میں صرف ایک خلش تھی کہ کہیں عمران تو غیر ملکی سیاح کے میک آپ میں نہیں آ گیا۔ لیکن دوربین کی مدد سے غور سے دیکھنے کے بعد اسے یقین آ گیا کہ یہ شخص کم از کم عمران نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا قد اس آدمی سے لمبا تھا۔ کوئی آدمی اونچی ایڑی کے جوتے پہن کر لمبا تو ہو سکتا ہے لیکن اپنے اصل قد کو کم کرنا کسی کے بس میں نہیں ہے۔

کار کھنڈر کے قریب آ کر رکی اور وہ دونوں باہر نکل آئے دونوں نے گلے سے کیمرے اتارے اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کھنڈر کی طرف بڑھنے لگے۔

ابھی انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک سائیڈ سے جیگر نکل کر ان کی طرف بڑھا اور وہ دونوں ٹھٹھک کر رک گئے۔ جیگر خالی ہاتھ تھا۔ ان کے قریب پہنچ کر اس نے ان سے باتیں کیں اور وہ دونوں چند لمحے تو سر ہلاتے رہے اس کے بعد منہ بناتے ہوئے کار کی طرف واپس مڑ گئے۔ اور چند لمحوں بعد ہی ان کی کار سڑک کی طرف واپس آڑی جا رہی تھی۔

ماسٹر ڈراگن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو! ـــ ماسٹر ڈراگن کالنگ۔ اوور" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"یس باس! ـــ جیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا باتیں ہوئیں۔ اوور" ـــــ؟ ماسٹر ڈراگن نے پوچھا۔

"باس! ــــ وہ ولیسٹرن کارمن سیاح تھے اور کھنڈر کی تصویریں لینے آتے تھے ــــ لیکن میں نے انہیں بتایا کہ میں محکمہ سیاحت کا آفیسر ہوں۔ کھنڈر کے اندر کھدائی ہو رہی ہے اس لئے کھنڈر سیاحوں کے لئے بند کر دیا گیا ہے ــــ انہوں نے پوچھا کہ کس چیز کی کھدائی ہو رہی ہے تو میں نے انہیں بتایا کہ اس کھنڈر میں قدیم زمانے کا خزانہ دفن ہے اس لئے حکومت اس کی کھدائی کر رہی ہے جس پر وہ بڑبڑاتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اوور" ــــ جیگر نے جواب دیا۔

"تم نے انہیں قریب سے دیکھا ہے ــــ وہ میک اَپ میں تو نہ تھے۔ اوور" ــــ ماسٹر ڈراگن نے ذہن میں موجود خدشے کا اظہار کر دیا۔

"میک اَپ! ــــ نہیں جناب! ــــ میک اَپ میں نہیں تھے۔ وہ اصل سیاح تھے۔ ان کی جیبوں میں محکمہ سیاحت کے کارڈ بھی موجود تھے۔ اوور" ــــ جیگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ــ ٹھیک ہے ــ اوور اینڈ آل" ــــ ماسٹر ڈراگن نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اب پھر اس کی نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن سڑک دُور دُور تک خالی پڑی ہوئی تھی۔ جیسے جیسے وقت گذرتا جا رہا تھا ماسٹر ڈراگن کے چہرے پر مایوسی پھیلتی جا رہی تھی۔ اس کا سارا منصوبہ خاک میں ملتا نظر آ رہا تھا۔

اور پھر کافی دیر تک جب کوئی نہ آیا تو ماسٹر ڈراگن کا پیمانہ صبر لبریز ہونے لگا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ جیگر کو واپسی کا کاشن دے کہ اچانک کھنڈر میں ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس کے

ساتھ ہی بے تحاشا گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجیں یکلخت آپس میں ٹکرا گئی ہوں۔ پھر اچانک فائرنگ بند ہو گئی۔

"ہیلو ــ ہیلو جیگر! ــــ ماسٹر ڈراگن کالنگ۔ اوور" ــــ ماسٹر ڈراگن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے چیخنا شروع کر دیا۔

"یس باس! ــــ جیگر سپیکنگ باس! ــــ کھنڈر کے اندر ایک سرنگ سے ایک آدمی برآمد ہوا اور اس نے بم پھینکا۔ جس پر ہم نے فائرنگ کی اور وہ واپس بھاگنے لگا ــــ لیکن میرے حکم پر اُسے قابو میں کر لیا گیا ہے ــــ ہم اس سرنگ کی تلاشی لے رہے ہیں۔ لیکن اور کوئی آدمی نہیں ملا۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

"اس آدمی کا حلیہ کیا ہے ــــ قد و قامت کیا ہے۔ اوور" ــ؟ ماسٹر ڈراگن نے چیخ کر پوچھا اور جواب میں جیگر نے جو حلیہ بتایا تو وہ بالکل عمران کا تو نہ تھا لیکن اس سے کافی حد تک ملتا جلتا ضرور تھا۔

"اوہ ــ ٹھیک ہے۔ ویل ڈن! ــــ اسے قابو میں رکھو۔ میں خود وہیں آ رہا ہوں ــــ اوور اینڈ آل" ــــ ماسٹر ڈراگن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے اٹھا اور بھاگتا ہوا نیچے اترنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ قابو میں آنے والا لازماً عمران ہی ہو گا۔

چند لمحوں بعد وہ پہاڑی سے اتر کر کھنڈر میں پہنچ گیا۔ اسی لمحے جیگر ایک طرف سے نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"اس طرف آیئے باس" ــــ جیگر نے کہا اور پھر وہ ماسٹر ڈراگن کو ہمراہ

لئے تیزی سے کھنڈر کے اندر داخل ہو گیا۔ ہال کمرے میں جہاں کرسیاں موجود تھیں، ایک نوجوان دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا۔ اور چار مشین گنیں اس کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ نوجوان مقامی تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر خوف کی بجائے اطمینان تھا۔

"اوہ! — یہ علی عمران ہے" —— ماسٹر ڈراگن نے اسے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ آخر تمہیں یہاں یہ ناٹک رچانے کی ضرورت کیوں پیش آئی —— ماسٹر ڈراگن! —— تمہارا کیا خیال تھا کہ تم اس طرح علی عمران کو مار گراؤ گے" —— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسے گولی مار دو —— چھلنی کر دو اسے" —— ماسٹر ڈراگن نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہال گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور فاتحانہ قہقہے سے گونج اٹھا۔

"وہ گروپ نیشنل پارک چلا تو نہیں گیا" —— عمران نے کار سے اترتے ہی قریب پہنچنے والے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں! — ابھی تو نہیں گیا — ایک گھنٹے بعد کا وقت طے ہوا ہے معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے" —— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"سنو! — اس گروپ کے لیڈر کو اغوا کرنا ہے —— تم مجھے اس لیڈر کی شکل دکھا دو" —— عمران نے کہا۔

"گروپ لیڈر فرینک میرا آشنا ہے — میں اسے آسانی سے اغوا کر سکتا ہوں" —— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن کسی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو" —— عمران نے کہا۔

"یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے — فرینک میرا خاصا شناسا ہے۔ آپ جہاں کہیں۔ میں اسے لے آتا ہوں" —— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے — تم نے پوائنٹ تھرٹی دیکھا ہوا ہے" —— عمران نے

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پوائنٹ تھرٹی ۔۔۔۔ وہ نیلے رنگ کی کوٹھی۔ جہاں ایک بار آپ مجھے لے گئے تھے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں وہی ۔۔۔۔ میں وہیں جا رہا ہوں ۔۔۔۔ تم اُسے لے کر وہاں پہنچ جاؤ" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار نیلے رنگ کی کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ گیٹ پر نمبروں والا تالا موجود تھا۔ اور ساتھ ہی کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ بھی۔ یہ سیکرٹ سروس کا ایمرجنسی پوائنٹ تھا۔ جسے صرف ضرورت کے وقت ہی استعمال کیا جاتا تھا۔

اُسے وہاں پہنچے ہوئے ابھی پانچ چھ منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ ٹائیگر کی کار اندر داخل ہوتی دکھائی دی۔ عمران برآمدے میں کھڑا تھا۔ ٹائیگر کے ساتھ اسی کے قد و قامت کا ایک نوجوان موجود تھا۔ ٹائیگر نے کار پورچ میں روکی اور وہ دونوں کار سے نیچے اترے۔ ان کے نیچے اترتے ہی عمران تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"آئیے آئیے جناب! ۔۔۔ کیا حال ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے بے تکلفانہ انداز میں آگے بڑھتے ہوئے کہا جیسے وہ صدیوں سے ٹائیگر کا واقف ہو۔

"یہ مسٹر فرینک ہیں" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو ان سے فرینک ہونا پڑے گا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے فرینک کی طرف مڑا۔ دوسرے لمحے چٹاخ کی زوردار آواز ابھری اور فرینک چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل زمین پر گرا۔ عمران کا بازو یکلخت حرکت میں آیا اور فرینک کی کنپٹی پر زوردار

ضرب لگی۔ فرینک نیچے گرتے ہی بے حس و حرکت ہو گیا۔

"ارے بس اتنی سی فرینکنس بھی برداشت نہیں کر سکا" ۔۔۔۔ عمران نے جھک کر اس کی نبض پکڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کی یہ فرینکنس تو شائد ہاتھی بھی برداشت نہ کر سکتا۔ اس بیچارے کی تو اوقات ہی کیا ہے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو دو تین گھنٹوں کے لئے گیا ۔۔۔۔ اسے اٹھا کر اندر کمرے میں لے آؤ ۔۔۔۔ میں تمہارا میک اپ کر دوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے جھک کر فرینک کو اٹھایا اور عمران کے پیچھے اندر لے گیا۔

"اس کا لباس اتار کر پہن لو اور الماری سے میک اپ باکس نکالو۔ میں آ رہا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا باہر برآمدے میں آیا۔ کیونکہ اُسے سیکرٹ سروس کے ممبرز کی آمد کا انتظار تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ ابھی چند لمحوں بعد وہ پہنچ جائیں گے۔ اور وہی ہوا تھوڑی دیر بعد پانچ کاروں میں لدے ہوئے سیکرٹ سروس کے ممبر وہاں پہنچ گئے۔ اور عمران نے انہیں ہدایات دینا شروع کر دیں وہ انہیں تفصیل سے بتاتا رہا۔ پھر اس کی ہدایات کے مطابق وہ کاروں میں سوار ہو کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد عمران واپس کمرے میں آیا تو ٹائیگر فرینک کا لباس پہن چکا تھا۔ میک اپ باکس اس نے کھول رکھا تھا۔

عمران نے ٹائیگر کو کرسی پر بٹھایا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے ٹائیگر کے چہرے پر مختلف کریمیں ملنے میں مصروف ہو گئے۔ کچھ دیر بعد

جب عمران نے ہاتھ روکے تو ٹائیگر مکمل طور پر فرنیک کا روپ دھار چکا تھا۔

"سنو! ۔۔۔ میں نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو پہاڑی کی پچھلی طرف جنگل میں بھیج دیا ہے ۔۔۔ اس کھنڈر کے اندر شمالی طرف ایک کمرے سے سرنگ پہاڑی کے نیچے سے ہوتی ہوئی جنوبی طرف جنگل میں جا نکلتی ہے ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے ارکان اس سرنگ کے ذریعے اندر آئیں گے ۔۔۔ تم بطور فرنیک گروپ لے کر جیگر کے ساتھ جاؤ گے۔ اور جس طرح جیگر کہے گا اسی طرح کرتے رہو گے ۔۔۔ میں نے نعمانی کو ہدایات دی ہیں۔ وہ اور جولیا سیاحوں کے میک اپ میں کھنڈر تک جائیں گے ۔۔۔ لازماً جیگر انہیں ٹالنے کے لئے آگے جائے گا اس طرح وہ جیگر کو چیک کر لیں گے اور پھر وہ واپس آکر بتائیں گے کہ جیگر کا میک اپ کس پر کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ اس کے بعد تم جیگر کو اس سرنگ کے ذریعے ہمارے پاس بھجوا دو گے اور پھر جیگر کی جگہ ہمارا ممبر لے لے گا ۔۔۔ پھر ہمارا ممبر بطور جیگر ہدایات جاری کرے گا اور تم اور تمہارا گروپ ان ہدایات پر عمل کرے گا" ۔۔۔ عمران نے اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر! ۔۔۔ اصل میں پکڑنا کس کو ہے ۔۔۔ یہ چکر کیا ہے"۔ ٹائیگر نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے پوچھا۔

"سنو! ۔۔۔ ایم۔ ڈی سے مطلب ماسٹر ڈراگن ہے ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے یہ سارا منصوبہ مجھے پکڑنے یا گولی مارنے کے لئے پھیلایا ہے۔ لیکن وہ خود سامنے نہیں آ رہا ۔۔۔ بلکہ اپنے کسی اور آدمی کو سامنے لا رہا ہے۔

لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور کہیں قریب رہے گا ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پہاڑی پر کسی چٹان کے پیچھے چھپا ہوا ہو۔ چونکہ پہاڑی کی ساخت ایسی ہے کہ سوائے سامنے کے رُخ کے اس کے اوپر چڑھا نہیں جا سکتا اور سامنے کے رُخ جانے سے خطرہ تھا کہ جانے والا آسانی سے دُور مار رائفل سے ہٹ کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ ویسے بھی اتنی بڑی پہاڑی پر اس کی تلاش مشکل ہو جائے گی۔ اس لئے وہاں ایسا ڈرامہ کھیلا جائے گا کہ ماسٹر ڈراگن خود بخود وہاں پہنچ جائے" ۔۔۔ عمران نے اُسے تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں سمجھ گیا" ۔۔۔ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تم جاؤ ۔۔۔ اور اپنا گروپ لے جاؤ ۔۔۔ واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن ملتے ہی تم ایک طرف ہٹ کر مجھ سے گفتگو کر سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور ٹائیگر فرنیک کے روپ میں تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کی کار پھاٹک کے باہر جانے کے بعد عمران نے ہلکا سا میک اپ کیا اور پھر اپنی کار لے کر وہ کوٹھی سے نکل کر پہاڑی کے عقبی سمت جنگل میں جانے کے لئے ایک طویل چکر کاٹ کر جانے والی سڑک پر مڑ گیا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران سوائے نعمانی اور جولیا کے وہاں موجود تھے عمران نے کار ایک سائیڈ پر روک دی اور نیچے اتر آیا۔

"اتنے لمبے چوڑے چکر کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔ ہم براہِ راست کھنڈر

پر بھی تو حملہ کر سکتے تھے" ـــــ تنویر نے عمران کو دیکھتے ہی حسبِ عادت منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اتنا لمبا چکر مجھے بیچاری جولیا کے لئے چلانا پڑا ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جولیا کے لئے ـــــ کیا مطلب" ـــــ؟ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"بھئی ایسے کھنڈرات میں چڑیلیں رہتی ہیں ـــــ اب اگر براہِ راست حملہ کر دیا جاتا تو تنویر جیسے وجیہہ اور خوبصورت آدمی پر کوئی چڑیل ریجھ جاتی تو بے چاری جولیا کا کیا بنتا" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور تنویر تو بے اختیار جھینپ گیا جبکہ باقی ممبرز قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب! ـــــ یہ تو بات ہوئی کہ چڑیل تنویر پر ریجھ جاتی۔ لیکن اگر تنویر کسی چڑیل پر ریجھ جاتا تو پھر کیا ہوتا" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر کھنڈر آباد ہو جاتا ـــــ اور تنویر کی چڑیلی اولاد یہاں ینگ پانگ کھیلتی نظر آتی" ـــــ عمران نے کہا اور ایک بار پھر بھرپور قہقہوں سے فضا گونج اٹھی۔

"تم ہر بات کو مذاق میں اڑا دیتے ہو ـــــ اب سیکرٹ سروس کا کام یہی رہ گیا ہے کہ ایک آدمی کو پکڑنے کے لئے ڈرامے سٹیج کرتی پھرے" ـــــ تنویر نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"وہ آدمی نہیں ہے۔ وائٹ شیڈو کا چیف ہے۔ سمجھے" ـــــ عمران نے کہا، اور اسی لمحے دور سے سرخ رنگ کی سپورٹس کار آتی ہوئی

دکھائی دی۔ اور وہ سب چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد سپورٹس کار ان کے قریب آکر رکی اور عمران اس میں موجود سیاحوں کو دیکھ کر مسکرا دیا۔ جب کہ تنویر بڑے حیرت بھرے انداز میں جولیا کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اس وقت واقعی پہچانی نہ جا رہی تھی۔

"بڑی خوبصورت جوڑی ہے ـــــ کیوں تنویر" ـــــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر تنویر کو چھیڑتے ہوئے کہا اور اس نے منہ بنا لیا۔

"عمران صاحب! ـــــ جیگر صفدر کے قد و قامت میں ہے۔ میں نے اُسے اچھی طرح دیکھ لیا ہے" ـــــ نعمانی نے کار سے اترتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو بھائی صفدر! ـــــ تیار ہو جاؤ جیگر بننے کے لئے" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"اب ہم نے کیا کرنا ہے" ـــــ؟ جولیا نے کہا۔

"تم ان سب کو سیاحت کے جدید طریقوں پر لیکچر دو ـــــ میں صفدر اور جیگر کی تبدیلی جنس کا آپریشن مکمل کر لوں" ـــــ عمران نے کہا اور صفدر کو لے کر پہاڑی کی طرف چل پڑا۔

ایک بڑی سی چٹان کی اوٹ میں ایک تنگ سی سرنگ اندر چلی جا رہی تھی۔ وہ دونوں اس سرنگ میں بڑھتے چلے گئے۔ کافی دور چلنے کے بعد جب عمران نے اندازہ لگایا کہ وہ اب پہاڑی کو کراس کر کے کھنڈر کے قریب پہنچ گئے ہیں تو عمران نے صفدر کو رکنے کا اشارہ کیا اور پھر رلیسٹ واچ کا ونڈ بٹن دو بار دبا کر اُسے کھینچا اور دوبارہ

بند کر کے دو بار دبا دیا۔ دوسرے لمحے ڈائل پر موجود چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ کچھ دیر تک ہندسہ جلتا بجھتا رہا اور پھر مسلسل جلنے لگا۔

" ہیلو۔ ہیلو ــــ عمران کالنگ۔ اوور" ــــ عمران نے ہندسے کے مسلسل جلتے ہی گھڑی کے ساتھ منہ لگا کر کہا۔ کیونکہ ہندسے کے مسلسل جلنے کا مطلب تھا کہ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو چکا ہے۔

" یس ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر! ــــ تم نے سرنگ کا خفیہ راستہ تو دیکھ لیا ہوگا۔ اوور۔ عمران نے پوچھا۔

ہاں! ــــ میں نے آتے ہی اُسے چیک کر لیا تھا۔ اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ماسٹر ڈراگن نے جیگر سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اوور" ــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ــــ جب سیاحوں کی کار آئی تو اس نے رابطہ قائم کیا تھا۔ وہ ٹرانسمیٹر پہ بات کر رہا تھا اور یہ ٹرانسمیٹر محدود حیطہ عمل کا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کہیں قریب ہی موجود ہے۔ اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" میرا اندازہ بھی یہی تھا ــــ وہ لازماً پہاڑی کی کسی چٹان کے پیچھے چھپا ہوا ہے ــــ نعمانی نے رپورٹ دی ہے کہ جیگر کا قد و قامت صفدر جیسا ہے۔ اوور" ــــ عمران نے کہا۔

" ہاں ــــ نعمانی نے درست کہا ہے ــــ صفدر، جیگر کا روپ

آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" او۔ کے ــــ اب تم ایسا کرو کہ جیگر کو ہمراہ لے کر اس سرنگ میں آؤ ــــ لیکن تمہارے گروپ کو شک نہیں ہونا چاہیئے ــــ میں اور صفدر سرنگ میں موجود ہیں۔ اوور" ــــ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ــــ میں لے آتا ہوں ــــ اُسے شاید پہلی بار اس قسم کے مشن پر بھیجا گیا ہے۔ اس لئے خاصا نروس سا ہے۔ اوور" ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

جس جگہ عمران اور صفدر موجود تھے۔ وہاں سرنگ موڑ کاٹ رہی تھی۔ اس لئے وہ سرنگ کے دہانے سے نظر نہ آ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے قدموں کی آواز ابھری اور وہ دونوں چوکنا ہو گئے۔ آنے والے دو افراد تھے۔ اور پھر موڑ کاٹ کر جیسے ہی وہ سامنے آئے، عمران یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نے ٹائیگر کے ہمراہ آنے والے کو بجلی کی سی تیزی سے جھاپ لیا۔ جیگر نے اپنے آپ کو چھڑانے کی جد و جہد کی۔ لیکن عمران کا وہ بازو جو اس کی گردن میں حمائل تھا مخصوص انداز میں گھوما اور کڑک کی آواز کے ساتھ ہی جیگر کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی اور وہ ختم ہو گیا تھا۔

عمران نے اُسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ اور ٹائیگر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ تیزی سے واپس جنگل کی طرف دوڑ پڑا۔ سرنگ سے باہر نکل کر اس نے اُسے گھاس پر لٹا دیا۔

" اس سے لباس بدل لو ــــ میں کار میں سے میک اَپ باکس

لے آؤں ـــــ اور ٹائیگر! ـــــ تم اس کی جیب سے ٹرانسمیٹر نکال لو۔ اگر ماسٹر ڈراگن کی اس دوران کال آجائے تو تم اسے اٹنڈ کرنا۔ کیونکہ تم نے اس کی آواز سن رکھی ہے" ـــــ عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے اپنی کار کی طرف دوڑ پڑا۔

صفدر نے جیگر کا لباس اتارا اور اپنا لباس اتار کر اس کا لباس پہن لیا۔ عمران نے واپس آکر اس کا میک اپ کرنا شروع کر دیا اور ٹائیگر ہاتھ میں ٹرانسمیٹر پکڑے مستعد کھڑا رہا۔ عمران کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر، جیگر کا روپ دھار چکا تھا۔

"بالکل ٹھیک ہے" ـــــ ٹائیگر نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور صفدر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"یہ لہجہ جیگر کا ہے" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا! ـــــ پھر تو میں اسے آسانی سے نقل کر لوں گا" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جیگر کے لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

"او کے! ـــــ اب تم دونوں باقی ڈرامہ سمجھ لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب تم دونوں وہاں پہنچو گے تو میں سرنگ میں پہنچ کر تمہیں کاشن دوں گا ـــــ اور پھر میں ایک بم بڑے کمرے میں پھینکوں گا۔ اس دوران گولڈن لوائز ہوائی فائرنگ کریں گے ـــــ بم کے دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں لازماً پہاڑی میں چھپے ہوئے ماسٹر ڈراگن کے کانوں میں پہنچیں گی تو وہ صفدر کو کال کرے گا ـــــ صفدر اسے

بتائے گا کہ ایک آدمی سرنگ کے راستے اندر داخل ہوا ہے۔ اسے زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے ـــــ وہ لازماً میرا حلیہ پوچھے گا تو تم نے اسے بالکل میرا نہیں۔ بلکہ مجھ سے ملتا جلتا حلیہ بتانا ہے۔ اس پر لازماً وہ چیک کرنے نیچے آئے گا ـــــ میں خود کو قیدی کے روپ میں پیش کروں گا ـــــ جب ماسٹر ڈراگن اندر آجائے گا تو پھر میں کھل جاؤں گا ـــــ اس طرح ماسٹر ڈراگن مکمل طور پر ہمارے قابو میں آجائے گا۔ دوسری بات یہ کہ میں جب ٹائیگر کو کاشن دوں گا تو یہاں موجود ممبرز بھی کاروں میں بیٹھ کر تیزی سے گھومتے ہوئے سامنے کے رُخ جائیں گے ـــــ ٹائیگر اِدھر اُدھر چھپے ہوئے گروپ کے سب افراد کو اندر اکٹھا کرے گا۔ اس طرح وہ باقی ممبرز کو چیک نہ کر سکیں گے اور ممبرز کھنڈر کو اچھی طرح گھیر لیں گے ـــــ اور اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر وہ پوزیشن سنبھال لیں گے" ـــــ عمران نے منجھے ہوئے ہدایت کار کی طرح باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"جب ماسٹر ڈراگن قابو میں آجائے گا ـــــ تو پھر ہمارے کھنڈر کو گھیرنے کی کیا ضرورت ہے" ـــــ تنویر نے کہا۔

"گولڈن لوائز بہرحال ہمارے دوست نہیں ہو سکتے ـــــ ہو سکتا ہے کہ انہیں شک پڑ جاتے اور وہ ٹائیگر کی بات ماننے کی بجائے کوئی چکر چلانا شروع کر دیں تو پھر تم لوگ انہیں سنبھالو گے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب! ـــــ گولڈن لوائز کا کیا کیا جائے گا" ـــــ؟ ٹائیگر نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں! ۔۔۔ یہ تم نے اچھا سوال کیا ہے ۔۔۔ گولڈن بوائز کو یہاں لا کر کیا ہدایات دی گئی تھیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ ایک آدمی یا کچھ افراد کو ٹریپ کرنا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"بس وہ ٹریپ ہونے والا ماسٹر ڈراگن ہے ۔۔۔ باقی اپنے گروپ کو تم خود سنبھالنا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"اوکے! ۔۔۔ اب تم جا سکتے ہو ۔۔۔ میں آ رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر اور صفدر دونوں سرنگ کی طرف مڑ گئے۔

ان کے جانے کے بعد عمران بھی سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔ سرنگ طے کر کے وہ تھوڑی دیر بعد ہی اس کے دوسرے دہانے کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے دہانے سے جھانک کر دیکھا تو چار گولڈن بوائز کے ساتھ ٹائیگر اور صفدر وہاں موجود تھے۔

"آپ آ گئے مسٹر جانی! ۔۔۔ ہمیں آپ ہی کا انتظار تھا ۔۔۔ اب تک تو وہ آدمی آیا نہیں۔ اس لئے اب دوسرا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا" ۔۔۔ صفدر نے آگے بڑھ کر جیگر کے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب ایسا ہی کرنا ہو گا ۔۔۔ میں بم پھینکتا ہوں آپ لوگ چند لمحوں تک ہوائی فائرنگ کریں۔ اس کے بعد اس آدمی کا انتظار کریں گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے مڑ کر

ٹائیگر کی طرف جو فرینک بنا ہوا تھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر فرینک! ۔۔۔ میں نے آپ کو دو نمبر ترکیب سمجھا دی تھی۔ کیا آپ نے اپنے ساتھیوں کو بتا دیا ہے" ۔۔۔ صفدر کے لہجے میں ہلکا سا تحکمانہ پن تھا۔

"بالکل! ۔۔۔ ہم تیار ہیں ۔۔۔ ہم تو خود یہاں فارغ بیٹھ کر بور ہو چکے ہیں" ۔۔۔ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن وہ آدمی آئے گا کہاں سے باس" ۔۔۔ ایک گولڈن بوائے نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ پہاڑی پر چھپا ہوا ہے اور مسٹر جیگر سے اس کا رابطہ ہے۔ وہ صرف مسٹر جیگر سے ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے ۔۔۔ مسٹر جیگر نے اسے چکر دیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ہے اور اس شخص کے خلاف ہے ۔۔۔ لیکن دراصل مسٹر جیگر اس آدمی کے ساتھی ہیں اور اس کے ساتھ مل کر اس آدمی کو ٹریپ کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں ہائر بھی اسی لئے کیا گیا ہے ۔۔۔ اب جیسے ہی فائرنگ ہو گی وہ شخص مسٹر جیگر سے رابطہ قائم کرے گا اور مسٹر جیگر اسے اس آدمی کے پکڑے جانے کا کہیں گے تو وہ جہاں چھپا ہوا ہو گا یہاں آ جائے گا اور اس کے بعد صورت حال پلٹ جائے گی اور ہمارا کام مکمل ہو جائے گا" ۔۔۔ ٹائیگر نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ۔۔۔ ہم تو بہرحال آپ کے حکم کے تابع ہیں ۔۔۔ ہمیں یہ چکر بازی سمجھ میں نہیں آتی" ۔۔۔ اسی گولڈن بوائے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر میں کام شروع کروں" ـــــ عمران نے جو غار کے دھانے پر خاموش کھڑا تھا بول پڑا۔

"ہاں" ـــــ صفدر اور ٹائیگر نے کہا اور وہ تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

عمران نے جیب سے ایک دستی بم نکالا اور اس کی پن کھینچ کر اُسے زور سے سامنے والی چٹان سے دے مارا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے اشارے پر ہوائی فائرنگ شروع ہو گئی۔ چند لمحے مسلسل فائرنگ کے بعد ٹائیگر کے اشارے پر فائرنگ رُک گئی اور عین اسی لمحے صفدر کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور صفدر نے مسکراتے ہوئے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ـــ ہیلو جیگر! ـــ ماسٹر ڈراگن کالنگ۔ اوور" ـــ دوسری طرف سے ماسٹر ڈراگن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس باس! ـــ جیگر سپیکنگ باس! ـــ کھنڈر کے اندر ایک سرنگ سے ایک آدمی برآمد ہوا ہے اور اس نے ہم پر بم پھینکا جس پر ہم نے فائرنگ کر دی ـــ وہ آدمی واپس بھاگنے لگا۔ لیکن میرے حکم پر اُسے قابو میں کر لیا گیا ہے ـــ ہم اس سرنگ کی تلاشی لے رہے ہیں، لیکن اور کوئی آدمی نہیں ملا۔ اوور" ـــ صفدر نے جلدی جلدی پوری تفصیل ہی بتا دی۔

"اس آدمی کا حلیہ کیا ہے ـــ قدوقامت کیا ہے۔ اوور" ـــ ماسٹر ڈراگن نے چیخ کر پوچھا اور جواب میں صفدر نے عمران سے ملتا حلیہ اور قدوقامت بتا دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے ـــ ویل ڈن! ـــ اُسے قابو میں رکھو ـــ میں خود وہیں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ـــ ماسٹر ڈراگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں رکھتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم باہر بکھرے ہوئے آدمیوں کو اندر ایک جگہ اکٹھا کر لو ـــ لیکن یہاں صرف چار آدمی ہوں اور اس آدمی پر ایسے مشین گنیں تان لو جیسے یہ واقعی قابو میں آیا ہوا ہو ـــ میں جا کر ماسٹر ڈراگن کو لے آتا ہوں"۔ صفدر جو جیگر کے روپ میں تھا تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر باہر کی طرف دوڑ پڑا۔ جب کہ ٹائیگر نے گولڈن لوائز کو اکٹھے ہونے کی ہدایات دینی شروع کر دیں ادھر عمران واچ ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھیوں کو کاشن دینے میں مصروف تھا۔

تھوڑی دیر بعد جب باہر سے قدموں کی آوازیں ابھریں تو ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں نے عمران کی طرف مشین گنوں کے رُخ کر لئے اور عمران دیوار کے ساتھ یوں پشت لگا کر کھڑا ہو گیا جیسے اپنے آپ کو انتہائی بے بس محسوس کر رہا ہو۔

اور پھر ماسٹر ڈراگن صفدر کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اس نے گو ہلکا میک اپ کر رکھا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ عمران کی نظروں سے ایسے میک اپ نہ چھپ سکتے تھے۔

ادھر عمران نے بھی جان بوجھ کر ایسا میک اپ کیا تھا کہ وائٹ شیڈو چیف باس اُسے آسانی سے پہچان لے۔

"اوہ! ـــ یہ علی عمران ہے" ـــ ماسٹر ڈراگن نے قریب آتے ہی

چیخ کر کہا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ آخر تمہیں یہاں یہ ناٹک رچانے کی ضرورت کیوں پیش آئی ——— ماسٹر ڈراگن! ——— تمہارا کیا خیال تھا کہ تم اس طرح علی عمران کو مار گراؤ گے" ——— عمران نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کا لہجہ سن کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھتے ہی ماسٹر ڈراگن کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

"اسے گولی مار دو ——— چھلنی کر دو اسے" ——— ماسٹر ڈراگن نے چیخ کر کہا۔

لیکن دوسرے ہی لمحے ماسٹر ڈراگن بری طرح اچھل پڑا۔ جبکہ اس کے نمبر ٹو جیگر نے بجائے عمران پر فائر کھولنے کے ہوائی فائرنگ شروع کر دی۔ جبکہ گولڈن بوائز بے حس و حرکت کھڑے رہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کا فاتحانہ قہقہہ سنائی دیا۔

"کھیل ختم پیسہ ہضم اسی موقع کے لئے شائد یہ محاورہ بنایا گیا تھا" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ماسٹر ڈراگن حیرت سے آنکھیں پھاڑے کبھی جیگر کو دیکھتا اور کبھی گولڈن بوائز کو۔ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"کک ——— کیا مطلب! ——— اسے گولی مار دو ——— اسی لئے تمہیں هائر کیا گیا تھا ——— اور جیگر تم نے" ——— ماسٹر ڈراگن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وائٹ شیڈو میں ذہانت بھی شامل کر دی جاتی تو شائد تم جیت جاتے۔ ماسٹر ڈراگن! ——— یہ سب ہمارے ساتھی ہیں اور یہ سارا ڈرامہ تمہیں پہاڑی سے اتارنے کے لئے کھیلا گیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ سنتے ہی ماسٹر ڈراگن نے یکلخت پاس کھڑے صفدر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹنی چاہی۔ مگر اسی لمحے دوسری طرف کھڑے ٹائیگر نے مشین گن کی نال اس کی پسلیوں سے لگا دی۔

"خبردار! ——— اب اگر حرکت کی تو پورا برسٹ اندر ڈال دوں گا" ——— ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے صفدر نے بڑی پھرتی سے پیچھے ہٹ کر مشین گن کا بٹ ماسٹر ڈراگن کی کھوپڑی پر جما دیا۔ نتیجہ یہ کہ دوسرے لمحے ماسٹر ڈراگن چیختا ہوا منہ کے بل نیچے گرا۔ اسی لمحے عمران کی ٹانگیں مشین کی طرح حرکت میں آئیں اور ماسٹر ڈراگن کی کنپٹی پر پڑنے والی مسلسل ضربوں نے اسے اٹھنے کا موقع دینا تو ایک طرف، اسے اس قابل بھی نہ چھوڑا کہ وہ ہوش میں رہ سکے۔

"اب ہمارے لئے کیا حکم ہے" ——— ٹائیگر نے ماسٹر ڈراگن کے بیہوش ہوتے ہی صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ وہ اب جلد از جلد گولڈن بوائز کو یہاں سے ہٹا کر لے جانا چاہتا تھا۔

"بس آپ کا کام ختم ——— آپ جا سکتے ہیں" ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اپنے ساتھیوں کو واپسی کا اشارہ کرتے ہوئے باہر کی طرف چل پڑا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی گولڈن بار کے مالک اور گولڈن بوائز کے چیف نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"اوہ! — جیکی تم" — فلیک نے چونک کر دروازے میں کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس! — میں رپورٹ کرنے آیا تھا کہ وہ جیگر والا کام مکمل ہو گیا ہے" — جیکی نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا! — مگر وہ فرینک کہاں ہے" — ؟ فلیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ مجھے کہہ گئے تھے کہ باس کو رپورٹ کر دوں — اور خود وہ کسی اور کام کے لئے چلے گئے ہیں" — جیکی نے جواب دیا۔

"فرینک تو ایسی بے اصولی کا قائل نہیں ہے — بہر حال کام کیسے ہوا — کچھ زیادہ مار دھاڑ تو نہیں کرنی پڑی" — ؟ فلیک نے

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس! — سرے سے کوئی مار دھاڑ ہی نہیں ہوئی — بلکہ مجھے تو یوں لگا جیسے ہم کسی ڈرامے میں حصہ لے رہے تھے" — جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! — کیسا ڈرامہ" — فلیک ڈرامے کا لفظ سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

اور پھر جیکی نے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی۔

"میں سمجھا نہیں — ماسٹر ڈراگن کا مخفف ہی تو ایم۔ ڈی بنتا ہے اور ایم۔ ڈی نے ہی ہمیں ہائر کیا تھا — رقم ادا کی — اور آخر میں وہ خود ٹریپ ہوا — عجیب گورکھ دھندہ ہے یہ" — فلیک نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

"میری خود سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی باس" — جیکی نے کہا۔

"تم نے اس پکڑے جانے والے ماسٹر ڈراگن کی آواز سنی تھی" — ؟ فلیک نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

"یس باس! — وہ میرے سامنے ہی پکڑا گیا تھا — اور پھر اس کے ساتھی نے اس کے سر پر مشین گن کا بٹ مار کر اُسے بیہوش کیا تھا" — جیکی نے جواب دیا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ضرور کہیں نہ کہیں کوئی گھپلا ضرور ہوا ہے — ٹھہرو — ایم۔ ڈی کی ٹیلیفون کال کا میرے پاس ٹیپ ہے — میں تمہیں سنواتا ہوں" — فلیک نے کہا اور جلدی سے میز کی دراز کھول کر ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر نکال کر باہر رکھا اور پھر دراز سے ہی

ایک ٹیپ نکال کر اس نے ریکارڈر میں لگایا اور بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے ماسٹر ڈراگن کی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"یس باس! ۔۔۔ بالکل یہی آدمی تھا جسے ٹریپ کیا گیا ہے" ۔۔۔ جیکی نے فوراً ہی پُریقین لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ ہوا ہے لیکن کیسے اور کس طرح ۔۔۔؟ اب یہ آدمی خود اپنے آپ کو ٹریپ کرنے کے لئے تو ہمیں ھائر کرنے سے رہا تھا ۔۔۔ اور پھر جس نے اس کی سفارش کی تھی اس نے تو کہا تھا کہ یہ آدمی ایم۔ڈی کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کا چیف ہے ۔۔۔ ٹھہرو! ۔۔۔ میں اس آدمی سے بات کرتا ہوں" ۔۔۔ فلیک نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے باس! ۔۔۔ اگر کوئی چکر ہوگا تو وہ خود ہی آپ سے بات کرے گا" ۔۔۔ جیکی نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں! ۔۔۔ اگر واقعی کوئی دھوکہ ہوا ہے تو پھر یہ گولڈن بوائز کی توہین ہے ۔۔۔ اور میں دھوکہ کرنے والے کو جہنم تک بھی نہ چھوڑوں گا" ۔۔۔ فلیک نے تیز لہجے میں کہا اور جیکی خاموش ہو گیا۔

فلیک نے جلدی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مارٹن فشنگ کمپنی" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گولڈن بار سے فلیک بول رہا ہوں ۔۔۔ مسٹر مارٹن سے بات کراؤ" ۔۔۔ فلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔ ہولڈ آن کیجئے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ۔۔۔ مارٹن سپیکنگ" ۔۔۔ تھوڑی دیر بعد مارٹن کی آواز لائن پر سنائی دی۔

"مسٹر مارٹن! ۔۔۔ میں فلیک بول رہا ہوں ۔۔۔ آپ کے کہنے کے مطابق ایم۔ڈی نے ہم سے رابطہ قائم کیا اور ہمیں مسلح بوائز ھائر کئے۔ رقم ادا کر دی اور اپنے ایک آدمی جیگر کو لیڈر بنا کر بھیجا ۔۔۔ لیکن ابھی میرے ایک آدمی نے آ کر اطلاع دی ہے کہ مشن تو مکمل ہو گیا ہے لیکن آخر میں پکڑا گیا ایک شخص ماسٹر ڈراگن ۔۔۔ میرے آدمی نے اس کی آواز ٹیلیفون پر پہچان لی ہے ۔۔۔ یہ وہی شخص ہے جس نے ہمیں ھائر کیا تھا ۔۔۔ یہ کیا گورکھ دھندہ ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا" ۔۔۔ فلیک نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔؟ جس نے تمہیں ھائر کیا ہے۔ تم نے اُسے ہی پکڑ لیا ہے ۔۔۔ اوہ فلیک! ۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ دوسری طرف سے مارٹن نے چیختے ہوئے کہا۔

"اسی بات سے تو میں حیران ہو رہا ہوں ۔۔۔ بہر حال میرے آدمی نے جو تفصیل بتائی ہے۔ وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں" ۔۔۔ فلیک نے کہا اور پھر اس نے جیکی کی بتائی ہوئی ساری تفصیل سنا دی۔

"اوہ مسٹر فلیک! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم سب کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے اور بازی پلٹ دی گئی ہے ۔۔۔ یہ یقیناً علی عمران کا کام ہو گا ۔۔۔ وہ ایسے ہی کھیل کھیلتا ہے" ۔۔۔ مارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس ! — اس آدمی کا نام جسے پہلے ٹریپ کیا ہوا دکھایا گیا تھا
علی عمران ہی تھا" — جیکی بول پڑا۔

ارے یہ علی عمران وہ احمق تو نہیں — جو سپرنٹنڈنٹ فیاض کا
دوست ہے" — فلیک نے کہا۔

" بالکل وہی ہے — اب بات سمجھ میں آگئی ہے — ماسٹر ڈراگن
نے جو کہ ایک بین الاقوامی تنظیم وائٹ شیڈو کا چیف تھا۔ علی عمران
کو ٹریپ کرنے کے لئے اس نے تمہیں ھائر کیا — لیکن علی عمران
نے بازی پلٹ دی اور اس نے الٹا ماسٹر ڈراگن کو ٹریپ کرنے کے
لئے تمہیں استعمال کیا — اس طرح رقم ماسٹر ڈراگن نے ادا کی۔ اور
فائدہ علی عمران نے اٹھالیا" — مارٹن نے کہا۔

" لیکن یہ کیسے ممکن ہوا — کیا اس کا ساتھی غدار تھا" — ؟
فلیک نے کہا۔

" اس کے آدمی کے ساتھ ساتھ تمہارا کوئی آدمی بھی غداری کر گیا ہے
صورت حال ہی ایسی ہے کہ جب تک دونوں نہ ملیں — یہ بازی
نہیں پلٹ سکتی" — مارٹن نے کہا۔

" باس ! — اب مجھے یاد آرہا ہے — باس فرینک، ماسٹر ڈراگن
کے ساتھی جیگر کے ساتھ ایک سرنگ میں گئے تھے اور کافی دیر بعد
واپس آئے — اس کے بعد ان کا رویہ بدلا ہوا تھا اور انہوں نے
پہاڑی پر چھپے ہوئے آدمی کو ٹریپ کرنے کے لئے کہا تھا اور بعد میں
اسی سرنگ سے وہ علی عمران برآمد ہوا تھا" — جیکی نے کہا۔

" اوہ ! — اس کا مطلب ہے کہ فرینک نے غداری کی ہے —

نہیں ! — ایسا نہیں ہو سکتا — ایسا ہونا قطعی ناممکن ہے" —
فلیک نے سخت لہجے میں کہا۔

" جہاں علی عمران ملوث ہو گا۔ وہاں کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی مسٹر
فلیک ! — لیکن تم اپنے آدمی کو چیک کر لو۔ شائد کچھ صورت حال
سامنے آجائے" — مارٹن نے کہا۔

" وہ بوائز کو یہاں بھیج کر خود کہیں چلا گیا ہے — حالانکہ یہ اصول
کے خلاف ہے — اسے خود آکر مجھے رپورٹ دینی چاہیئے تھی اور
اس نے آج تک کبھی کوئی بے اصولی نہیں کی — لیکن اس بار
اسے نجانے کیا کام پڑ گیا ہے — نجانے وہ کہاں گیا ہے" —
فلیک نے کہا۔

" مسٹر فلیک ! — مجھے افسوس ہے کہ میں نے وائٹ شیڈو
کے چیف ماسٹر ڈراگن کو تمہاری ٹپ دی — تم ابھی اس قسم کی
گیمز میں بالکل اناڑی ہو — اب مجھ سے سن لو — تمہارا آدمی
فرینک جو نہیں آیا — وہ اب کبھی نہیں آسکے گا — عمران کو یقیناً
اطلاع مل گئی ہو گی کہ ماسٹر ڈراگن نے گولڈن بوائز کو ھائر کیا ہے۔
چنانچہ اس نے تمہارے آدمی فرینک کی جگہ اپنا آدمی ڈال دیا ہو گا۔ اور
ماسٹر ڈراگن کے آدمی جیگر کی جگہ بھی اس کے آدمی نے لے لی ہو گی۔
اور شائد ایسا اس وقت ہوا ہو گا — جب یہ دونوں سرنگ میں گئے
تھے — بہرحال ماسٹر ڈراگن میری وجہ سے دھوکہ کھا گیا ہے"۔
مارٹن کا لہجہ بے پناہ تلخ تھا۔

" ہوں مسٹر مارٹن ! — آپ نے میرے گروپ پر طنز کیا ہے۔ تو

پھر آپ یقین کریں ۔۔۔ میں اس علی عمران کے قبضے سے ماسٹر ڈراگن
کو زندہ یا مردہ برآمد کراؤں گا ۔۔۔ اور گروپ کے ساتھ دھوکہ کے
جرم میں عمران کی لاش کے ٹکڑے بھی چوک پر پھینکوا دوں گا" ۔۔۔
فلیک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" سنو مسٹر فلیک ! ۔۔۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم عمران
کے آڑے نہ آؤ ۔۔۔ بین الاقوامی تنظیم وائٹ شیڈو کو یورپ کا
زلزلہ کہا جاتا ہے ۔۔۔ اور تم نے دیکھا کہ اس تنظیم جس کا چیف
ماسٹر ڈراگن ہے ، کا کیا حشر ہوا ہے ۔۔۔ اس تنظیم کی پوری ٹیم یقیناً
عمران کے ہاتھ چڑھ گئی ۔۔۔ اس لئے مجبوراً ماسٹر ڈراگن نے میری
معرفت گولڈن بوائز کو ھائر کیا ۔۔۔ لیکن عمران نے پھر بھی بازی
پلٹ دی ۔۔۔ اور اب تمہارے اس سے ٹکرانے کا نتیجہ یہ ہو گا
کہ تمہارا گروپ بھی قبروں میں جا گھسے گا ۔۔۔ اور تم نے مجھے بھی
مروا دینا ہے ۔۔۔ اس لئے تم عمران سے دور ہی رہو" ۔۔۔ مارٹن
نے تلخ لہجے میں کہا۔

" یو شٹ اپ مسٹر مارٹن ! ۔۔۔ آپ میری توہین کر رہے ہیں" ۔
فلیک نے ایسے چیختے ہوئے کہا جیسے اس کے تن بدن میں آگ
لگ گئی ہو۔

اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر مسٹر فلیک نے
ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر دے مارا اور پھر اچھل کر کھڑے
ہوتے ہوئے جیکی سے مخاطب ہوا۔

" جیکی ! ۔۔۔ پورے گروپ کو اکٹھا کرو فوراً ۔۔۔ میں ابھی اور اسی

وقت اس عمران کی تکہ بوٹی کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ فلیک نے غصے
سے چیختے ہوئے کہا۔

" لیکن باس ! ۔۔۔ وہ علی عمران ملے گا کہاں" ۔۔۔ جیکی نے
سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا ۔ کیونکہ اس نے فلیک کو اس قدر غصے میں
پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔

" وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست ہے ۔۔۔ اسے یقیناً اس کی
رہائش گاہ اور مصروفیات کا علم ہو گا" ۔۔۔ فلیک نے کہا اور پھر اس
نے جلدی سے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" میں جاؤں باس" ۔۔۔ ؟ جیکی نے پوچھا۔

" ہاں ! ۔۔۔ تم تمام بوائز کو اکٹھا کرو ۔ ان سب کو پوری طرح مسلح
ہونا چاہیئے" ۔۔۔ فلیک نے نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا اور جیکی سر ہلاتا
ہوا واپس چلا گیا۔

" ہیلو فیاض سپیکنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی آواز سنائی دی۔

" میں گولڈن بار سے فلیک بول رہا ہوں فیاض صاحب ! ۔۔۔ مجھے
آپ کے دوست علی عمران سے فوری ملنا ہے" ۔۔۔ فلیک نے بڑی
مشکل سے اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔

" کیوں ! ۔۔۔ اس کی تمہیں کیا ضرورت آن پڑی ہے ۔ مجھے بتاؤ کیا
بات ہے" ۔۔۔ ؟ فیاض نے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

" کہا تو ہے کہ مجھے اس سے ضروری کام ہے" ۔۔۔ فلیک اپنے
آپ پر کنٹرول نہ رکھ سکا اور اس نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تم بول کیسے رہے ہو ۔۔۔ مجھے تم نے اپنا ملازم سمجھ رکھا ہے نانسنس! میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہارے بار کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں"۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی آخر فیاض تھا وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔ اور فلیک نے بغیر کوئی بات کئے دھڑام سے رسیور کریڈل پر ڈال دیا۔

"اس کا دماغ بھی درست کرنا پڑے گا ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے نہیں بتاتا" ۔۔۔ فلیک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ دفتر سے نکلا اور عقبی سیڑھیاں اترتا ہوا بار کی پچھلی طرف ایک کھلے میدان میں پہنچ گیا۔ یہاں دس کاریں اور چالیس گولڈن بوائز موجود تھے۔ وہ سب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ لیکن فلیک کو آتے دیکھ وہ سب خاموش اور مستعد ہو گئے۔

"چلو بیٹھو کاروں میں ۔۔۔ پہلے ہمیں اس سپرنٹنڈنٹ فیاض کے گھر جانا ہے ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے نہیں بتاتا کہ عمران کہاں ہے"۔ فلیک نے چیختے ہوئے کہا اور پھر ایک طرف کھڑی اپنی مخصوص کار کی طرف دوڑ پڑا۔

"یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا ۔۔۔ جیگر اور وہ گولڈن بوائز ۔۔۔ وہ سب خلاف کیوں ہو گئے" ۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسے چند لمحے پہلے ہوش آیا تھا اور ہوش میں آنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ وہ ایک خالی کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔

شعور میں آتے ہی اس کے ذہن میں اپنے ساتھ ہونے والے دھوکے کی پوری فلم چل پڑی اور وہ حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا جسم صحیح سلامت تھا۔ صرف سر میں چوٹیں آئی تھیں۔ لیکن صورت حال ایسی تھی کہ اُسے سر کی چوٹیں اور سر میں لہریں لینے والا درد سب کچھ بھول گیا تھا۔ وہ اٹھتے ہی تیزی سے بند دروازے کی طرف بڑھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دروازے کو کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا۔ دوسری طرف سے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی اور

ماسٹر ڈراگن تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اعصاب پوری طرح تنے ہوئے تھے۔

دوسرے لمحے دوسری طرف سے دروازے کی کنڈی کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور پھر دروازہ ایک جھٹکے سے اندر کی طرف کھلا اور ماسٹر ڈراگن پٹ کی اوٹ میں ہو گیا۔

"ارے کہاں گیا ——؟" دروازے سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک دیوہیکل حبشی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

اسی لمحے ماسٹر ڈراگن یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر اس سے پہلے کہ دیوہیکل حبشی مڑتا، اس کی بھرپور فلائنگ کک اس کی پشت پر پڑی اور وہ حبشی گرا تو نہیں۔ لیکن وہ ضرب کھا کر تیزی سے دوڑتا ہوا سامنے والی دیوار کی طرف بڑھتا گیا۔

فلائنگ کک لگا کر ماسٹر ڈراگن نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھائی اور پلک جھپکنے میں وہ دروازہ کراس کر کے راہداری کی سائیڈ میں جا کھڑا ہوا۔

اسی لمحے دروازے کے سامنے والی دیوار گولیوں سے چھلنی ہو گئی۔ ماسٹر ڈراگن نے اسی لئے چھلانگ لگائی تھی کیونکہ اسے علم تھا کہ اس حبشی نے مڑتے ہی مشین گن کا فائر کھول دینا ہے۔ وہ فائرنگ ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ سامنے ہی ایک برآمدہ تھا۔ دوسرے لمحے وہ چھلانگ لگا کر برآمدے میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک کسی نے اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔ لیکن ماسٹر ڈراگن نے بجلی کی سی

تیزی سے اپنے جسم کو پیچھے کی طرف کیا اور ساتھ ہی دونوں کہنیاں پوری قوت سے پیچھے ماریں اور اس کا جسم گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اسے پکڑنے والا کراٹے کے خوفناک وار کی وجہ سے چیختا ہوا پیچھے ہٹتا گیا اور ماسٹر ڈراگن نے یکلخت چھلانگ لگائی اور برآمدے سے نکل کر سائیڈ میں دوڑنے لگا۔

اسی لمحے سامنے کے رخ ایک بار پھر تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی۔ لیکن ماسٹر ڈراگن اتنی عقل تو رکھتا تھا کہ اس کے پیچھے مشین گن بردار آ رہا ہے۔ اگر وہ سامنے کے رخ دوڑا تو ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ سائیڈ سے ہوتا ہوا عقبی طرف آیا۔ اور پھر یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بھنچ گئے کہ اس عمارت کی دیواریں کسی قلعے کی فصیل کی طرح اونچی تھیں۔ اور انہیں کراس کر کے باہر نکلنا مشکل تھا۔ چنانچہ وہ پائیں باغ میں عمارت کی عقبی سمت انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا اس کی دوسری سائیڈ کی گلی میں داخل ہوا۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ دوبارہ سامنے کے رخ آ گیا۔ برآمدہ اور سامنے کا رخ خالی پڑا تھا۔ گو عمارت اور پھاٹک کے درمیان خاصا فاصلہ تھا لیکن اب اور کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ اس لئے وہ جان توڑ کر پھاٹک کی طرف دوڑ پڑا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ حبشی اسے پہلے پائیں باغ میں تلاش کرے گا اور وہ اسی وقفے سے فائدہ اٹھا کر پھاٹک تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔ اور پھر وہ بھاری بھر کم جسم رکھنے کے باوجود جیسے ہوا میں اڑتا ہوا پھاٹک تک پہنچ گیا۔ اس نے چھوٹی کھڑکی کھولی اور اچھل کر باہر نکلا۔ اور باہر نکلتے ہی اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے عمارت کی دوسری سائیڈ سے دو قوی ہیکل

حبشی دوڑ کر سامنے کے رُخ آتے دکھائی دیئے۔ مگر اب وہ محفوظ تھا۔ وہ باہر نکلتے ہی سڑک کراس کر کے سامنے ایک کمرشل بلڈنگ میں داخل ہوا۔ اُسے معلوم تھا کہ ان کمرشل بلڈنگوں میں ٹوائلٹ ضرور بناتے جاتے ہیں چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک ٹوائلٹ میں داخل ہو گیا۔ پہلے تو وہ دیوار کے ساتھ پشت لگا کر اپنا پھولا ہوا سانس برابر کرتا رہا۔ وہ واقعی خوش قسمت تھا۔ کہ وہ اس خوفناک اور قلعہ نما عمارت سے زندہ بچ نکلا تھا۔ پھر اس نے جلدی سے اپنا کوٹ اتار کر اُسے الٹایا اور پہن لیا۔ اور پھر واش بیسن پر اس نے منہ دھو دھو کر اپنا میک اَپ اتارنا شروع کر دیا۔ جب اس کی شکل کسی حد تک بدل گئی تو اس نے اپنی جیبوں کی تلاشی لی اور ایک جیب میں سے ایک مڑا تڑا بڑا نوٹ نکل آیا۔ پھر وہ ٹوائلٹ سے نکلا اور بڑے اطمینان سے چلتا ہوا کمرشل بلڈنگ سے باہر آ گیا۔ سامنے اس قلعہ نما عمارت کا پھاٹک بند تھا۔ شائد وہ حبشی اُسے تلاش کرنے میں ناکام ہو کر واپس چلے گئے تھے۔ اس نے ایک خالی ٹیکسی رُوکی اور اُسے ہائی وے کالونی چلنے کا کہہ پچھلی نشست پر نیم دراز ہو گیا۔ پھر ہائی وے کے پہلے چوک پر اتر کر اس نے کرایہ دے کر ٹیکسی کو فارغ کیا اور اس کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ اپنے ٹھکانے کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ پر نمبروں والا مخصوص تالا لگا ہوا تھا۔ تالا کھول کر وہ اندر داخل ہوا اور پھاٹک بند کر کے وہ سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دے کر اپنی ٹیم منگوا لے گا۔ اور پھر اس شاطر علی عمران اور اس کے ساتھیوں سے نئے انداز میں ٹکرائے گا۔ لیکن اس اڈے پر چونکہ وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر موجود نہ تھا اس لئے اُسے مجبوراً کال بُک کرانی پڑتی۔ لیکن اب وہ

پوری طرح محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ نئے سرے سے میک اَپ کر کے کسی ایکس چینج سے جا کر ہیڈ کوارٹر کو فون کرے گا۔ کیونکہ اب اُسے حقیقی طور پر عمران سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں اس کی کال چیک نہ ہو جائے لیکن اس سے پہلے وہ مارٹن اور فلیک سے بات کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ اُن سے اس دھوکہ دہی اور فریب کاری کے متعلق پوچھ سکے۔

اس نے رسیور اٹھا کر مارٹن کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے اور نمبر ڈائل کرتے وقت وہ مسلسل دانت پیس رہا تھا۔ کیونکہ یقیناً یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ وہ مسلسل اور پے در پے شکستوں پر شکست کھاتا چلا آ رہا تھا۔ اس کا ہر منصوبہ اُلٹ جاتا۔ اور نہ صرف اُلٹ جاتا تھا بلکہ اُلٹ کر اسی پر استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن اب وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اس وقت تک وہ یہاں سے واپس نہ جائے گا جب تک وہ یا تو خود عمران کے ہاتھوں قتل ہو جائے یا پھر عمران کی بوٹیاں اپنے دانتوں سے نہ نوچ لے۔

عمران نے بیہوش ماسٹر ڈراگن کو دانش منزل چھوڑنے کی بجائے رانا ھاؤس میں چھوڑا۔ ماسٹر ڈراگن کی حالت بتا رہی تھی کہ اُسے کم از کم تین چار گھنٹے ہوش نہیں آسکتا۔ اس کے باوجود اس نے جوزف اور جوانا کو اس کا پوری طرح خیال رکھنے کے لئے کہا۔

ٹائیگر کو عمران نے رانا ھاؤس پہنچنے کا کہہ دیا تھا۔ جب کہ باقی ممبرز اپنے اپنے فلیٹس چلے گئے تھے۔ ٹائیگر بھی گولڈن بوائز کو راستے میں چھوڑ کر اپنے تعاقب کا خیال رکھتا ہوا رانا ھاؤس پہنچ گیا تھا۔ عمران نے اس کا بھی نیا میک اپ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا بھی نیا میک اپ کیا۔

"اب کیا پروگرام ہے باس" ___ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ کیونکہ اس کے خیال کے مطابق تو ماسٹر ڈراگن کے قبضے میں آجانے کی وجہ سے اب سارا معاملہ ختم ہو چکا تھا۔

"میں اس رابطے کا کھوج لگانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے ماسٹر ڈراگن

نے فلیک اور گولڈن بوائز کو ھائر کیا تھا ___ کیونکہ گولڈن بوائز ایک بالکل ہی نیا گروپ ہے ___ ماسٹر ڈراگن یہاں پہلی بار آیا ہے۔ اس لئے اس کا کسی صورت بھی اس گروپ سے پہلے کا رابطہ ہرگز نہیں ہو سکتا ___ اور فلیک کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ماسٹر ڈراگن پر بغیر کسی بااعتماد ٹپ کے کبھی بھی اعتماد نہیں کر سکتا ___ اور چونکہ اب یہ بات کھل چکی ہے کہ ماسٹر ڈراگن حکومت آک لینڈ کے ایجنٹ کی طرف سے پاکیشیا آیا ہے ___ اس لئے لازماً اس نے یہاں موجود آک لینڈ کے کسی خفیہ آدمی سے بات کی ہو گی اور اسی نے اسے فلیک کا پتہ دیا ہو گا اور فلیک نے بھی لازماً اس کے کہنے پر ہی ماسٹر ڈراگن کو گروپ ھائر کیا ہو گا" ___ عمران نے برآمدے میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر چونکہ فرینک کے روپ میں گروپ کی کار پر گیا تھا اور راستے میں وہ اُسے چھوڑ کر ٹیکسیاں بدلتا ہوا یہاں پہنچا تھا اس لئے وہ بھی عمران کے ساتھ ہی کار میں بیٹھ گیا تھا۔

"یہ تو بالکل درست ہے باس! ___ فلیک جیسا آدمی کبھی بغیر کسی بااعتماد ٹپ کے کام نہیں کرتا" ___ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہی بااعتماد ٹپ ہی آک لینڈ کا وہ خفیہ ایجنٹ ہو گا ___ اور میں نے اُسے تلاش کرنا ہے ___ کیونکہ وہ کسی بھی وقت ہمارے لئے مصیبت بن سکتا ہے" ___ عمران نے کہا۔ اس کی کار اب رانا ھاؤس سے نکل کر گولڈن بار کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"لیکن باس! ___ آپ کو فلیک اور گولڈن بار کا پتہ کیسے چلا۔ وہ

تو ہر کام انتہائی خفیہ انداز میں کرتے ہیں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ حماقت ماسٹر ڈراگن نے کی ہے۔۔۔ اس نے جب میرے فلیٹ میں رانگ نمبر ظاہر کرتے ہوئے فون کیا تھا تو اس نے نادانستہ فلیک کا نام استعمال کیا۔۔۔ چونکہ وہ پہلے فلیک سے بات کر چکا تھا اس لئے نفسیاتی طور پر یہ نام اس کے ذہن میں رہا۔ اور اس کی زبان سے یہی نام نکل گیا۔۔۔ اگر وہ فلیک کی بجائے کوئی اور نام استعمال کرتا تو پھر البتہ فلیک اور گولڈن بوائز کا سلسلہ سامنے نہ آتا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن باس!۔۔۔ ماسٹر ڈراگن ہمارے قبضے میں ہے۔۔۔ کیا اس سے نہیں پوچھا جا سکتا کہ اس نے کس رابطے کے ذریعے فلیک سے بات کی تھی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہو تو سکتا ہے۔۔۔ لیکن ماسٹر ڈراگن جس کینڈے کا مجرم ہے۔ اس سے اس قسم کی معلومات حاصل کرنا بے حد مشکل ہے۔۔۔ اور جب فلیک اب سامنے آ ہی گیا ہے تو کم از کم اسے بھی تو گروپ بندی کی سزا ملنی چاہیئے۔۔۔ اس کا رابطہ لازماً آئی لینڈ کے ایجنٹ سے ہے اور یہی گروپ پھر کسی وقت ہمارے آڑے آ سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا خاموش ہو گیا۔

عمران نے جیسے ہی ایک موڑ پر کار موڑنی چاہی، یکلخت گیارہ کاریں انتہائی تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئیں ان کے قریب سے گذریں اور ٹائیگر انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔

"عمران صاحب!۔۔۔ یہ گولڈن بوائز کا گروپ ہے اور سب سے

آگے والی کار میں فلیک موجود ہے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اچھا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھ کر اس نے کار کو ٹرن دیا اور تیزی سے ان کے تعاقب میں چل پڑا۔

گولڈن بوائز کی کاریں آندھی اور طوفان کی طرح بڑھی جا رہی تھیں

"یہ اس طرح کہاں جا رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں!۔۔۔ ویسے ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ کسی مہم پر ہی جا رہے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور پھر مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد جب یہ کاریں ون ٹوئنٹی کالونی میں داخل ہوئیں تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اس کالونی میں حکومت کے عہدیداران کی سرکاری رہائش گاہیں تھیں۔ عمران مسلسل ان کے تعاقب میں تھا۔ اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ نو کاریں تو ادھر ادھر ہو کر مختلف جگہوں پر رک گئیں جبکہ فلیک والی اور ایک اور کار سپرنٹنڈنٹ فیاض کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا رکیں اور پہلی کار سے فلیک اور دوسری کار سے چار مسلح افراد باہر نکلے اور پھر وہ پانچوں تیزی سے کوٹھی کے کھلے ہوئے پھاٹک سے اندر داخل ہو گئے ان کا انداز بے حد جارحانہ لگتا تھا۔

عمران نے کار کو سائیڈ روڈ پر ٹرن کیا اور پھر وہ گھومتا ہوا فیاض کی کوٹھی کے عقبی حصے والی سڑک پہ پہنچ کر رک گیا۔

"تم کار میں ٹھہرو!۔۔۔ میں آ رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کار کا دروازہ

کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے عقبی دیوار کے قریب
پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم یکلخت ہوا
میں اچھلا اور اس کے ہاتھ دیوار پر پڑے اور وہ بازوؤں کے بل اوپر
کو اٹھا۔ اور پھر دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف کود گیا۔ عمارت کے سامنے
کے رخ اسے شور کا احساس ہوا تو وہ تیزی سے دوڑتا ہوا سائیڈ سے
ہو کر سامنے کے رخ گیا تو اس نے چار مسلح گولڈن لوائز کو برآمدے
میں کھڑے دیکھا۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اور وہ بڑے چوکنے
انداز میں کھڑے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"کہاں ہے وہ فیاض ـــ نکالو اسے باہر ـــ ورنہ میں اس بچے
کی گردن توڑ دوں گا" ـــ برآمدے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی
ساتھ ہی بچے کی چیخ اور رونے کی آواز سنائی دی۔

"نخ ـــ خدا کے لئے اسے چھوڑ دو ـــ وہ ابھی چند لمحے پہلے گئے
ہیں ـــ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئے ہیں" ـــ فیاض کی بیوی کی
روتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اچھا تم بتاؤ کہ اس کے دوست علی عمران کا پتہ کیا ہے ـــ وہ
کہاں ملے گا ـــ اگر تم اس کا پتہ بتا دو تو میں بچے کو چھوڑ دوں گا" ـــ
پہلی آواز سنائی دی۔

"وہ ـــ وہ فلیٹ میں رہتا ہے ـــ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ وہ
کہاں رہتا ہے ـــ خدا کے لئے میرے بچے کو چھوڑ دو" ـــ فیاض
کی بیوی سلمیٰ نے کہا۔

"نہیں! ـــ میں اسے ساتھ لے جا رہا ہوں ـــ فیاض سے کہو کہ

وہ عمران کو ڈھونڈ کر جب تک اس کا پتہ نہیں بتائے گا ـــ میں
اس بچے کو نہیں چھوڑوں گا ـــ اور اسے بتا دینا کہ فلیک سے ٹکرانے
کی کوشش نہ کرنا ـــ ورنہ یہ بچہ تو کیا۔ پوری کوٹھی کو بموں سے
اڑا دوں گا" ـــ فلیک نے کہا اور اسی لمحے بچے کی چیخ بلند ہوئی اور
ساتھ ہی فیاض کی بیوی کے رونے اور پھر زوردار تھپڑ کی آواز سنائی دی
اب عمران کے لئے مزید ضبط مشکل ہو گیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل
نکالا اور انتہائی تیزی سے اس پر چھوٹا سا سائیلنسر چڑھانا شروع کر دیا اور
پھر ابھی رونے اور چیخنے کی آوازیں برآمدے سے باہر نہ آئی تھیں کہ
عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازیں بلند ہوئیں اور چاروں
گولڈن لوائز چیختے ہوئے زمین پر ڈھیر ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی
عمران اچھل کر برآمدے کے سامنے آ گیا۔

"تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے فلیک! ـــ میں خود ہی آ گیا
ہوں" ـــ عمران نے کہا اور فلیک جو حیرت بھرے انداز میں اپنے
ساتھیوں کو فرش پر گر کر تڑپتے ہوئے دیکھ رہا تھا یکلخت چونک پڑا۔
اسی حیرت کے عالم میں بچہ اس کے ہاتھ سے نکل کر پاس کھڑی فیاض
کی بیوی سلمیٰ سے جا چمٹا۔

"تم ـــ تم علی عمران ہو" ـــ فلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ میں نے سوچا کہ تم پوری بارات لے کر مجھے ڈھونڈنے
آتے ہو ـــ شاید کوئی خوبصورت سی دلہن بھی تمہارے ساتھ ہو گی۔
اس لئے میں خود آ گیا" ـــ عمران نے مشین پسٹل کے ساتھ قدم
آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو تمہاری موت تمہیں خود ہی یہاں کھینچ لائی ہے" ___ فلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف لپکا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ جیب تک جاتا، عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ اور گولی فلیک کے کان کی لو کو کاٹتی ہوئی گذر گئی۔ فلیک چیخ کر اچھلا ہی تھا کہ عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور پھر وہ اُسے رگیدتا ہوا برآمدے کی پچھلی دیوار تک لے گیا۔

فلیک نے یکلخت تڑپ کر اپنے آپ کو ایک طرف کرنا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی۔ عمران کی زوردار ٹکر اس کے ناک پر پڑی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور فلیک چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر جا گرا۔

"تم نے بھابھی اور منے پر ہاتھ اٹھا کر اپنی موت عبرتناک بنا لی ہے" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کے بوٹ کی ٹو اٹھتے ہوئے فلیک کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا فرش بوس ہو گیا۔ اس کے بعد تو جیسے عمران کی ٹانگیں مشین کی طرح حرکت میں آگئیں اور فلیک بار بار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بار بار گر پڑتا۔ اور ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ بے حس و حرکت ہو گیا۔

"تت ___ تم واقعی عمران بھائی ہو ___ تمہاری آواز تو ٹھیک ہے لیکن شکل" ___ فیاض کی بیوی سلمٰی نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"ارے بھابھی! ___ میں نے سوچا کہ ہر بار بھابھی میری شکل پر ہی اعتراض کرتی رہتی ہیں ___ چلو زیادہ خوبصورت بن کر چلا جاؤں شاید

بھابھی اس شکل کی بنا پر کوئی رشتہ ڈھونڈ نکالیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض کی بیوی کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔ اُسے شاید یقین نہ آرہا تھا کہ اس شکل کے پیچھے عمران ہو سکتا ہے۔

"اوہ عمران بھائی! ___ خدا کا شکر ہے کہ تم بروقت آگئے ___ ورنہ یہ بدمعاش نجانے منے کا کیا حشر کرتا" ___ فیاض کی بیوی نے مسرت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران نے جھک کر فرش پر بیہوش پڑے ہوئے فلیک کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اُسے اس کی جیب سے ایک وَن فریکونسی کا چھوٹا ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ___ ہیلو ___ فلیک کالنگ۔ اوور" ___ عمران نے فلیک کی آواز اور لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں تندی تھی۔ عمران کا لہجہ اور آواز سن کر پاس کھڑی فیاض کی بیوی سلمٰی ایک بار پھر حیرت زدہ انداز میں عمران کو دیکھنے لگی۔

"یس باس! ___ ٹونی اٹینڈنگ باس۔ اوور" ___ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سنو ٹونی! ___ تم سب واپس چلے جاؤ ___ ہم ابھی یہیں رہیں گے۔ کام ہو گیا ہے۔ اوور" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! ___ جیسے حکم۔ اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل" ___ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس

کی اوٹ میں ہو کر دُور دُور کھڑی گولڈن لوائز کی کاروں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کاریں تیزی سے سٹارٹ ہو کر واپس گھوم گئی تھیں۔ اب صرف پھاٹک کے باہر فلیک اور اس کے ساتھیوں کی کاریں کھڑی تھیں۔

جب سب کاریں واپس چلی گئیں تو عمران پھاٹک سے باہر نکلا اور اس نے فلیک کی کار کا دروازہ کھولا۔ وہ لاک نہ تھا۔ اس لئے اسے کوئی جد وجہد نہ کرنی پڑی اور پھر کار سٹارٹ کر کے وہ اندر لے آیا۔ اس کے بعد اس نے چاروں مُردہ گولڈن لوائز کو اٹھا کر پچھلی سیٹوں کے درمیان ایک دوسرے پر ڈال دیا۔

"بھابھی! ــــ آپ اندر سے پھاٹک بند کر لیں ــــ پولیس کو فون نہ کریں۔ ورنہ وہ خوامخواہ پریشان کرے گی ــــ ایک کار باہر کھڑی ہے فیاض خود ہی اس کا بندوبست کرے گا" ــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے بیہوش فلیک کو اٹھا کر ان چاروں لاشوں کے اوپر سیٹ پر لٹا دیا۔ کار کے شیشے چونکہ رنگدار تھے اس لئے باہر سے ان کے دیکھ لئے جانے کا کوئی امکان نہ تھا۔ اور پھر فیاض کی بیوی اور بچے کو ٹاٹا کہتا ہوا عمران کار چلا کر پھاٹک سے باہر آ گیا۔ سائیڈ سے گھوم کر وہ جب عقبی طرف پہنچا تو ٹائیگر کار میں موجود تھا۔

"میرے پیچھے چلے آؤ۔ جلدی" ــــ عمران نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر کہا اور کار تیزی سے آگے بڑھا دی۔ ون یونٹ کالونی سے کافی فاصلے پر پہنچ کر وہ کار کو درختوں کے ایک گھنے ذخیرے کے اندر لے گیا۔ ٹائیگر بھی کار اس کے پیچھے اندر لے آیا۔ عمران نے کار روکی اور نیچے اتر آیا۔

"ٹائیگر! ــ پچھلی سیٹ پر فلیک بیہوش پڑا ہے اسے اٹھا کر اپنی کار کی پچھلی سیٹوں کے درمیان ڈال دو ــــ اور خود بھی پیچھے بیٹھ جاؤ۔ اسے راستے میں ہوش نہیں آنا چاہیئے" ــــ عمران نے تیز لہجے میں ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا فلیک کی کار کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور جب ٹائیگر فلیک سمیت پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے اپنی کار آگے بڑھا دی فلیک کی کار اس کے ساتھیوں کی لاشوں سمیت وہیں ذخیرے میں ہی کھڑی رہ گئی۔ عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ ماسٹر ڈراگن اور فلیک دونوں کی مدد سے اب وہ آک لینڈ کے خفیہ ایجنٹ تک پہنچ ہی جائے گا۔ لیکن یہ بات تو شائد اس کے تصور میں بھی نہ آ سکتی تھی کہ جوزف اور جوانا کی موجودگی کے باوجود ماسٹر ڈراگن رانا ہاؤس سے زندہ سلامت فرار بھی ہو سکتا ہے حالانکہ ایسا ہو چکا تھا۔

مارٹن کو فون کرتے کرتے اچانک ماسٹر ڈراگن کو ایک خیال آیا تو نمبر ڈائل کرنے والی انگلی رک گئی اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر ڈال کر کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اُسے خیال آگیا تھا کہ آخر وہ بار بار مارٹن کا سہارا کیوں لینا چاہتا ہے۔ اُسے تو مارٹن کو فون اس وقت کرنا چاہیئے جب وہ اُسے اپنی فتح کی خوشخبری سنا سکے۔ نہ کہ وہ اُسے اپنی شکست کی خبر سنائے۔ چاہے اس میں اس کا اپنا قصور نہ ہو۔ لیکن پھر بھی وہ ایک بین الاقوامی تنظیم کا چیف تھا۔ کوئی گھٹیا مجرم نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے ہاتھ روک دیا۔ بلکہ اب تو وہ یہ بھی سوچنے لگا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر بھی رپورٹ نہ کرے۔ بلکہ اکیلا ہی عمران اور سیکرٹ سروس سے ٹکرا جائے۔ اڈہ اس کے پاس موجود تھا اور اس اڈے کے تہہ خانے میں اس نے ہر قسم کا جدید ترین اسلحہ بھی سٹور کیا ہوا تھا۔ عمران کا ایک اڈہ اس کی نظروں میں آچکا تھا اور بہرحال عمران لازماً اس اڈے پر واپس

آتا۔ اس لئے کیوں نہ اس پورے اڈے کو ہی ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جاتے۔ اس طرح عمران کا خاتمہ یقینی تھا۔ چنانچہ یہ پروگرام بناتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو وہ مقامی میک اپ میں تھا۔ لباس بھی اس نے پہن رکھا تھا۔ جیبوں میں مقامی کرنسی بھر کر وہ اسلحے کے سٹور میں گیا اور پھر اس نے وہاں سے مشین پسٹل اور فالتو راؤنڈ کے ساتھ ساتھ جدید ترین وائرلیس ڈائنامیٹ مع آپریٹر اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔ اور پھر تیزی سے باہر برآمدے میں آکر اس نے گیراج میں کھڑی ایک کار نکالی اور کوٹھی سے باہر نکل آیا۔ نمبروں والا تالا پھاٹک میں لگا کر وہ کار میں بیٹھا اور اس نے کار کو اس سڑک کی طرف دوڑا دیا جہاں وہ قلعہ نما عمارت موجود تھی جہاں سے وہ فرار ہونے میں کامیاب ہوا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک مسلسل کار ڈرائیونگ کرنے کے بعد وہ اس قلعہ نما عمارت کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار کی رفتار آہستہ کی اور اس عمارت کو بغور دیکھتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔

عمارت کے مین گیٹ کے ساتھ نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی جس پر اوپر رانا ہاؤس اور نیچے رانا تہور علی صندوقی لکھا ہوا تھا۔ اگلے چوک پر سے موڑ کاٹ کر ماسٹر ڈراگن واپس آیا اور اس نے کار ایک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑ دی۔ پارکنگ میں خاصی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔

ماسٹر ڈراگن کار سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے اندر چلا گیا۔ یہاں پہنچ کر اس کے ذہن نے ایک اور منصوبہ بنا لیا تھا۔ چنانچہ ہوٹل کے

کاؤنٹر پر پہنچ کر اس نے جب کمرہ طلب کیا تو اُسے آسانی سے ہوٹل کی تیسری منزل پر ایک کمرہ مل گیا۔ اس نے ایک ہفتے کا ایڈوانس کرایہ دیا اور سامان کے بارے میں یہ بہانہ بنا دیا کہ اس کا سامان بحری جہاز سے آرہا ہے۔ اور پھر وہ ایک پورٹر کی رہنمائی میں کمرے میں پہنچ گیا۔ پورٹر کو ٹپ دینے کے بعد اسے فارغ کیا اور دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے بیرونی کھڑکی کی طرف لپکا۔ یہ کمرہ چونکہ سڑک کی سائیڈ پر تھا اور ماسٹر ڈراگن نے کاؤنٹر مین سے فرمائش کر کے یہ کمرہ لیا تھا کہ اُسے سڑک کی طرف نہ کھلنے والی کھڑکی والے کمرے میں الجھن ہوتی ہے۔ اس نے کھڑکی کھولی تو رانا ہاؤس کا وسیع و عریض کمپاؤنڈ اور اس کا برآمدہ اس کی نظروں کے سامنے تھا۔

برآمدے میں ایک دیوہیکل حبشی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے کھڑا تھا جب کہ دوسرا حبشی ایک کرسی پر بیٹھا تھا اور شراب پینے میں مصروف تھا۔ دونوں حبشی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

ماسٹر ڈراگن نے جیب سے وہ وائرلیس ڈائنامیٹ سٹک نکالی اور اس کا کونہ موڑ کر اسے پسٹل کی گولی کی طرح بنا لیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین علیحدہ کر کے اس نے اس نے اس سٹک کو نال کی طرف سے اندر داخل کر کے زور سے دبا دیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سٹک نال کے اندر پھنس گئی۔

اسی لمحے ایک کار رانا ہاؤس کے پھاٹک پر آ کر رکی اور مخصوص انداز میں ہارن دیئے جانے لگے۔ ماسٹر ڈراگن نے چونک کر اس کار کو دیکھا۔ کار کے ہارن سنتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا حبشی اچھل کر کھڑا ہوا اور

پھر تیزی سے دوڑتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا۔ اس نے پھاٹک کھولا تو کار ڈرائیو وے سے گذرتی ہوئی برآمدے کے سامنے جا کر رک گئی اور پھر کار کے دروازے کھلے اور دو مقامی نوجوان باہر نکل آئے۔ ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ سے نکلا تھا جب کہ دوسرا پچھلا دروازہ کھول کر باہر آیا تھا۔ کرسی والا حبشی پھاٹک بند کر کے برآمدے کی طرف جا رہا تھا اور برآمدے میں موجود حبشی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ سے اترنے والے نوجوان کی طرف بڑھا اور اس سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا۔ جبکہ دوسرے نوجوان نے کار کے پچھلے دروازے سے کسی بیہوش شخص یا لاش کو نکال کر کاندھے پر ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے ہوتا ہوا راہداری میں غائب ہو گیا۔ دونوں حبشی اب ڈرائیونگ سیٹ سے اترنے والے نوجوان سے باتیں کرتے ہوئے برآمدے میں چلے گئے۔ دونوں حبشیوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے انہیں ڈانٹ پڑ رہی ہو۔ ماسٹر ڈراگن سمجھ گیا کہ یہی نوجوان علی عمران ہے۔ لیکن یہ اغوا کیسے کر کے لائے ہیں لیکن اسے اس کی پرواہ نہ تھی۔ اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ عمران عمارت کے اندر ہے۔ اس نے کھڑکی کا پردہ ہٹایا اور ریوالور کی نال کا رخ عمارت کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کی تیز آواز ابھری اور ڈائنامیٹ سٹک کسی گولی کی طرح فضا میں اڑتی ہوئی برآمدے کے قریب پختہ فرش پر جا گری۔ اس نے اس سٹک کے گرتے ہی نوجوان کو چونکتے ہوئے دیکھا اور پھر وہ نوجوان تیزی سے اس سٹک کی طرف بڑھا اور ماسٹر ڈراگن کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ اس نے جلدی سے ریوالور نیچے پھینکا اور جیب سے وائرلیس ڈائنامیٹ سٹک کا آپریٹر نکال لیا۔ اور اس کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن دبا دیا اور

آپریٹر پر سُرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ڈائنامیٹ سٹک
اس وقت اس نوجوان کے ہاتھوں میں تھی اور وہ اُسے غور سے دیکھ رہا تھا
جبکہ دونوں حبشی اس کے قریب کھڑے تھے۔ اور دوسرا نوجوان بھی اندر سے
نکل کر برآمدے میں آ رہا تھا۔

"جاؤ۔ اب مر جاؤ علی عمران" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ
لگاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی آپریٹر کا بٹن دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور رانا ہاؤس عمارت
میں ہر طرف دھواں پھیل گیا۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ ہوٹل کی عمارت بھی
لرز اٹھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ اور ماسٹر ڈراگن کے فاتحانہ
قہقہوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا ـــ میں نے انتقام لے لیا ـــ میں نے انتقام لے
لیا ـــ وائٹ شیڈو کا ماسٹر ڈراگن جیت گیا" ـــــ ماسٹر ڈراگن قہقہے
لگانے کے ساتھ ساتھ مسرت کی زیادتی سے بند کمرے میں ہی ناچنے لگا۔
اب عمران کے بچنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ڈائنامیٹ جب پھٹا
تو عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ ایسی صورت میں عمران کا جسم ریزہ ریزہ ہو کر
فضا میں پھیل گیا ہوگا۔ وہ ایک بار پھر کھڑکی کی طرف بڑھا تاکہ صورت حال
کا جائزہ لے کر مزید لطف لے سکے کہ دروازے پر زوردار دھماکہ ہوا،
جیسے کوئی دروازے سے ٹکرایا ہو۔ اور وہ چونک کر تیزی سے دروازے
کی طرف مڑا۔ مشین پسٹل اور آپریٹر اس نے جیب میں ڈال لیا تھا۔

عمران نے برآمدے کے سامنے کار روک کر جیسے ہی نیچے اترا۔ برآمدے
میں موجود جوانا تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"ماسٹر! ـ وہ آدمی فرار ہو گیا ہے" ـــــ جوانا کا لہجہ خشک تھا۔

"کونسا آدمی" ـــــ؟ عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہی آدمی ماسٹر! ـــ جسے آپ یہاں بیہوشی کے عالم میں چھوڑ گئے
تھے ـــ میں نے اُسے کمرے میں بند کر دیا تھا ـــ آپ نے کہا تھا کہ
وہ ابھی تین چار گھنٹوں تک ہوش میں نہ آ سکے گا۔ اس لئے ہم مطمئن تھے
لیکن احتیاطاً میں کچھ دیر بعد اُسے چیک کرنے گیا۔ جب میں نے دروازہ
کھولا تو وہ غائب تھا ـــــ میرے اندر داخل ہوتے ہی اس نے مجھ پر
ضرب لگائی اور پھر دروازے سے باہر چھلانگ لگا دی ـــــ میں نے
اس پر فائر کھولا۔ مگر وہ بچ گیا ـــــ برآمدے میں موجود جوزف نے
اُسے پکڑ لیا۔ لیکن وہ اس پر کراٹے کا وار کر کے نکل گیا اور سائیڈ سے ہو کر

پائیں باغ کی طرف گیا ـــــ ہم دونوں اس کے پیچھے بھاگے لیکن وہ دوسری سائیڈ سے ہو کر کمپاؤنڈ کراس کر کے پھاٹک سے باہر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا" ـــــ جوانا نے ماسٹر ڈراگن کے فرار ہو جانے کی تفصیل بتاتے ہوتے کہا۔

جوزف بھی پھاٹک بند کر کے واپس عمران کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس کا منہ بھی لٹکا ہوا تھا۔

"ہوں! ـــ اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں اب نکمّے ہوتے جا رہے ہو" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کم از کم میں تو نکما ہو چکا ہوں ماسٹر! ـــ آپ نے مجھے یہاں باندھ کر رکھ دیا ہے ـــ پہلے جوانا کی زندگی مسلسل حرکت میں تھی اور جوانا جوان تھا ـــ لیکن اب جوانا بھیڑ بن چکا ہے ـــ میں اب مزید یہاں نہیں رہ سکتا ـــ یا تو پھر مجھے کام پر رکھو۔ یا پھر میں واپس چلا جاؤں گا" ـــــ جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"اور تم کیا کہتے ہو ـــ؟ کیا تم بھی واپس کارنگا کے جنگل میں جانا چاہتے ہو۔ جہاں سر کنڈولی کی چیل سنہرے انڈے دیتی ہے" ـــ؟ عمران نے جوزف کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"بب ـــ بب ـــ باس! ـــ بد دعا نہ دو باس" ـــــ جوزف نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک سائیں کی تیز آواز فضا میں ابھری اور دوسرے لمحے برآمدے کے سامنے پختہ فرش پر کھٹاک سے کوئی چیز آ گری۔ عمران نے چونک کر ادھر دیکھا۔ ایک

لمحے میں وہ سمجھ گیا کہ آنے والی چیز ڈائنامیٹ سٹک ہے اس نے اس کا رُخ بھی چیک کیا۔ وہ سامنے والی ہوٹل کی کھڑکی سے پھینکی گئی تھی۔ عمران نے لپک کر وہ سٹک اٹھالی۔

"اوہ! ـــ یہ تو وائرلیس آپریٹر ہے" ـــــ عمران نے چونک کر کہا اور تیزی سے ناخنوں کی مدد سے اُسے بیکار کرنا چاہا۔ لیکن سٹک یکلخت اس کی انگلیوں میں گرم ہونے لگی تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے سامنے کمپاؤنڈ کی طرف اچھال دیا۔ اسی لمحے خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی دھماکہ ہوتے ہی مخصوص تربیت کی وجہ سے فرش پر گر پڑے۔ ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیل گیا

عمران دھماکے کی گونج ختم ہوتے ہی تیزی سے اچھلا اور اس نے پھاٹک کی طرف دوڑ لگا دی۔

"میرے ساتھ آؤ" ـــــ عمران نے اچھلتے ہوتے پاس ہی موجود جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں بھی دھوئیں میں دوڑتے ہوتے پھاٹک کی طرف بڑھے۔ پورا کمپاؤنڈ دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔

عمران پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر نکلا تو باہر دھماکے کی وجہ سے شدید ہلچل مچی ہوئی تھی۔ ہر شخص ادھر اُدھر دوڑا جا رہا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا ہوٹل کے گیٹ میں داخل ہوا۔ ہوٹل سے بھی لوگ پاگلوں کے سے انداز میں دوڑ دوڑ کر باہر نکل رہے تھے۔ ہر طرف افراتفری اور چیخ و پکار کا عالم تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے واقعی کوئی بھیانک زلزلہ آ گیا ہو۔ جوزف اور جوانا عمران کے پیچھے تھے۔ عمران ہال میں داخل ہوتے

ہی تیزی سے سیڑھیوں کی طرف لپکا اور تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھتا گیا۔ لفٹ چونکہ مصروف تھی اس لئے اس نے لفٹ کی طرف دیکھا بھی نہیں۔ وہ دراصل جلد از جلد اس کمرے تک پہنچنا چاہتا تھا۔ جس کے متعلق اسے شک تھا کہ ڈائنامیٹ سٹک اسی کمرے کی کھڑکی سے فائر کی گئی ہے۔ یہ کمرہ اس کے اندازے کے مطابق تیسری منزل پر تھا۔ سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ جب تیسری منزل پر پہنچا تو اس نے وہاں بھی افراتفری کا عالم دیکھا۔ ہر شخص سیڑھیوں اور لفٹ کی طرف لپک رہا تھا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے تیسری منزل پر پہنچ گئے تھے۔ عمران تیزی سے ایک کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا جو بند تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا گیا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہوا۔ لیکن کمرہ خالی تھا۔ اس نے لپک کر باتھ روم کا دروازہ کھولا لیکن باتھ روم بھی خالی پڑا ہوا تھا۔ وہ جلدی سے کھڑکی کی طرف لپکا۔ اسے خیال آیا کہ کہیں اس سے اندازے کی غلطی تو نہیں ہو گئی۔ لیکن کھڑکی کے قریب ہی مشین پسٹل کا میگزین پڑا ہوا اسے نظر آ گیا اور اس نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ صحیح جگہ پہنچا تھا۔ لیکن فائر کرنے والا وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

عمران نے کھلی کھڑکی سے باہر جھانکا تو رانا ہاؤس کے پھاٹک کے باہر لوگ اکٹھے ہونے لگ گئے تھے۔ جبکہ برآمدے کے سامنے کھڑی کار برآمدے کے ستون کے ساتھ ٹکرا کر تباہ ہو گئی تھی اگر ستون کے اندر مضبوط سریئے نہ ڈالے گئے ہوتے تو یقیناً ستون ٹوٹ جاتا اور اس طرح برآمدے کی چھت ان پر آ گرتی۔ اس طرح اگر کار ستون سے

نہ ٹکراتی تو پھر وہ یقیناً ان کے اوپر آ گرتی۔ ستون کی وجہ سے ہی وہ بچ گئے تھے۔ جس جگہ سٹک گری تھی وہاں گہرا گڑھا پڑ گیا تھا اور عمران کی نظریں سڑک پر سے ہوتی ہوئی تیزی سے پارکنگ کی طرف مڑیں اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے ایک آدمی کو مین گیٹ سے نکل کر تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھتے دیکھا اور عمران اس کا قدوقامت اور چال دیکھ کر چونکا تھا۔ یہ قدوقامت اور چال بالکل ماسٹر ڈراگن جیسی تھی۔ وہ آدمی کار میں بیٹھا اور کار گیٹ سے نکل کر دائیں طرف مڑ گئی۔

"جوزف! تم واپس جاؤ —— جوانا! تم میرے ساتھ آؤ —— جلدی کرو" —— عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اب لفٹوں پر رش کم تھا اس لئے وہ تینوں لفٹ کے ذریعے نیچے آ گئے۔

"پولیس آئے تو اسے ٹال دینا" —— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ دوڑتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

پارکنگ میں کافی کاریں موجود تھیں۔ اب افراتفری بھی کم ہو چکی تھی۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔ عمران نے بڑی پھرتی سے جیب سے ایک تار نکالی اور ایک کار کے لاک میں ڈال کر اسے گھمانا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی لاک کھل گیا۔ عمران دروازہ کھول کر بجلی کی سی تیزی سے سیٹ پر بیٹھا اور دوسری طرف کا دروازہ کھولا تو جوانا جو خود ہی دوسری طرف گھوم گیا تھا، تیزی سے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

عمران نے وہی تار اگنیشن میں ڈالی اور کار اسٹارٹ ہو گئی۔ دوسرے

لمحے اس کے ٹائر بڑی طرح چیخے اور کار دو پہیوں پر گھومتی ہوئی گیٹ کراس کر کے دائیں طرف مڑ گئی۔

سڑک پر پولیس کی کاریں تیزی سے آرہی تھیں۔ سائرن بج رہے تھے۔ لیکن عمران انتہائی تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا آگے نکلتا گیا۔ یہ سڑک کچھ فاصلے پر جا کر دو اطراف میں بٹ جاتی تھی۔ لیکن عمران کو معلوم تھا کہ ایک سائیڈ مرمت کے لئے بند ہے اس لئے ماسٹر ڈراگن کی کار دوسری سمت ہی گئی ہو گی۔

عمران کار کو انتہائی رفتار سے اڑاتا گیا۔ جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔ شاید کار کی بے پناہ تیز رفتاری اس کی طبیعت اور فطرت کے عین مطابق تھی۔ اور پھر کچھ ہی دور جا کر عمران نے ایکسیلیٹر پر دباؤ کم کرنا شروع کر دیا اور ہوائی جہاز کی طرح سڑک پر دوڑتی ہوئی کار کی رفتار آہستہ ہونی شروع ہو گئی۔ عمران رفتار آہستہ کرتا گیا۔ اور پھر نارمل انداز میں کار چلاتا ہوا وہ مختلف سڑکوں پر گھوم کر آگے بڑھتا رہا۔

"وہ سامنے نیلے رنگ کی کار جا رہی ہے ــــ اس میں تمہارا شکار موجود ہے" ــــ عمران نے مسکرا کر جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ماسٹر انتظار کس بات کا ہے ــــ آپ آگے جا کر اسے روکیں ــــ خوامخواہ کسی غریب کا پٹرول ضائع ہو رہا ہے" ــــ جوانا نے جواب دیا۔

"جو ایسی شاندار کار رکھ سکتا ہے ــــ وہ مجھ سے زیادہ غریب نہیں ہو سکتا ــــ میں اس کا نیا اڈہ دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اگر کوئی اس

کا مزید ساتھی بچ گیا ہو تو اُسے بھی سلام کر لیا جائے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے عمران کی کار ہائی وے کالونی میں داخل ہو گئی۔ ماسٹر ڈراگن کی کار چوک سے گھوم کر سیدھی آگے چلی جا رہی تھی۔ عمران نے کار چوک کے قریب ایک کیفے کی سائیڈ میں روک دی۔ اُسے خطرہ تھا کہ کار چوری کی رپورٹ ہو چکی ہو گی اور ایسا نہ ہو کہ پولیس راستے میں ہی اُسے گھیر لے اس لئے وہ جلد از جلد اس کار سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔ اور پھر اس نے ایک کوٹھی کے گیٹ پر ماسٹر ڈراگن کی کار کو مڑ کر رکتے دیکھا۔

"آؤ جوانا! ــــ تمہارے شکار کی پناہ گاہ آگئی ہے" ــــ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور جوانا بھی سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔

ماسٹر ڈراگن نے دروازہ کھولا تو اس نے دروازے کے ساتھ ہی ایک شرابی کو گرا ہوا دیکھا۔ وہ شاید وہاں سے گذرتے ہوئے نشے کی شدت سے دروازے سے ٹکرا گیا تھا۔ اس منزل میں موجود سب افراد افراتفری کے عالم میں لفٹوں اور سیڑھیوں کی طرف دوڑے جا رہے تھے۔ ماسٹر ڈراگن سمجھ گیا کہ دھماکے کی شدت نے ہوٹل کی عمارت کو ہلا دیا ہے اس لئے ہر شخص خوفزدہ ہو کر دوڑ رہا ہے۔

اسی لمحے نیچے سے ایک لفٹ آکر رکی اور ماسٹر ڈراگن بھی تیزی سے اس طرف دوڑ پڑا۔ ظاہر ہے اس کا مشن مکمل ہو گیا تھا اس لئے اب کمرے میں اس کا رکنا بے کار تھا۔ لفٹ میں داخل ہونے والوں کا خاصا رش تھا۔ لیکن ماسٹر ڈراگن اپنی طاقت کے زور پر زبردستی اندر داخل ہو گیا۔ چونکہ بے شمار افراد لفٹ میں داخل ہونا چاہتے تھے جبکہ لفٹ میں اتنی جگہ نہ تھی اس لئے لفٹ کا دروازہ بند نہ ہو رہا تھا۔

"نکلو۔ باہر نکلو" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے دروازے میں پھنسے ہوئے افراد کو زور سے باہر دھکیلتے ہوئے کہا اور چند ہی لمحوں میں اس نے لوگوں کو باہر دھکیل کر لفٹ کا دروازہ بند کر دیا۔ لفٹ آپریٹر نے دروازہ بند ہوتے ہی لفٹ چلا دی۔ اور تھوڑی دیر میں وہ نچلی منزل پر پہنچ گئی۔ ہال میں بھی اچھی خاصی افراتفری کا عالم تھا۔ لوگ باہر نکل رہے تھے۔ ماسٹر ڈراگن لوگوں کو دھکیلتا ہوا باہر نکلا تو اس نے دیکھا کہ عمارت کے اندر ابھی تک دھواں اور گرد چھائی ہوئی تھی۔ جب کہ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ وہ فاتحانہ نظروں سے رانا ہاؤس کو دیکھتا ہوا تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار گیٹ سے نکل کر دائیں طرف مڑ گئی۔ اب وہ واپس اپنے اڈے کی طرف جا رہا تھا۔ اُسے اب تک ہونے والی سب ناکامیاں بھول چکی تھیں۔

"میں خوامخواہ اُلٹے سیدھے منصوبے بناتا رہا ـــــ اس کا مارنا کونسا مشکل تھا ـــــ ایک ہی وار میں ختم ہو گیا" ـــــ ماسٹر ڈراگن نے خود کلامی کے انداز میں کہا!

"لیکن پہلے مجھے اس کے ٹھکانے کا بھی تو علم نہ تھا ـــــ بہرحال اب میں مارٹن کو بتاؤں گا کہ ماسٹر ڈراگن کیا ہے" ـــــ ماسٹر ڈراگن کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور وہ مسلسل خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کار چلائے جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہائی وے کالونی میں داخل ہوا اور اس نے گیٹ کے سامنے کار روکی۔ اور نیچے اتر کر نمبروں والا تالا کھول کر پھاٹک

دھکیلا اور پھر کار میں بیٹھ کر کار اندر لیتا چلا گیا۔ کار پورٹیکو میں روک کر وہ واپس آیا۔ اس نے پھاٹک بند کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر مارٹن کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ اب اس کا انداز فاتحانہ تھا۔

"یس مارٹن فشنگ کمپنی" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر مارٹن سے بات کراؤ ——— میں ایم۔ڈی بول رہا ہوں" ——— ماسٹر ڈراگن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر مارٹن اس وقت اپنی رہائش گاہ پر ہوں گے ——— آپ ون تھری زیرو فور ٹو پر رنگ کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے" ——— ماسٹر ڈراگن نے کہا اور کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— دوسری طرف سے مارٹن کی محتاط آواز سنائی دی۔

"مسٹر مارٹن سے بات کرائیں ——— میں ایم۔ ڈی بول رہا ہوں"۔ ماسٹر ڈراگن نے کہا۔

"اوہ ماسٹر ڈراگن آپ! ——— آپ کو تو فلیک ڈھونڈ رہا تھا ——— علی عمران نے فلیک کے آدمیوں گولڈن بوائز کو چکر دے کر بجائے علی عمران کے آپ کو اس کے ہاتھوں گرفتار کرا دیا ——— جب فلیک کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے قسم کھائی کہ وہ نہ صرف ماسٹر ڈراگن کو عمران کے ہاتھوں سے چھڑائے گا ——— بلکہ اس علی عمران کا بھی خاتمہ کر دیگا وہ گولڈن بوائز کی پوری ٹیم لے کر گولڈن بار سے بڑے غصے میں نکلا تھا۔

بعد میں مجھے پتہ چلا کہ اس نے عمران کے دوست سپرنٹنڈنٹ فیاض کی کوٹھی پر چھاپہ مارا ہے اور خود وہیں رہ گیا ہے اور اپنے ساتھیوں کو واپس بھیج دیا ہے ——— وہ اور اس کے چار ساتھی کوٹھی میں تھے ——— مجھے جب خبر ہوئی تو میں نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی کوٹھی پر فون کیا۔ کیونکہ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں ——— لیکن وہاں سے اس کی بیوی نے حیرت انگیز خبر سنائی کہ وہاں کوئی آدمی نہیں آیا۔ میں بڑا پریشان ہوا ——— میں نے گولڈن بار سے پتہ کیا تو فلیک وہاں بھی نہیں پہنچا۔ اتنے میں آپ کا فون آ گیا" ——— مارٹن نے ماسٹر ڈراگن کی آواز سنتے ہی تیز تیز لہجے میں پوری رپورٹ دے دی۔

"وہ گھٹیا مجرم مجھے کیا چھڑائے گا ——— میں ماسٹر ڈراگن ہوں۔ ماسٹر ڈراگن ——— عمران جیسے چوہے مجھے قید نہیں کر سکتے ——— وہ تو میرے ساتھ ان گولڈن بوائز اور میرے اپنے آدمی نے دھوکہ کیا اور میں اس کے ہتھے چڑھ گیا ——— لیکن وہ مجھے نہیں روک سکتا تھا۔ چنانچہ نہ صرف یہ کہ میں اس کے قبضے سے نکل آیا ——— بلکہ میں نے اس کے جسم کو ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا ہے ——— اچھی طرح سن لو۔ جس علی عمران کو تم لوگوں نے ہوّا بنا رکھا تھا۔ وہ ختم ہو چکا ہے ——— عبرت ناک موت مر چکا ہے اور میں نے اُسے مارا ہے ——— میری آنکھوں کے سامنے اس کا عبرت ناک انجام ہوا ہے" ——— ماسٹر ڈراگن نے بڑے پُرغرور لہجے میں کہا۔

"ماسٹر ڈراگن! ——— کیا آپ مکمل یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے ہاتھوں جو شخص مرا ہو گا ——— وہ علی عمران ہی ہے" ——— ؟ مارٹن نے

یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یقین نہیں آئے گا مارٹن!۔۔۔ تم لوگ اس سے خوفزدہ ہو۔۔۔ لیکن صبح کے اخبار کا انتظار کر لو۔۔۔ اور پھر بھی یقین نہ آئے تو پھر خود ذرا معلومات کر لینا۔۔۔ تم تو اس کے ٹھکانے اور اس کے دوستوں کو جانتے ہو گے۔۔۔ اپنے ہیڈ کوارٹر اطلاع دے دینا کہ عمران ختم ہو چکا ہے۔ اور اب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بھی بخیئے اُدھیڑ دوں گا"۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے کہا اور پھر ایک دھماکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہوں!۔۔۔ خوفزدہ چوہے نجانے کیوں اس احمق سے اتنا ڈرتے ہیں"۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چوہے جو ہوتے ہیں۔۔۔ چوہوں کا کام ہی ڈرنا ہے"۔۔۔ اچانک عمران کی آواز ماسٹر ڈراگن کے کانوں میں پڑی اور ماسٹر ڈراگن اس بری طرح اچھلا کہ کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔

"یار!۔۔۔ میری آواز اب اتنی بھی تو کرخت نہیں ہے کہ وائٹ شیڈو کا چیف صرف آواز سنتے ہی زمین پر گر پڑے"۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

ماسٹر ڈراگن اچھل کر کھڑا ہوا تو اس کی آنکھیں پھٹتی چلی گئیں عمران بالکل اسی میک اپ میں اس کے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا جس میک اپ میں اس کے ہاتھوں میں ڈائنامیٹ سٹک تھی اور جسے ماسٹر ڈراگن نے وائرلیس کے ذریعے پھاڑ دیا تھا۔ عمران کے پیچھے سینے پر ہاتھ باندھے وہ دیوہیکل حبشی کھڑا تھا جسے پشت پر لات مار کر وہ کمرے سے نکل بھاگا تھا۔

"تم ۔۔۔ تم کس طرح بچ گئے"۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ہونٹ بھینچ کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ سانپ کی طرح جیب کی طرف رینگنے لگا۔

"میں ڈائنامیٹ پروف ہوں ماسٹر ڈراگن!۔۔۔ جیسے کوئی واٹر پروف ہوتا ہے۔۔۔ اور کوئی تمہاری طرح عقل پروف"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے لبوں پر شریر سی مسکراہٹ تھی۔

"تو پھر اب نہیں بچ سکتے"۔۔۔ ماسٹر ڈراگن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا ٹریگر دبا دیا۔ لیکن مشین پسٹل سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلیں تو ماسٹر ڈراگن حیرت سے اُسے دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔

"تم واقعی عقل پروف ہو ماسٹر ڈراگن!۔۔۔ بغیر میگزین کے یہ بیچارہ ایسی ہی بے بس آوازیں نکال سکتا ہے۔۔۔ میگزین تو تم ہوٹل کے کمرے میں چھوڑ آئے تھے"۔۔۔ عمران نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی جیب سے ہاتھ نکال کر ہتھیلی ماسٹر ڈراگن کی طرف پھیلا دی جس پر مشین پسٹل کا میگزین موجود تھا۔ اور ماسٹر ڈراگن کی آنکھیں ایک بار پھر پھیل گئیں۔

"یار!۔۔۔ ایک تو تم ہر دو منٹ بعد آنکھیں پھیلانا شروع کر دیتے ہو۔۔۔ میرے خیال میں تمہاری آنکھوں میں ربڑ کی رگیں فٹ ہیں"۔ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور بھاری ایش ٹرے سے پوری قوت

سے پیچھے کھڑے ہوئے جوانا کے سینے سے جا ٹکرائی۔ ماسٹر ڈراگن نے واقعی حیرت انگیز پھرتی سے ایش ٹرے عمران پر اچھالی تھی۔

ایش ٹرے کی ضرب کھا کر جوانا ایک قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس کے چہرے کے عضلات بھوکے برفانی بھیڑیے کی طرح سکڑتے چلے گئے اور دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا یکلخت ماسٹر ڈراگن کی طرف بڑھا۔ ماسٹر ڈراگن نے اچھل کر پچھلے دروازے کی طرف چھلانگ لگانی چاہی لیکن مڑتے ہوئے اس کی کلائی جوانا کے لمبے ہاتھ میں آ گئی اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں تیرتا ہوا جوانا کی پشت کے دروازے کی دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا۔ لیکن ٹکراتے وقت ماسٹر ڈراگن نے حیرت انگیز طور پر اپنے جسم کو خم دے کر ٹانگیں دیوار کی طرف کیں اور پھر قلابازی کھا کر وہ واپس پلٹا اور توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح جوانا سے آ ٹکرایا جو اسے اچھال کر اب اس کی طرف مڑ ہی رہا تھا۔ یہ ضرب اتنی زوردار اور اچانک تھی کہ جوانا کے پیر زمین سے اکھڑ گئے اور وہ پہلو کے بل پیچھے گرا۔ اور میز سے ٹکرا کر نیچے جا گرا۔

ماسٹر ڈراگن بھی ضرب لگا کر نیچے گرا اور پھر وہ دونوں ہی بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔ جوانا کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح بالکل سرخ ہو گئی تھیں۔

"اسے نکلنے نہ دینا جوانا! —— یہ بھاگنے میں ماہر ہے" —— ایک طرف کھڑے عمران نے کہا۔

"اب اس کی روح ہی یہاں سے نکلے گی ماسٹر" —— جوانا نے کہا اور اس نے یکلخت ماسٹر ڈراگن پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن ماسٹر ڈراگن بجلی کی

سی تیزی سے نہ صرف سائیڈ میں ہٹا بلکہ اس نے لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے لات جوانا کی پسلیوں میں جما دی۔ اور جوانا ضرب کھا کر بے اختیار دو تین قدم آگے کی طرف دوڑا۔ لیکن اسی لمحے اس کا اوپر والا جسم کسی کمان کی طرح پیچھے کی طرف جھکا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں قوس کی طرح گھومتی ہوئی ماسٹر ڈراگن کی گردن میں فٹ ہوئیں اور جوانا کا مڑا ہوا جسم ایک بار پھر واپس گھوما اور اس بار ماسٹر ڈراگن اس کی دونوں ٹانگوں میں پھنسا ہوا پوری قوت سے پشت کے بل پچھلی دیوار سے ایک زوردار دھماکے سے ٹکرایا اور اس کے حلق سے بے اختیار ایک خوفناک چیخ نکلی اور وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

"ویل ڈن جوانا —— ویل ڈن! —— واہ! اسے کہتے ہیں کمر میں لچک اور بازوؤں میں طاقت —— یعنی مؤنث بھی مذکر بھی" —— عمران نے تحسین آمیز لیکن مزاحیہ لہجے میں کہا۔

جوانا کا یہ داؤ واقعی منفرد اور قابلِ تعریف تھا۔ ورنہ عام حالات میں کمر میں اس قدر لچک پیدا ہونا اور پھر ماسٹر ڈراگن جیسے بھاری بھر کم آدمی کو اس طرح صرف اسی حالت میں زمین پر ٹکے ہوئے ہاتھوں کے زور سے جسم کے ساتھ واپس پلٹا کر لے جانا ناممکن ہی نظر آتا تھا۔

جوانا ماسٹر ڈراگن کو اچھال کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ جبکہ ماسٹر ڈراگن فرش پر گر کر اٹھنے کی کوشش ہی کرتا رہ گیا۔ لیکن پشت پر لگنے والی زوردار ضرب نے اس کا توازن خراب کر دیا تھا۔

اسی لمحے جوانا نے جھپٹ کر فرش سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے

ماسٹر ڈراگن کی گردن ایک ہاتھ سے پکڑی اور دوسرے لمحے اُسے یوں ایک ہاتھ سے فضا میں اٹھا لیا جیسے ماسٹر ڈراگن بھاری جسامت کا انسان ہونے کی بجائے پلاسٹک کا بنا ہوا گڈا ہو۔

ماسٹر ڈراگن کا جسم ڈھیلے انداز میں ہوا میں لٹکا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں باہر کو اُبل آتی تھیں اور چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔

"مم — مم — معاف کر دو — معاف کر دو" — ماسٹر ڈراگن نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

جوانا نے ایک نظر عمران کی طرف دیکھا۔ جیسے پوچھ رہا ہو کہ اسے چھوڑ دوں یا — ؟

لیکن عمران بڑے اطمینان سے مڑ کر اس کے میز کی دراز کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

دوسرے لمحے کمرہ ایک زوردار چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے دوسرا ہاتھ ماسٹر ڈراگن کی کھوپڑی پر رکھ کر اُسے زور سے جھٹکا دے دیا تھا اور ماسٹر ڈراگن کے حلق سے نہ صرف خوفناک چیخ نکلی، بلکہ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے اس طرح کانپا جیسے اس کے جسم میں ہزاروں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گذر گیا ہو۔ اور دوسرے لمحے اس کا جسم بھی ساکت ہو گیا۔ اور آنکھیں بھی بے نور ہو گئیں۔ گردن ٹوٹنے کی وجہ سے وہ مر چکا تھا۔ جوانا نے تحقیر آمیز انداز میں اس کی لاش کو ایک طرف اچھال دیا۔ جوانا کے چہرے پر ایسی چمک نظر آ رہی تھی جیسے مدتوں کے پیاسے کو پینے کے لئے وافر مقدار میں میٹھا پانی مل گیا ہو۔ اس کی وحشی جبلت کو شاید خاصی حد تک تسکین مل گئی تھی۔

"ایک آدمی روزانہ کافی ہے — یا مزید بندوبست کرنا پڑے گا۔ ؟" عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ماسٹر" — جوانا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب ہے کہ جوزف کا کوٹہ چھ بوتل روزانہ ہے — اُسے چھ بوتلیں ملتی رہیں تو وہ واپس جانے کا نہیں سوچتا — تمہارا کوٹہ کیا ہو گا — ایک آدمی روزانہ — یا — لیکن یہ خیال رکھنا کہ میں غریب آدمی ہوں" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ماسٹر! — وہ تو میں نے آپ کے غصے سے بچنے کے لئے کہا تھا — ورنہ مجھے یقین تھا کہ اس کے نکل جانے پر آپ ضرور مجھے جھاڑ پلائیں گے — میں آپ کو چھوڑ کر کیسے واپس جا سکتا ہوں"۔ جوانا نے شرمندہ سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ! — پھر تو تم نے خوامخواہ بیچارے ماسٹر ڈراگن کو مار دیا۔ مجھے پتہ ہوتا کہ مسئلہ صرف غصے سے بچنے کا ہے تو کم از کم اس غریب کی جان تو بچ جاتی" — عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نے تو آپ کی طرف اسی لئے دیکھا تھا — کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ اس سے کچھ پوچھنا ہے — لیکن آپ نے منہ پھیر لیا۔ چنانچہ میں نے جھٹکا دے دیا" — جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پوچھنے والا مسئلہ تو ختم ہو گیا تھا۔ کیونکہ میں نے اس کی مارٹن سے بات ہوتے سن لی تھی — مجھے کافی عرصے سے مارٹن پر شک تھا لیکن کوئی واضح ثبوت سامنے نہ آیا تھا — مگر میں نے نظریں اس لئے نہیں پھیری تھیں کہ مجھے اس سے کچھ پوچھنا نہ تھا — بلکہ اس نے

جس طرح رحم کی بھیک مانگی تھی۔ یہ گھٹیا پن تھا ——— اور تم جانتے ہو کہ میں مجرم بھی گھٹیا پسند نہیں کرتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوانا نے عقیدت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران نے آگے بڑھ کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف! ——— میں عمران بول رہا ہوں ——— کیا پوزیشن ہے"۔؟ عمران نے کہا۔

"باس! ——— پولیس کو میں نے سوپر فیاض کا نام لے کر ٹال دیا تھا لیکن اب سوپر فیاض میری اور ٹائیگر کی جان کھا رہا ہے ——— پولیس نے شائد اس کو اطلاع کر دی تھی اور وہ اپنے آدمیوں کو لے کر آ گیا ——— میں نے اُسے ٹالنے کی بڑی کوشش کی ——— لیکن وہ بیٹھا میری جان کھا رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں قتل کے الزام میں تم سب کو عمران سمیت بند کر دوں گا" ——— جوزف نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"قتل کے الزام میں ——— کیا مطلب" ——— ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! ——— دھماکے کی وجہ سے شائد وہ آدمی جسے آپ اور ٹائیگر لے آئے تھے، ہوش میں آ گیا ——— اس نے ٹائیگر پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور اسی کوشش میں مارا گیا اور جب میں آپ کے جانے کے بعد واپس آیا تو وہ مر چکا تھا ——— سوپر فیاض نے وہ لاش دیکھ لی اور اُسے ان چار گولڈن بوائز کی لاشیں بھی مل گئی ہیں جو آپ نے درختوں کے ذخیرے

میں ایک کار میں چھوڑ دی تھیں ——— اور اب آپ سمیت ہم سب کو پانچ افراد کے قتل کے الزام میں گرفتار کرنا چاہتا ہے ——— ٹائیگر کو تو اس نے ہتھکڑیاں لگانے کا حکم دے دیا تھا ——— لیکن میں نے سوپر فیاض پر ریوالور تان لیا کہ باس سے پوچھے بغیر اگر ہتھکڑی لگائی تو پانچ کی بجائے چھ قتل کی رپورٹ ہو گی" ——— جوزف نے کہا۔

"وہ صاحب بہادر اس وقت ہیں کہاں" ——— عمران نے جوزف کی چھ قتل والی بات پر ہنستے ہوئے پوچھا۔

"وہ باہر برآمدے میں بیٹھے ٹائیگر پر جرح فرما رہے ہیں" ——— جوزف نے جواب دیا۔

"اُسے فون پر بلاؤ" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو عمران! ——— تم کہاں ہو ——— اس بار تم نہیں بچ سکتے۔ تمہاری عمارت میں پانچ لاشیں پڑی ہیں اور اتنے قتل کی واردات پر تمہیں کوئی بھی میرے ہاتھوں نہیں چھڑا سکتا" ——— فیاض کی للکارنے والی آواز سنائی دی۔

"تم نے اپنی کوٹھی پر فون کر کے سلمیٰ بھابھی سے بات کی ہے۔؟ پہلے بات کر لو کہ بھابھی اور تمہارا بیٹا منا کس حال میں ہے ——— اس کے بعد بیشک دس بارہ قتل کی رپورٹ درج کر کے میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دینا" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"کک ——— کک ——— کیا مطلب ——— میری بیوی اور منے کا ان لاشوں

سے کیا تعلق" ___ فیاض کی بُری طرح گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یا یہ لوگ لاشوں میں تبدیل ہوتے ___ یا سلمیٰ بھابھی اور مُنا ___ میں نے سوچا کہ مجرم تو اور پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن سلمیٰ بھابھی اور مُنا دوبارہ نہیں مل سکیں گے ___ نتیجہ یہ کہ یہ لاشوں میں تبدیل ہو گئے"۔ عمران نے کہا۔

"تم مجھے چکر دے رہے ہو ___ بکواس کر رہے ہو" ___ سوپر فیاض نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں کچھ دیر بعد فون کروں گا ___ تم سلمیٰ بھابھی سے بات کر لو"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ فیاض خوامخواہ آپ کے سر چڑھا رہتا ہے" ___ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ نہیں ___ بلکہ میں مدت سے اس کے سر پر چڑھا ہوا ہوں۔ بس شکر ہے کہ یہ گنجا نہیں ہے ___ ورنہ اب تک میں کب کا پھسل چکا ہوتا"۔ ___ عمران نے کہا اور جوانا ہنس پڑا۔ کیونکہ وہ عمران کا سوپر فیاض کے فلیٹ والا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

"تم اس پوری عمارت کی مکمل تلاشی لو ___ تاکہ فیاض کے یہاں آنے سے پہلے اپنے مطلب کی چیزیں غائب کر لی جائیں" ___ عمران نے جوانا سے کہا۔

"فیاض یہاں ___ وہ یہاں کیوں آئے گا" ___ جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"بھائی اب اس لحیم شحیم ماسٹر ڈراگن کا کفن دفن میں کہاں کرتا پھروں گا"۔

عمران نے کہا اور جوانا ہنس کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور دوبارہ رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس جوزف سپیکنگ" ___ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس بار آواز سے جھنجلاہٹ غائب تھی۔

"وہ سوپر فیاض کہاں ہے" ___ عمران نے پوچھا۔

"وہ ٹائیگر کو چھوڑ کر باہر برآمدے میں لاشوں کو چیک کر رہا ہے۔ لیجئے وہ آ گئے" ___ جوزف نے کہا۔

"ہیلو عمران! ___ میں بیحد شرمندہ ہوں ___ سلمیٰ نے مجھے تفصیل بتا دی ہے ___ کیا یہی لوگ وہاں گئے تھے" ___ سوپر فیاض نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"شکر ہے کہ تمہیں اپنی بیوی کی بات کا تو یقین آ گیا ___ یہ ایک لاش گولڈن بار کے مالک فلیک کی ہے اور باقی چار لاشیں اس کے گروپ گولڈن بوائز کی ہیں ___ چالیس افراد تمہاری کوٹھی پر پہنچے تھے۔ باقی کو تو میں نے واپس بھجوا دیا کہ تھوک کا کاروبار فیاض خود کرے گا ___ اب بولو کتنے قتل کی رپورٹ کرو گے ___ اور کسے کسے ہتھکڑی پہناؤ گے" ___ عمران نے کہا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران! ___ اگر تم بروقت نہ پہنچ جاتے تو نجانے یہ کمینے مجرم وہاں کیا گل کھلاتے ___ فلیک نے مجھے فون کر کے تمہارے متعلق پوچھا تھا۔ لیکن میں اس کے لہجے پر غصہ کھا گیا اور فون بند کر کے ایک ضروری کام کے لئے دفتر آ گیا تھا۔ مجھے یہ

خیال بھی نہ تھا کہ یہ کمینے اس طرح میرے گھر آ دھمکیں گے۔ بہر حال تم نے مجھ پر احسان کیا ہے ۔۔۔ میں مشکور ہوں تمہارا" ۔۔۔ سوپر فیاض پوری طرح تابع احسان ہو رہا تھا۔ ظاہر ہے ہونا ہی تھا کیونکہ مسئلہ اس کی بیوی اور بیٹے کا درمیان میں آ گیا تھا۔

"ایک تو میری کار تباہ ہو گئی ۔۔۔ عمارت کو جو نقصان پہنچا وہ الگ اور تم خالی احسان پر ہی ٹال رہے ہو ۔۔۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بس بس ۔۔۔ میرے پاس رقم نہیں ہے ۔۔۔ تم سے تو جب بھی بات کرو تو تم یہی رونا لے کر بیٹھ جاتے ہو" ۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"بیٹھا تو نہیں ہوں۔ فی الحال کھڑا ہوں ۔۔۔ سنو فیاض ! ۔۔۔ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے وائٹ شیڈو ۔۔۔ اس کا ایک چیف بین الاقوامی مجرم ماسٹر ڈراگن ہے ۔۔۔ وہ ایک خوفناک مشن لے کر پاکیشیا آیا۔ اس کی مدد پاکیشیا میں آک لینڈ کے جاسوسوں کا ایک گروپ کر رہا ہے۔ اور اس گروپ کا چیف ہے مارٹن ۔۔۔ ان کا یہاں ایک اڈہ ہے جہاں سارے ثبوت موجود ہیں ۔۔۔ یہ ماسٹر ڈراگن تم سے لڑتا ہوا مارا جائے اور تم مارٹن اور اس کے گروپ کو بھی گرفتار کر لو اور اڈے پر قبضہ کر لو ۔۔۔ اور دنیا بھر کے اخبارات پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی ذہانت۔ بہادری۔ حب الوطنی اور بہترین کارکردگی کے ضمیمے چھاپ رہے ہوں ۔۔۔ اور ہمیشہ جھاڑ پلانے والے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان، سوپر فیاض کو آنکھوں پر بٹھا رہے ہوں تو بولو رقم کا رونا لے کر کھڑا رہوں یا بیٹھ جاؤں' ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گک ۔ گک ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ کہاں ہیں یہ ۔۔۔ کہاں ہے اڈہ" ۔۔۔ ؟ فیاض کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم نے بتایا نہیں کہ کھڑا رہوں یا بیٹھ جاؤں" ۔۔۔ عمران نے پوچھا

"عمران ! ۔۔۔ تم تو میرے بہترین دوست ہو ۔۔۔ اور تم یہ جانتے ہو کہ میں یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے دوست کو رقم کی ضرورت ہو۔ اور میں اس کی مدد نہ کروں ۔۔۔ پھر تو دوستی نہ ہوئی ۔۔۔ جلدی بتاؤ کہاں ہے اڈہ ۔۔۔ تم کہاں سے بول رہے ہو" ۔۔۔ ؟ فیاض کا لہجہ شکر سے بھی زیادہ میٹھا ہو گیا۔

"بالکل بالکل ۔۔۔ دوست ہو تو تم جیسا ۔۔۔ لیکن سوچ لو ۔۔۔ وہ پلازا بنک والے اکاؤنٹ کا بلینک چیک دینا پڑے گا ۔۔۔ آخر دوستی ہے کوئی مذاق تو نہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم دس چیک لے لو ۔۔۔ مگر جلدی بتاؤ کہ اڈہ کہاں ہے ۔۔۔ پلیز عمران ۔۔۔ میرے دوست ! ۔۔۔ میرے بھائی" ۔۔۔ فیاض نے سخاوت کی انتہا کرتے ہوئے جواب دیا۔

"ہائی وے کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں پہنچ جاؤ۔ ماسٹر ڈراگن کی لاش یہاں موجود ہے ۔۔۔ مارٹن اور اس کے گروپ کا پتہ پوچھنے کے لئے چیک لے کر فلیٹ میں پہنچ جانا ۔۔۔ بائی بائی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس ! ۔۔۔ یہاں بے شمار اسلحہ موجود ہے اور ایک الماری بھی کرنسی نوٹوں سے بھری پڑی ہے" ۔۔۔ اسی لمحے جوانا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بھری پڑی ہے۔ سوپر فیاض کے کام آجائے گی۔۔۔ آؤ اب یہاں سے نکل چلو۔۔۔ ورنہ ایک اور قتل کا رپورٹ میں اضافہ ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر!۔۔۔ کرنسی بے پناہ تعداد میں ہے"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"چھوڑ یار!۔۔۔ میں نے اصلی نوٹوں کا سودا کیا ہے۔ یہ جعلی نوٹ فیاض کو مبارک ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جعلی۔۔۔ لیکن۔۔۔" جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی ماسٹر ڈراگن کے پاس کرنسی چیک کی تھی۔ وہ جعلی تھی اور ظاہر ہے اس نے یہیں سے لی ہو گی۔۔۔ جلدی کرو یار!۔ ورنہ جیسے ہی فیاض یہاں پہنچا۔۔۔ اس کی سخاوت بھی اصلی سے جعلی ہو جائے گی۔۔۔ کیوں میرے نقصان پر تلے ہوئے ہو۔۔۔ جناب سلیمان پاشا صاحب کو کئی مہینوں کی تنخواہ بھی دینی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ایک دلچسپ اور منفرد ناول

ہائی وکٹری

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سی مور بلیک تھنڈر کا سیکشن جس نے پاکیشیا کے سائنسدان کو ہلاک کر کے قیمتی فارمولا حاصل کر لیا۔

بامین سی مور سیکشن کا سپر ایجنٹ۔ جس نے پاکیشیا میں اپنا مشن اس انداز میں مکمل کیا کہ کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔

عمران جسے پہلی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران نے بلیک تھنڈر کے خلاف مشن میں اپنا لیڈر ماننے سے انکار کر دیا اور بلیک زیرو نے بھی ان کی بات مان لی۔

کیوں ——؟

عمران جسے بلیک تھنڈر مشن کے دوران لیڈر کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صرف ساتھی بن کر کام کرنا پڑا۔ کیوں ——؟

◇ جب جولیا بطور لیڈر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کے ساتھ میدان میں نکلی لیکن عمران نے بلیک تھنڈر سے صرف سودے بازی کر کے فارمولا واپس حاصل کر لیا اور جولیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس منہ دیکھتی رہ گئی۔ کیسے اور کیوں ——؟

◇ وہ لمحہ جب جولیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک بار پھر مجبوراً عمران کو اپنا لیڈر تسلیم کرنا پڑا۔

سی مور جس کے خلاف عمران باوجود مصالحت کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم لے کر میدان میں اتر آیا۔ کیا عمران نے وعدہ خلافی کی۔ یا ——؟

کارٹن اور ڈینی بلیک تھنڈر کے دو سپر ایجنٹ۔ جنہوں نے عمران کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چھ ممبران سمیت حقیقتاً گولیوں سے چھلنی کر دیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے خون فواروں کی صورت میں ابلنے لگا۔

◇ وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چھ ممبران کی موت کی تصدیق ہو گئی اور کارٹن اور ڈینی مسرت کی شدت سے رقص کرنے پر مجبور ہو گئے۔

ہائی وکٹری وہ نعرہ جو کارٹن اور ڈینی نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کی تصدیق ہونے پر بے اختیار لگایا اور یہ نعرہ ان کے لئے باعث افتخار بن گیا۔

◇ ایک ایسا نعرہ جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی حقیقی موت پر لگایا جا سکتا تھا اور یہ نعرہ فضا میں گونج اٹھا۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز کا ایک اور لافانی شاہکار
مکمل ناول
باگوپ
مصنف
مظہر کلیم ایم اے
باگوپ انتہائی خطرناک بین الاقوامی مجرم جو خود اپنی ذات میں ایک مکمل تنظیم تھا۔
باگوپ ایک ایسا مجرم جو اکیلا ہی دنیا بھر کی سیکرٹ سروس سے ٹکرا جانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔
باگوپ دنیا کا ذہین، عیار اور خطرناک ترین مجرم۔
باگوپ ایک ایسا مجرم جو سیکرٹ سروس اور عمران سے اکیلا ہی ٹکرا گیا۔
باگوپ جس نے عمران اور سیکرٹ سروس کو چکرا کر رکھ دیا۔
باگوپ جس نے آخرکار عمران سے اپنے فن کا لوہا منوا لیا۔
ایک ایسا ناول جس میں ایکشن اور سسپنس کے ساتھ
قہقہوں کی گونج بھی شامل ہے
شائع ہو گیا ہے
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان
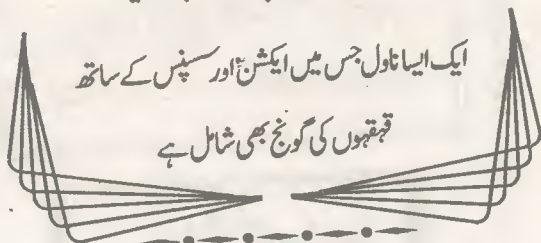
یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ○ ملتان